تشدد سے متاثرہ

عورتوں اور بچوں کو انٹرویو کرنے کا طریقۂ کار

تربیتی مینول برائے پولیس

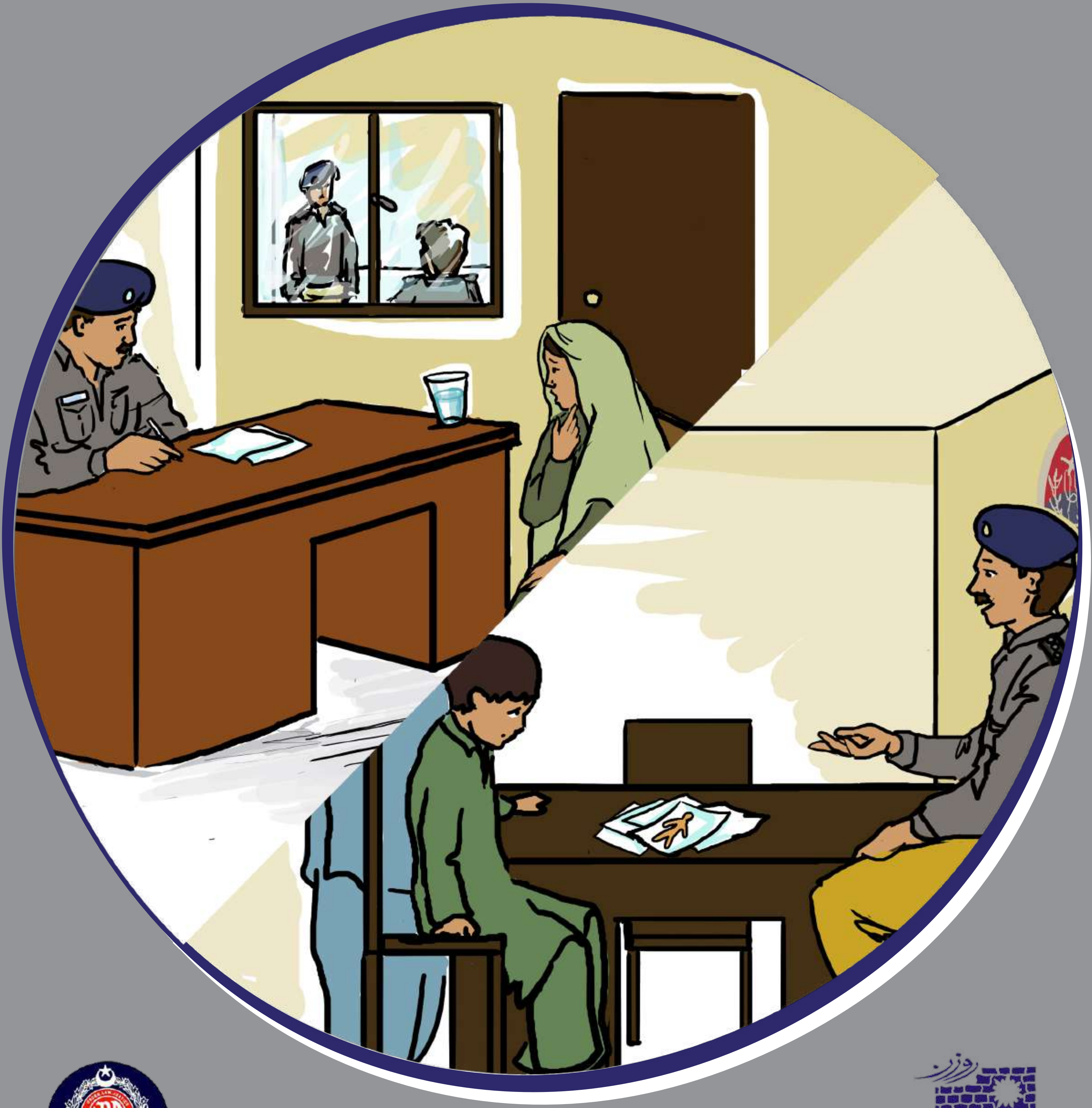

NATIONAL POLICE ACADEMY
ISLAMABAD

روزن
Rozan

فہرست مضامین

مینیول کا تعارف	۱
مینیول کے مقاصد	۲
طریقہء کار	۲
مینیول کی ترتیب	۵
سیکشن اول: مینیول کا خاکہ	**۹**
سیشن 1: تعارفی سیشن	۱۱
سیشن 2: انٹرویو کیا ہے؟	۱۴
سیشن 3: تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں کو انٹرویو کرنے کے مروجہ طریقہ کار	۱۵
سیشن 4: خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کو جاننا	۱۸
سیشن 5: ذاتی رکاوٹیں اور تعصب	۲۲
سیشن 6: انٹرویو میں کمیونیکیشن کا کردار اور انٹرویو کے لئے کمیونیکیشن کے اوزار	۲۵
سیشن 7: انٹرویو کرنے کی مہارتیں	۲۶
سیشن 8: تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو ڈیل کرتے وقت درپیش اخلاقی مسائل	۲۸
سیشن 9: اختتامیہ	۲۹
سیکشن دوم: پاور پوائنٹ پریزنٹیشن	**۳۳**
سیکشن سوم: حوالہ جاتی مواد	**۱۳۵**
تعصب: کہانی مکمل کریں	۱۳۷
انٹرویو کرتے وقت مدنظر رکھے جانے والے اہم نکات	۱۳۸
رول پلے کے لئے کیس سٹڈیز	۱۳۹

فہرست مضامین

سیکشن چہارم: مطالعاتی مواد ۱۴۳

ریڈنگ 1: صنفی تشدد ۱۴۵

ریڈنگ 2: گھریلو اور جنسی تشدد ۱۴۷

ریڈنگ 3: خواتین تشدد کیوں سہتی ہیں جبکہ وہ پُرتشدد صورتِ حال سے نکل سکتی ہیں ۱۵۲

ریڈنگ 4: تشدد کا چکر ۱۵۴

ریڈنگ 5: تعصب ۱۵۹

ریڈنگ 6: تعصب میں کمی کے حوالے سے مفروضے ۱۶۲

ریڈنگ 7: گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار ۱۶۴

ریڈنگ 8: بچے پر جنسی حملے کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار ۱۶۶

ریڈنگ 9: جنسی حملے / تشدد سے متاثرہ افراد کا انٹرویو کرنے کے لئے ہدایات ۱۶۷

ریڈنگ 10: پاکستان میں خواتین پر تشدد ۱۷۴

ریڈنگ 11: جنسی حملے کی رپورٹ لکھنا ۱۸۲

ریڈنگ 12: بچوں کی نشوونما کے مراحل اور ان کو انٹرویو کرنے کے طریقہ ہائے کار ۱۹۰

سیکشن پنجم: تجزیاتی فارمز ۱۹۸

ذاتی تجزیہ کا فارم ۲۰۱

فیڈ بیک فارم کا نمونہ

- روزانہ رائے دینے کا فارم ۲۰۲
- حتمی/اختتامی رائے دینے کا فارم ۲۰۳

ضمیمہ جات ۲۰۵

مینول کا پس منظر ۲۰۷

مینول کا تعارف

تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں کو انٹرویو کرنے کی مہارتوں میں بہتری لانے کے لئے نیشنل پولیس اکیڈمی اور روزن نے یہ تربیتی مینول ترتیب دیا ہے۔ اس مینول میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے معاشرہ میں عورتوں اور بچوں پر کس نوعیت کا تشدد ہوتا ہے۔ اس تشدد کے پس پردہ کیا عوامل کارفرما ہوتے ہیں اور اس تشدد کے نتیجے میں متاثرہ عورتوں اور بچوں پر کیا اثرات پڑتے ہیں۔ معاشرہ میں عورتوں اور بچوں پر تشدد کے حوالے سے پائے جانے والے مفروضات اور حقائق کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تشدد سے متاثرہ افراد کو انٹرویو کرنے کے مؤثر اور غیر مؤثر طریقوں کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ خاص طور پر دوران انٹرویو غیر متعصّبانہ رویہ اپنانے کی اہمیت اجاگر کیا گیا ہے۔

اس مینول کی تیاری کے دوران درج ذیل مواد سے اِستفادہ کیا گیا ہے جو کہ نیشنل پولیس اکیڈمی، روزن اور بین الاقوامی تنظیموں کے تربیتی مینولز میں شامل ہے:

- Interview and Interrogation-International Criminal Investigative Training Assistance Program (ICITAP)
- Standard Operating Procedures-developed by GTZ in collaboration with NPB
- Guidelines for the Protection of Dignity and Rights of the Survivors of Violence-Rozan
- Improving Law Enforcement Investigation Techniques-Minnesota Advocates for Human Rights
- Sexual Assault Incident Reports-International Association of Chiefs of Police (IACP)
- Attitudinal Change Curriculum-Rozan
- Reducing Domestic Violence in the Pacific-A Training Curriculum
- Development Stages and Methods of Interviewing Children-Małgorzata Toeplitz-Winiewska, SWPS (Higher School of Social Psychology), Psychology Department, Warsaw University
- Victimology, United States Department of Justice, ICITAP

مینول کے مقاصد

اس مینول کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- تشدد کے مختلف محرکات کی وضاحت کرتے ہوئے پولیس افسران کو تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں سے انٹرویو کرنے کے لیے تیار کرنا۔
- شرکاء کو مدد فراہم کرنا کہ وہ تشدد سے متاثرہ افراد کو انٹرویو کرنے کے مؤثر اور غیر مؤثر طریقوں میں فرق کو سمجھ سکیں۔
- پولیس افسران کو موقع فراہم کرنا کہ وہ ان رکاوٹوں کی نشاندہی کر سکیں جن کا تعلق انسان کے ذاتی رویوں اور سوچ سے ہوتا ہے جو تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو انٹرویو کرنے کے دوران رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں۔

مینول کا طریقہ کار

اس مینول کو پڑھانے کے لئے کل تقریباً 20 گھنٹے درکار ہیں اور اسے درج ذیل دو طریقوں سے پڑھایا جا سکتا ہے:

ا۔ سبقاً سبقاً لیکچر کی صورت میں کلاس میں پڑھایا جائے

۲۔ مسلسل تین سے چار دن اس کے لئے مخصوص کیے جائیں اور ایک ٹریننگ ورکشاپ کے انداز میں اسے پڑھایا جائے۔

ہماری نظر میں دوسرا طریقہ زیادہ موزوں اور مؤثر ہے۔ اگرچہ پولیس ٹریننگ سنٹرز میں غالب رجحان یہی ہے کہ لیکچر کی صورت میں پڑھایا جاتا ہے مگر اس مینول کی افادیت کو دیکھتے ہوئے ہم یہ تجویز کریں گے کہ اس کورس کے لئے بطور خاص تین سے چار دن مخصوص کئے جائیں اور کوالیفائیڈ انسٹرکٹرز اس مینول کو ٹریننگ ورکشاپ کی صورت میں اپنے ٹرینیز کو کرائیں۔

اس مینیول میں شرکاء کو بحث کرنے اور نئے نظریات اور مہارتیں سکھانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے گئے ہیں۔ان بنیادی طریقوں میں مکالماتی طریقہء اظہار، چھوٹے گروپ، بڑے گروپ، جوڑے، کہانیوں کی تکمیل اور انفرادی جوابات شامل ہیں۔

مکالماتی طریقہء اظہار (Interactive Presentation)

اس ماڈیول کو پڑھانے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ ابتدائی بحث ومباحثہ ہے۔اگرچہ کافی تدریسی موادموجود ہے لیکن امید ہے کہ تربیت کار یک طرفہ گفتگو کے بجائے شرکاء کو جس حد تک ممکن ہو شاملِ بحث کرسکتا ہے۔مثال کے طور پر ہر موضوع پر بات شروع کرنے سے پہلے تربیت کار شرکاء سے اس موضوع پر رائے لے سکتا ہے۔اگر وقت ہو تو تربیت کار سبق کے دوران سوالات اور بحث ومباحثہ کا سلسلہ جاری رکھ سکتا ہے۔

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (PowerPoint Presentation)

اس مینیول میں پاور پوائنٹ سلائیڈز بھی شامل کی گئی ہیں۔ان سلائیڈز کی مدد سے انسٹرکٹر صاحبان نہ صرف اپنے لیکچر کو مؤثر بنا سکتے ہیں بلکہ شرکاء کی دلچسپی کو بڑھانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

چھوٹے گروپ میں کام کرنا (Small Groups)

چھوٹے گروپ میں شرکاء کو بہت سی مشقوں میں مختلف مسائل پر بحث کرنے دیا جائے۔بحث ومباحثہ کے دوران تربیت کار کو تمام گروپس کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آیا بحث ومباحثہ متعلقہ موضوع کے مطابق ہو رہا ہے اور سوالات سمجھ میں آرہے ہیں۔اس کے علاوہ تربیت کار شرکاء کو نظریات کی تخلیق اور ان (شرکاء) کی مکمل شرکت کی حوصلہ افزائی کرے۔

بڑے گروپ میں کام کرنا (Plannery)

چھوٹے گروپ کے شرکاء آپس میں ایک بڑے گروپ کی شکل میں مل جائیں اور چھوٹے گروپ کے بحث ومباحثہ کے اہم نکات کو بڑے گروپ میں زیرِ بحث لائیں۔

جوڑے (Pairs)

وقتی طور پر شرکاء کو جوڑوں کی صورت میں آمنے سامنے بیٹھا کر ایک موضوع پر تبادلہءخیال کرنے کو کہا جائے۔ اس طریقہ کار سے معلومات پر زیادہ تبادلہ خیال ہوتا ہے اور یہ طریقہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب شرکاء سے اس بات کی امید ہو کہ وہ اس پر اپنے ردِعمل کا اظہار کریں گے اور انفرادی طور پر اپنی شخصیت کے پہلوؤں کو سامنے لائیں گے۔

کہانی کی تکمیل (Story Completion)

کچھ مشقوں کے لئے جہاں شرکاء سے یہ امید کی جائے کہ وہ کسی مسئلے پر اپنے اور اپنے رویوں کے بارے میں معلومات دیں تو انہیں کہانی کو مکمل کرنے کو کہا جائے۔ یہ مشق ہماری سوچ کی عکاسی کرنے کے حوالے سے انتہائی مفید اوزار ثابت ہوتی ہے۔

انفرادی جوابات (Individual Responses)

کچھ مشقوں میں شرکاء کو انفرادی طور پر مخصوص سوالات اور بحث کے نکات پر اپنی رائے لکھنے کو کہیں اور پھر ان پر جوڑوں، چھوٹے گروپ یا بڑے گروپ میں تبادلہءخیال کیا جائے۔ جب افراد کے رویوں اور برتاؤ کے بارے میں بہت گہری معلومات درکار ہوں تو اس صورت میں یہ طریقہ کار استعمال کیا جائے۔

مینیول کی ترتیب

یہ مینیول پانچ سیکشنز پر مشتمل ہے۔

پہلے سیکشن میں مینیول میں دیے گئے تمام موضوعات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ہر موضوع کے لئے کتنا وقت درکار ہے، ہر موضوع کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے،اس کو پڑھانے کے لئے کس قسم کی تیاری اور مواد کی ضرورت ہے، یہ سب باتیں پہلے سیکشن میں بتائی گئی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہر موضوع کو پڑھانے کے حوالے سے مختلف مراحل کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

دوسرے سیکشن میں پاور پوائنٹ پریزنٹیشن دی گئی ہے۔اس پریزنٹیشن کو دوران ٹریننگ استعمال میں لایا جائے گا۔ ہر موضوع کے اعتبار سے مختلف سلائیڈز اس میں موجود ہیں۔ان سلائیڈز کو اوور ہیڈ پروجیکٹر یا ملٹی میڈیا کی مدد سے شرکاء کو دکھایا جاسکتا ہے۔

تیسرے سیکشن میں ٹریننگ کے دوران ہونے والی مختلف مشقوں سے متعلقہ ''حوالہ جاتی مواد'' دیا گیا ہے۔اس مواد میں ''نامکمل کہانیاں'' اور کیس سٹڈیز وغیرہ شامل ہیں۔

چوتھے سیکشن میں مینیول میں دیے گئے موضوعات سے متعلقہ مطالعاتی مواد شامل ہے۔ یہ مطالعاتی مواد انسٹرکٹر صاحبان کو مینیول میں دیے گئے موضوعات کے حوالے سے تفصیلی معلومات فراہم کرتا ہے۔

پانچویں سیکشن میں ''ذاتی تجزیہ کا فارم'' دیا گیا ہے۔ذاتی تجزیہ کے فارم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ شرکاء یہ جان پائیں کہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ان میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔اس فارم کو ٹریننگ شروع ہونے سے پہلے پُر کیا جائے اور پھر ٹریننگ کے اختتام پر دوبارہ پُر کیا جائے۔ابتدائی اور اختتامی فارم کے باہمی موازنہ کرنے سے شرکاء کو پتا چل سکے گا کہ اس ٹریننگ سے انہوں نے کیا کچھ سیکھا۔

ذاتی تجزیہ کے فارم کے علاوہ ٹریننگ کے متعلق شرکاء کی رائے جاننے کے لئے ''فیڈ بیک فارمز'' بھی دیے گئے ہیں تا کہ ٹریننگ کی افادیت اوراس کے مؤثر ہونے کے بارے میں انسٹرکٹر کو شرکاء کی رائے معلوم ہو سکے۔

مینول کے آخر میں مینول سے متعلقہ ضمیمہ جات دیے گئے ہیں۔ان ضمیمہ جات میں مینیول کی تیاری کے مختلف مراحل وراس حوالے سے کی گئی کاوشوں کا ذکر ہے۔

سیکشن اول: مینول کا خاکہ

سیکشن اول: مینیول کا خاکہ

اس سیکشن میں پورے مینیول کا خاکہ دیا گیا ہے کہ اس میں کون کون سے موضوعات شامل ہیں اور ان موضوعات کو پڑھانے کے لئے کیا طریقہ ہوسکتا ہے۔ ہر موضوع کو کروانے کے لئے ایک یا ایک سے زائد سیشنز درکار ہوسکتے ہیں۔ ہر سیشن کو کروانے کے لئے مختلف مراحل کی نشاندہی بھی کی گئی ہے تاکہ انسٹرکٹر صاحبان آسانی کے ساتھ اور ٹریننگ کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے ہر سیشن کرواسکیں۔

یہ سیکشن کل نو (9) سیشنز پر مشتمل ہے۔ ہر سیشن میں اس کے مقاصد، ممکنہ درکار وقت، درکار تدریسی مواد اور تمام مراحل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ انسٹرکٹر کے لئے نوٹس بھی دیے گئے ہیں۔

سیشن 1: تعارفی سیشن

سیشن کے مقاصد:

شرکاء کو اپنا تعارف کرانے اور ٹریننگ کے حوالے سے اپنی توقعات اور خدشات کے اظہار کا موقع فراہم کرنا۔

شرکاء کو ٹریننگ کے مقاصد، اس کے انعقاد کی منطقی وجوہات اور پسِ منظر کے بارے میں آگاہ کرنا۔

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، چارٹ اور مارکر

درکار وقت:

2 گھنٹے

1۔ شرکاء سے باری باری ہر ایک کا نام، رینک اور تجربہ (بطور تفتیشی افسر) کے متعلق پوچھیں۔

2۔ ٹریننگ کے مقاصد بیان کریں۔ مینیول کو ترتیب دینے کی وجوہات اور پس منظر سے آگاہ کریں (پس منظر کے لئے دیکھئے ضمیمہ الف)۔ اس بات کو واضح کریں کہ متاثرہ افراد کو انصاف اور فوری مدد کی فراہمی میں محکمہ پولیس کا کردار کتنی اہمیت کا حامل ہے۔

3۔ شرکاء کو تین ذیلی گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ سے کہیں کہ وہ اس ٹریننگ سے وابستہ اپنی 'امیدیں اور خدشات' کا اظہار کریں۔ اس کے علاوہ شرکاء سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ اس ٹریننگ میں کس طرح اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ ہر گروہ کو کہیں کہ وہ اپنی تمام باتیں کسی ایک کاغذ یا چارٹ پر لکھ لیں۔ جب سب گروہ لکھ چکیں تو ہر گروہ میں سے کوئی ایک ساتھی اپنے گروہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ان تمام نکات کو بڑے گروہ کے سامنے پڑھ دے۔

4۔ اس کے بعد انسٹرکٹر کو چاہیے کہ وہ شرکاء کی امیدوں اور خدشات پر بات کرے کہ ان میں سے کون سی ایسی امیدیں ہیں جو اس ٹریننگ میں پوری ہو سکتی ہیں اور کون سے ایسے خدشات ہیں جنہیں کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس ٹریننگ کو بہتر اور کارآمد بنایا جا سکتا ہے۔ تاہم کچھ امیدیں یا خدشات ایسے ہو سکتے ہیں جو کہ اس ٹریننگ کے دائرہ کار میں نہ آتے ہوں۔ تو ایسے امور کے بارے میں شرکاء کو واضح طور پر بتا دیا جائے کہ اس ٹریننگ کا بنیادی مقصد کیا ہے اور اس کا دائرہ کار کیا ہے۔

5۔ ٹریننگ کے حوالے سے کچھ اصول وضوابط طے کر لیں تا کہ ٹریننگ کے دوران سیکھنے کے عمل کو بہتر طور پر آگے بڑھایا جا سکے۔ ان اصول وضوابط کو چارٹ پر تحریر کریں اور کسی نمایاں جگہ چسپاں کر دیں تا کہ تمام شرکاء ان کو دیکھ سکیں اور دوران ٹریننگ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

6۔ شرکاء کو ذاتی 'تجزیہ کا فارم' مہیا کریں۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ اس فارم کو پُر کریں۔ شرکاء کو بتائیں کہ اسی طرح کا ایک فارم انہیں ٹریننگ کے اختتام پر دیا جائے گا تا کہ وہ ابتدائی اور اختتامی فارمز کا موازنہ کر سکیں اور یہ جانچ سکیں کہ انہوں نے اس ٹریننگ سے کیا سیکھا۔

انسٹرکٹر کے لئے نوٹس:

ٹریننگ سے متعلقہ اصول وضوابط طے کرنے کی صورت میں سیکھنے کے عمل کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ذیل میں کچھ نکات دیے گئے ہیں جو کہ ممکنہ اصول وضوابط ہو سکتے ہیں۔ دیے گئے نکات کے علاوہ ہر گروہ کے حساب سے مختلف نکات اصول وضوابط کا حصہ بن سکتے ہیں۔

- ایک وقت میں ایک فرد بات کرے
- جو شخص بات کرنا چاہتا ہے وہ ہاتھ کھڑا کرے
- ایک دوسرے کی رائے کا احترام کیا جائے
- وقت کی پابندی کی جائے

قانون نافذ کرنے والے اداروں میں سے عموماً پولیس کا تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ سب سے پہلے واسطہ پڑتا ہے۔ نتیجتاً پولیس کی طرف سے متاثرہ فرد کو مدد فراہم کئے جانے کے لئے اپنایا گیا طریقہ کار اس بات کے لئے بڑے اہم اثرات مرتب کرنے کا باعث بن سکتا ہے کہ آیا وہ اپنے اوپر ہونے والے تشدد کے خلاف قانونی دادرسی حاصل کرتا ہے یا نہیں۔ ایسی متعدد مہارتیں موجود ہیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے پولیس افسران تشدد کا نشانہ بننے والی خواتین اور بچوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ دوران انٹرویو پولیس افسران ایسی بہت ساری مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں جن کی بدولت پولیس آفیسر متاثرہ فرد کی مدد کر سکتا ہے کہ وہ اپنے اوپر بیتے واقعہ کے متعلق مفید اور مؤثر طریقے سے بتا سکے۔ ایک اچھا انٹرویو نہ صرف متاثرہ فرد کے لئے قانونی چارہ جوئی کے عمل کو آسان اور مؤثر بنانے میں مددگار ہو سکتا ہے بلکہ متاثرہ فرد پر بیتے واقعات کے اثرات کو کم کرنے میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ بچوں سے مؤثر انٹرویو کرنے کے حوالہ سے بعض مسائل کی طرف خصوصی طور پر توجہ دی جانی ضروری ہے۔ مثال کے طور پر جب تشدد سے متاثرہ بچے سے بات کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ تشدد کے سارے عمل میں خود کو بھی ذمہ دار سمجھتا ہو خاص طور پر ایسی صورت میں جب بچہ مجرم کو جانتا ہو۔

گھریلو تشدد کا ارتکاب گھر میں ہی کیا جاتا ہے جس کی رپورٹ شاذونادر ہی کی جاتی ہے۔ اس طرح کے تشدد میں متاثرہ فرد کی اپنی گواہی عموماً بہت مضبوط ہوتی ہے اور بعض اوقات جرم کا واحد ثبوت ہوتی ہے۔ اچھا انٹرویو متاثرہ فرد کی گواہی کی تصدیق کے لئے اضافی شواہد مہیا کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

سیشن 2: انٹرویو کیا ہے؟

سیشن کے مقاصد:

- یہ سمجھنا کہ 'انٹرویو' کیا ہے اور اس کے محرکات کیا ہیں؟
- 'تشدد سے متاثرہ فرد سے انٹرویو' اور 'کسی اور مسئلے کے درخواست گزار سے انٹرویو' کے درمیان فرق کر سکنا۔

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن

درکار وقت

45 منٹ

1۔ بڑے گروہ میں شرکاء سے سوال کریں کہ ان کے خیال میں 'انٹرویو' کیا ہے؟
2۔ شرکاء کو بتائیں کہ ابتدائی اور فالو اپ (follow-up) انٹرویوز کا آپس میں کیا ربط ہے۔ اور یہ کہ اس ورکشاپ میں کسی بھی مرحلے پر کیے جانے والے انٹرویوز کے بنیادی عناصر اور لوازم کو زیر بحث لایا جائیگا۔
3۔ اس بات کو واضح کریں کہ تشدد کا الزام غلط ہے یا نہیں اس بات کا تعین بعد کے مرحلے میں کیا جائے گا۔ تاہم انٹرویو غیر متعصّبانہ ہو اور دوران انٹرویو 'جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے فرد معصوم ہے' کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔
4۔ قانونی اور طبی معلومات کی اہمیت کو واضح کریں۔ یہ معلومات مجموعی طور پر انٹرویو کا حصہ ہیں اور انٹرویو کے وقت اس قسم کی معلومات کا فقدان انٹرویو کے نتائج پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔
5۔ شرکاء سے سوال کریں کہ ان کے خیال میں تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کرنا اور کسی ایسی درخواست، جس میں تشدد کا عمل دخل نہ ہو، کے انٹرویو سے کیسے مختلف ہوگا۔

سیشن 3: تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں کو انٹرویو کرنے کے مروجہ طریقہ ہائے کار

سیشن کے مقاصد:

- خواتین اور بچوں پر تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کے موجودہ طریقہ ہائے کار پر بحث کرنا
- انٹرویو سے بہتر نتائج اخذ کرنے کے لئے متعلقہ امور کی نشاندہی کرنا جن کی مدد سے انٹرویو کو موٴثر بنایا جاسکتا ہے

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن اور کیس سٹڈیز

درکار وقت:

1 گھنٹہ 30 منٹ

1۔ گروہ سے دریافت کریں کہ وہ عورتوں اور بچوں پر تشدد کے موضوع کے حوالے سے کتنی آسانی کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔ ان امور کو ذہن میں رکھیں کہ کچھ افراد کے لئے بڑے گروہ، مخلوط گروہ (مردوں اور عورتوں کا مکس گروہ) میں بات کرنا مشکل ہوسکتا ہے۔اسی طرح کچھ افراد ایسے بھی ہوں گے جن کے لئے اس طرح کے موضوع پر بات کرنے کا یہ پہلا موقع ہو۔شرکاء پر واضح کریں کہ تشدد کیواقعات کے ساتھ موٴثر طریقے سے ڈیل کرنے کے لئے موٴثر معلومات کی فراہمی بہت اہمیت رکھتی ہے۔لہٰذاان مسائل پر تفصیل سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔

2۔ **اختیاری مرحلہ:**

اگر انسٹرکٹر یہ محسوس کرے کہ اس مسئلہ پر تفصیل سے بات کرنے میں شرکاء ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہیں تو وہ گروہ کو جوڑوں میں تقسیم کر کے ہر ایک جوڑے کو 5 منٹ کے لئے درج ذیل نکات پر بات کرنے کا کہہ سکتا ہے:

- آپ کو پہلی بار کب محسوس ہوا کہ پاکستانی معاشرے میں بچوں پر جنسی تشدد ایک مسئلہ ہے؟

- آپ کو پہلی بار کب محسوس ہوا کہ خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی ان (خواتین) کے جاننے والے افراد بھی کر سکتے ہیں؟

3۔ شرکاء سے پوچھیں کہ ان کو ایک دوسرے کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کر کے کیسا لگا، کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، کیا شرکاء کو لگتا ہے کہ معلومات کے تبادلہ سے کوئی فرق پڑتا ہے؟ گروہ کو مزید تین ذیلی گروہوں میں تقسیم کریں۔ پہلے گروہ سے کہیں کہ وہ جنسی تشدد سے متاثرہ بچے سے تفتیشی افسر کے انٹرویو کرنے کے عمل کا ایک 'رول پلے'/ خاکہ تیار کریں۔ شرکاء دوسرے گروہ کو جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والی خاتون سے انٹرویو کا 'رول پلے' کرنے کا کہیں۔ جبکہ تیسرے گروہ کو گھریلو تشدد کا نشانہ بننے والی خاتون سے انٹرویو کا 'رول پلے' کرنے کا کہیں۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ انٹرویو کا 'رول پلے' کرنے کے ساتھ ساتھ پولیس سٹیشن کے اندرونی ماحول کی بھی عکاسی کریں۔

4۔ انٹرویو کے لئے رول پلے تیار کرنے کے لئے شرکاء کو کیس سٹڈیز فراہم کریں جن میں تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچے پر تشدد کی نوعیت کی وضاحت کی گئی ہو (دیکھئے حوالہ جاتی مواد، صفحہ نمبر ۱۳۹)۔

5۔ رول پلے میں تفتیشی افسر کا لب ولہجہ، جسمانی حرکات وسکنات اور دوران گفتگو استعمال کردہ الفاظ اور متاثرہ فرد پر ان باتوں کے اثرات کو بھی واضح کریں۔

6۔ رول پلے میں دکھائے جانے والے انٹرویو میں مددگار امور کی نشاندہی کریں

- انٹرویو کرتے ہوئے آپ کو سب سے مشکل کیا لگا؟
- انٹرویو کے ایسے طریقے جنہیں آپ فائدہ مند سمجھتے ہوں؟
- انٹرویو کے ایسے طریقے جو آپ کے نزدیک غیر فائدہ مند ہوں؟
- انٹرویو کے حوالے سے کوئی اور بات جو آپ کے نوٹس میں آئی ہو؟
- کن وجوہات کی بنیاد پر پولیس آفیسر سوالات کرتے ہیں؟
- انٹرویو دینے والے متاثرہ فرد پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟

- اس طرح کی صورتحال میں بہتری لانے کے لئے پولیس افسر کو کن باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہوگی؟

نوٹ: اگر آپ سمجھتے ہوں کہ رول پلے میں دکھائی جانے والی صورتحال پولیس سٹیشن میں پیش آنے والے حقیقی ماحول سے مطابقت نہیں رکھتی تو آپ شرکاء کو دوبارہ زیادہ توجہ اور گہرائی سے سوچنے کا کہہ سکتے ہیں۔

7- آخر میں درج ذیل پہلوؤں کا ذکر کریں جن پر پولیس کے تفتیشی افسر کو انٹرویو میں بہتری لانے کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے:

(ا) مسئلہ کے بارے میں علم

(ب) انٹرویو کرنے کے طریقے/مہارتیں

(ج) مثبت رویہ

8- ان تینوں پہلوؤں کی اہمیت کا ذکر کریں جو کہ ایک کامیاب انٹرویو کے لئے ضروری ہیں۔ انٹرویو لینے والے کے حوالے سے مثبت رویے اور ذہنی و جذباتی کیفیت کے مشاہدے کی اہمیت کی وضاحت کریں۔ اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ رویہ انسان کی ذہنی کیفیت کا عکاس ہوسکتا ہے۔ اور ذہنی کیفیت مختلف قسم کے عقائد، جذبات، اقدار اور رجحانات کا مجموعہ ہوتی ہے۔ یہ بھی عام مشاہدے کی بات ہے کہ انسانی عقائد اس کے رویے سے جھلکتے ہیں۔

انسٹرکٹر کے لئے نوٹس:

اگر ہم اپنے رویوں میں طویل المدت اور مستقل تبدیلی چاہتے ہیں تو ہمیں ان پر کام کرنا ہوگا۔ رویہ کسی انسان کا پیدائشی نہیں ہوتا بلکہ ہر انسان معاشرہ میں رہتے ہوئے خاص طرح کے رویے سیکھتا اور اپناتا ہے۔ اس بات کو پہلے سے ہی فرض نہیں کر لینا چاہیے کہ چونکہ عورتوں اور بچوں پر تشدد کے واقعات سے پولیس افسران کا سامنا ہوتا رہتا ہے اس لئے وہ اس پر بات کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ جبکہ مشاہدے میں اس کے برعکس یہ بات آئی ہے کہ پولیس افسران میں جھجک کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ اگر چہ پولیس افسران قریبی دوستوں کی موجودگی میں ایسے موضوعات پر بات

کرتے ہوئے نہیں جھجکتے مگر جب ان کا واسطہ کسی متاثرہ فرد سے پڑتا ہے تو پولیس افسران کو تشدد سے متاثرہ عورت یا بچے سے انٹرویو کرنے میں خاصی دشواری پیش آتی ہے۔ اگر گروہ ان موضوعات پر بات نہ کر پا رہا ہو تو ان کی جھجک کو دور کرنے کے لئے انہیں 'اختیاری مرحلہ' میں دیے گئے سوالات پر بحث کرنے کا کہیں۔ اگر اس ٹریننگ کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہاں تک بھی ہوسکتا ہے کہ ٹریننگ میں شریک پولیس افسران تشدد سے متاثرہ فرد کا کردار ادا کرنے میں بھی جھجک محسوس کریں۔ ایسی صورت میں انسٹرکٹر کو چاہیے کہ وہ خود متاثرہ فرد کا کردار ادا کرے۔

سیشن 4: خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کو جاننا

سیشن کے مقاصد:

- شرکاء کو یہ موقع فراہم کرنا کہ وہ خواتین اور بچوں کے خلاف پاکستان میں پائے جانے والے تشدد کی مختلف اقسام کے متعلق آگاہی حاصل کرسکیں۔
- خواتین اور بچوں پر تشدد کے حوالے سے پائی جانے والی عمومی غلط فہمیوں کو زیر بحث لانا
- خواتین اور بچوں پر تشدد کے اثرات کو واضح کرنا

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن اور چارٹ

درکار وقت:

4 گھنٹے 30 منٹ

1۔ شرکاء کو چار ذیلی گروہوں میں تقسیم کریں اور ان میں سے دو گروہوں کو خواتین پر ہونے والے تشدد
2۔ کی مختلف صورتوں کو بیان کرنے کا کہیں۔ اسی طرح دوسرے دو گروہوں کو کہیں کہ وہ بچوں پر تشدد کی اقسام کی وضاحت کریں۔
3۔ تمام گروہ اپنا اپنا کام بڑے گروہ کے سامنے پیش کریں۔ پھر ان پر بات کریں۔

4۔ پہلے صنفی تشدد کی تعریف بیان کریں۔اس کے بعد عورتوں اور بچوں پر ہونے والے تشدد کی اقسام اور پاکستان میں اس قسم کے تشدد کے اعداد و شمار بیان کریں۔گھریلو تشدد، جنسی تشدد اور جبری زیادتی بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور استحصال جیسے موضوعات کو خاص طور پر زیر بحث لائیں۔

5۔ اس بات کو بھی واضح کریں کہ دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی صنف کی بنیاد پر روا رکھے جانے والے تشدد کا نشانہ بننے والوں میں عورتیں اور مرد دونوں شامل ہیں ۔ تاہم عورتیں مردوں کے مقابلے میں تشدد کا شکار زیادہ بنتی ہیں اور انہیں تشدد کی ایسی صورتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کے بارے میں عمومی طور پر معاشرے میں بات کرنے پر پابندی ہوتی ہے۔

6۔ شرکاء کو تقسیم کر کے کم ازکم چھ چھوٹے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کو تین تین بیانات دیں جن میں عورتوں اور بچوں پر تشدد کے مختلف محرکات کا ذکر ہو اور گروہ سے کہیں کہ وہ ان بیانات کو دلائل کے ساتھ رد کرے یا قبول کرے۔

7۔ گروہ میں ان بیانات پر بحث مباحثے کے بعد ان سے کہیں کہ وہ اس بیان کو بڑے گروہ کے سامنے پڑھیں اور اپنی آراء دلائل کیساتھ پیش کریں۔دوسرے گروہوں میں سے اگر کسی کو پیش کردہ دلائل پر اعتراض ہو تو اس کو بھی زیر بحث لائیں۔

- پاکستان میں گھریلو تشدد کے واقعات نہیں ہوتے
- اپنی بیوی کو کبھی کبھار تھپڑ مارنا تشدد کے زمرے میں نہیں آتا
- اگر کبھی کبھار مارا جائے تو عورت اس کو برا نہیں سمجھتی
- مرد فطری طور پر غصے والا ہونے کی وجہ سے اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ سکتا
- بچوں کے ساتھ مار پیٹ نہ کی جائے تو اپنے باپ کے ہاتھوں اپنی ماں کو پٹتا دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں
- کچھ عورتیں (مردوں کو) خود ہی غصہ دلاتی ہیں اور پٹنے کی 'مستحق' ہوتی ہیں
- گھریلو تشدد کی وجہ دراصل ذہنی دباؤ ہوتا ہے۔جیسا کہ بے روزگاری، مالی مسائل وغیرہ

- گھریلو تشدد معاشرتی نہیں بلکہ نجی معاملہ ہے
- جنسی حملہ مخصوص قسم کی عورتوں پر ہی ہوتا ہے
- عورتیں اپنے (جنسی اشتعال انگیز) لباس کی وجہ سے جنسی حملے کا شکار ہوتیں ہیں
- زنا بالجبر کرنے والا اپنی جنسی ہوس پر قابو نہ پاسکنے کی وجہ سے اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے
- بچوں پر ہونے والا جنسی تشدد کچی آبادیوں اور ان پڑھ لوگوں کا مسئلہ ہے۔
- لڑکے کبھی جنسی تشدد کا شکار نہیں ہو سکتے۔
- جنسی بد فعلی میں بعض اوقات بچے/بچی کی اپنی غلطی ہوتی ہے
- جنسی تشدد کرنے والے عموماً بچے کے لئے اجنبی ہوتے ہیں
- کم سن بچے جنسی بد فعلی کا شکار نہیں ہوتے بلکہ یہ فعل صرف بڑے بچوں کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے
- جنسی تشدد کرنے والے ابنارمل دکھائی دیتے ہیں اور ذہنی بیمار ہوتے ہیں۔
- بچے تشدد کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اور زیادہ تر کہانیاں بناتے ہیں۔
- تشدد کرنے والے شخص کی جانب سے ندامت کے اظہار کا مطلب ہے کہ وہ شخص بدل گیا ہے۔

8۔ شرکاء کے بڑے گروہ کو تین چھوٹے گروہوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروہ کو گھریلو تشدد کے ممکنہ اثرات کی نشاندہی کرنے کا کام سونپیں، دوسرے گروہ کو کہیں کہ وہ زنا بالجبر کا شکار ہونے والی عورت پر جنسی تشدد کے ممکنہ اثرات کی نشاندہی کریں۔ جبکہ تیسرے گروہ کو بچے پر جنسی تشدد کے اثرات پر روشنی ڈالنے کا کہیں۔ ہر گروہ سے خاندان اور معاشرہ پر پڑنے والے اثرات کو اجاگر کرنے کا بھی کہیں۔

اثرات سے متعلق معلومات کا تبادلہ کریں اور تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو ڈیل کرتے وقت ان اثرات سے آگاہ ہونے کی اہمیت بتائیں۔اثرات سے متعلق معلومات کا تبادلہ کرتے وقت اس بات کو واضح کریں کہ یہ محض ممکنہ اثرات ہیں۔اور یہ ضروری نہیں کہ تشدد سے متاثرہ ہر فرد میں ایک سی شدت کے ساتھ یہ اثرات موجود ہوں۔

شرکاء کو بتائیں کہ تشدد مجموعی طور پر خاندان کی خوشحالی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔اس کی وجہ سے خاندان میں عدم اعتماد، خوف اور دباؤ جنم لیتا ہے اور نتیجتاً رشتے متاثر ہوتے ہیں۔تشدد میاں، بیوی ، اولاد اور والدین کے باہمی رشتوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔بچوں کے ساتھ یا ان کے سامنے پیش آنے والے تشدد کے واقعات ان پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔وہ اس سے دباؤ کا شکار ہوتے ہیں اور صدمے سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں۔وہ اپنے تعلقات میں دوسروں پر تشدد کا استعمال بھی سیکھ سکتے ہیں اور اپنے اوپر ہونے والے تشدد کو قبول بھی کر سکتے ہیں۔بچوں میں جنسی تشدد کے اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بھی واضح کریں کہ یہ علامات بچوں میں جذباتی سطح پر مشکلات کو ظاہر کرتی ہیں۔تشدد کی وجہ سے معاشرہ پر پڑنے والے اثرات کو بھی اجاگر کریں۔

انسٹرکٹر کے لئے نوٹس:

یہ مشق کرائے جانے سے قبل انسٹرکٹر کے پاس گھریلو تشدد اور جنسی تشدد سے متعلق درست معلومات کا ہونا ضروری ہے۔شرکاء اس حوالے سے بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔تاہم انسٹرکٹر کو ان تمام غلط فہمیوں کو تحمل کے ساتھ دور کرنے کا اہل ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔انسٹرکٹر کے لئے یہ بھی جاننا اور اس کو واضح کرنا ضروری ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کی خواہ کوئی بھی شکل ہو، غلط ہے اور یہ کہ اس کے اثرات بہت گہرے ہو سکتے ہیں۔انسٹرکٹر کو اس بات کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہوگی کہ عورتوں، مردوں، گھریلو تشدد اور جنسی حملے سے متعلق یہ غلط فہمیاں انٹرویو کے دوران پولیس والوں اور عورتوں کے رویے پر اثر انداز ہوتی ہیں اور پھر ان کے منفی اثرات انٹرویو کے مختلف مراحل کو متاثر کرتے ہیں۔مثال کے طور پر اگر پولیس افسران یہ سمجھتا ہو کہ گھریلو تشدد کا واقعہ دراصل عورت کی اپنی غلطی کے

نتیجے میں ہی پیش آتا ہے یا یہ کہ عورت کو گھریلو تشدد کی رپورٹ نہیں کرانی چاہیے یا یہ کہ گھریلو تشدد محض نجی معاملہ ہے تو نتیجتاً وہ تشدد سے متاثرہ عورت کی مدد کرنے کے بجائے اسی کو قصوروار ٹھہرائیں گے اور عورت کے لئے شرمندگی، خوف اور بے عزتی کا باعث بنیں گے۔ اسی طرح زنا بالجبر (جنسی زیادتی) کا نشانہ بننے والی عورتوں کے ساتھ بھی پولیس کا رویہ منفی ہوسکتا ہے۔ جو پولیس افسران یہ سمجھتے ہیں کہ جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والی عورت کسی حد تک خود ہی دعوت گناہ دیتی ہے (مثال کے طور پر اپنے رویے یا لباس کی وجہ سے) تو وہ عورت کو ہی قصوروار ٹھہرا کر، اسے شرمندگی سے دوچار کرکے اس کے لئے پہلے سے بھی برے حالات پیدا کردیں گے۔ پولیس کے رویے میں تبدیلی سے مراد یہ ہے کہ جسمانی اور جنسی تشدد کے خلاف رپورٹ کرنے کے لئے آنے والی تمام عورتیں پولیس سٹیشن میں اپنے آپ کو قابل عزت محسوس کریں اور پولیس کو اپنا معاون سمجھیں۔ وہ پولیس سے ڈرنے کے بجائے ان پر اعتماد کریں۔

سیشن 5: ذاتی رکاوٹیں اور تعصب

سیشن کے مقاصد:

- تعصب کے موضوع کو زیر بحث لانا اور اس بات کو واضح کرنا کہ مخصوص طبقوں کے خلاف تعصب کس طرح تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کے عمل پر منفی اثرات ڈال سکتا ہے۔
- تعصب کے ساتھ نمٹنے کے طریقوں کی نشاندہی کرنا

درکار مواد:

نامکمل کہانیاں اور پاور پوائنٹ پریزنٹیشن

درکار وقت:

2 گھنٹے 15 منٹ

1۔ شرکاء کو تین ذیلی گروہوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروہ کو ایک نامکمل کہانی دیں اور انہیں کہانی مکمل کرنے کا کہیں (دیکھئے حوالہ جاتی مواد، صفحہ نمبر ۱۳۷)۔

2۔ ہر گروہ کو مکمل کردہ کہانی پڑھنے کا کہیں۔ جب سارے گروہ کہانی سنا چکیں تو ان سے دریافت کریں کہ کن عوامل کے تحت انہوں نے کہانی کی تکمیل کی۔

- کہانی مکمل کرتے وقت آپ نے کیا محسوس کیا؟
- ذیلی گروہوں میں اس دوران کیا بحث ہوئی؟
- کہانی کو اس سمت لے جانے / مکمل کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

3۔ شرکاء پر یہ بات واضح کریں کہ بعض اوقات انٹرویو کرنے والے آفیسر کے مخصوص طبقوں کے خلاف تعصّبات انٹرویو اور تفتیش کے عمل کو متاثر کر سکتے ہیں۔

4۔ تعصب کی تعریف بیان کریں اور بڑے گروہ میں شرکاء سے کہیں کہ ان گروہوں کی نشان دہی کریں جن کے خلاف پولیس میں تعصب کا عنصر پایا جا سکتا ہے۔

5۔ پاور پوائنٹ پریزنٹیشن میں 'کمزور گروہ' کے عنوان سے موجود سلائیڈ کا حوالہ دیں (دیکھئے صفحہ نمبر ۱۲۶) اور اس بات کی نشاندہی کریں کہ عموماً معاشرہ میں کن گروہوں کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے۔ ان گروہوں میں کام کرنے والی خواتین، مذہبی یا اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد، سڑکوں پر رہنے والے یا محنت مزدوری کرنے والے بچے اور ہیجڑے وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔

6۔ شرکاء سے پوچھیں کہ وہ اس بات پر رائے دیں کہ اگر ان محروم طبقات سے تعلق رکھنے والی عورت یا بچہ تشدد کا نشانہ بننے کے بعد دادرسی کے لئے آئے تو اس کے ساتھ کس قسم کا سلوک ہوتا ہے۔ متاثرہ عورت یا بچے کا کسی محروم طبقے سے ہونے کی وجہ سے انٹرویو کرنے والا متعصّبانہ رویہ تو اختیار نہیں کرتا؟

7۔ ان رکاوٹوں کی نشاندہی کریں جن کا تعلق انسان کے ذاتی رویوں اور سوچ سے ہوتا ہے جو تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو انٹرویو کرنے کے دوران رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں اور ان رکاوٹوں کو ختم کرنے کے طریقوں پر بات کریں۔ خود آگاہی اور دوسروں سے رائے لینے کی اہمیت کو اجاگر کریں تاکہ ان رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے۔

8۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ اپنا تجزیہ کر کے بتائیں کہ خود ان کے اندر کس طرح کے افراد / گروہ کے خلاف تعصب کا عنصر موجود ہوسکتا ہے جو ان کے انٹرویو کرنے کے عمل میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ ان سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ اس تعصب پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کریں گے۔

9۔ اس پر بات کرنے کے لئے شرکاء کو تین تین کے گروہ میں تقسیم کریں۔

انسٹرکٹر کے لئے نوٹس:

بعض اوقات شرکاء بعض گروہوں کے خلاف بڑی سخت رائے کے حامل ہوتے ہیں اور یہ رائے حقیقی وجوہات کے بجائے سنی سنائی باتوں پر مبنی ہوتی ہے لہٰذا متعصّبانہ ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے شرکاء تعصب کے اثرات کے بارے میں بھی آگہی نہ رکھتے ہوں۔ دراصل بعض اوقات لوگ تعصب کے دوسرے لوگوں اور معاشروں پر پڑنے والے اثرات پر دھیان نہیں دیتے۔

انسٹرکٹر کو اس بات کو واضح کرنے کی ضرورت ہوگی کہ چونکہ پولیس افسران کا روزمرہ کا واسطہ مختلف قسم کے اور مختلف پس منظر رکھنے والے افراد سے پڑتا ہے۔ انہیں خاص طور پر اپنے اندر کے تعصّبات اور اس کی وجہ سے کام پر پڑنے والے منفی اثرات سے آگاہ ہونا چاہیے۔ ہر پولیس اہلکار کو ان تعصّبات کو چیلنج کرنے کی سنجیدہ کوشش کرنی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اپنا کام انصاف اور برابری کے اصولوں پر ہی کرے۔

سیشن 6: انٹرویو میں کمیونیکیشن کا کردار اور انٹرویو کے لئے کمیونیکیشن کے اوزار

سیشن کے مقاصد:

- انٹرویو کے دوران کمیونیکیشن کی اہمیت کو اجاگر کرنا
- غیر لفظی کمیونیکیشن کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کرتے وقت کمیونیکیشن سے متعلقہ ممکنہ رکاوٹوں کی نشاندہی کرنا
- کمیونیکیشن کی مہارتوں کا ذکر کرنا جو دوران انٹرویو مددگار ثابت ہوسکتی ہیں

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، مارکر

درکار وقت:

1 گھنٹہ 20 منٹ

1۔ کمیونیکیشن کی تعریف اور اہمیت بیان کریں اور شرکاء سے دریافت کریں کہ رابطہ کیا ہے اور انٹرویو کے دوران اس کی اہمیت کیوں ہے

2۔ شرکاء سے دریافت کریں اور زیر بحث لائیں کہ انٹرویو کے دوران سننے، بولنے اور ماحول کے حوالے سے کون سی رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں۔ سننے کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

3۔ کمیونیکیشن کے اوزاروں کا تعارف کرائیں۔

انسٹرکٹر کے لئے نوٹس:

شرکاء پر واضح کریں کہ انٹرویو کے دوران آپ کو کبھی بولنا اور کبھی سننا پڑے گا لہٰذا دونوں صورتوں میں ان پہلوؤں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ بولتے وقت ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کیا بول رہے ہیں (آیا ہم اپنے سننے والوں کے لئے مناسب اور موزوں زبان کا استعمال کر رہے ہیں؟) اور یہ کہ ہماری ادائیگی کیسی ہے (کیا ہمارا لہجہ، گفتگو، آواز، انداز، جسمانی حرکات وسکنات مناسب اور پُراثر ہیں؟)۔اسی طرح جب کسی کی بات سنی جائے تو ہمیں پتا ہونا چاہیے

کہ کیا ہمارے انداز سے بولنے والے کو یہ پیغام جا رہا ہے کہ ہم اس کی بات غور سے سن رہے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ سن رہے ہیں بلکہ کیا ہم بولنے والے کی گفتگو پر توجہ دے رہے ہیں۔

یہ تمام باتیں انٹرویو کرتے ہوئے ذہن میں رکھنی چاہییں۔ دوران انٹرویو متاثرہ فرد اور انٹرویو کرنے والے کا درمیان مناسب بصریاتی رابطہ ہونا چاہیے۔ بعض اوقات ماحول ہماری مرضی کا نہیں ہوتا۔ تاہم ہم اپنے آپ کو اس ماحول کے مطابق ڈھالنے کی کوشش ضرور کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگوں کی موجودگی میں کسی کے ساتھ اس کے ذاتی اور حساس معاملات پر بات کرنا یا سننا مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا دوران انٹرویو کوشش کریں کہ متاثرہ فرد سے ایسے ماحول میں بات چیت کی جائے جس میں وہ پرسکون محسوس کرے۔

سیشن 7: انٹرویو کرنے کی مہارتیں

سیشن کے مقاصد:

- شرکاء کو مدد فراہم کرنا کہ وہ جان سکیں کہ تشدد سے متاثرہ فرد کا انٹرویو کرتے وقت کون سے ایسے امور ہیں جن کو لازمی طور پر کرنا چاہیے اور کن امور سے گریز کرنا چاہیے۔
- اس بات کو واضح کرنا کہ جنسی تشدد، گھریلو تشدد سے متاثرہ خواتین اور جنسی تشدد کا شکار بچے کا انٹرویو کرتے وقت تشدد سے متعلقہ اہم مسائل کو ذہن میں رکھا جائے۔
- انٹرویو اور کمیونیکیشن کی سیکھی گئی مہارتوں کی مشق کرنا۔

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن

درکار وقت:

6 گھنٹے

1۔ شرکاء کو نیشنل پولیس بیورو کی طرف سے منظور کردہ 'پولیس کے لئے معیاری ضوابطِ کار (SOPs)' کے متعلق بتائیں۔ اور اس میں دیئے گئے انٹرویو کے طریقہ کار والے حصوں پر روشنی ڈالیں۔

2۔ گروہوں سے کہیں کہ وہ ان کو دیئے جانے والی کیس سٹڈیز (دیکھیئے حوالہ جاتی مواد صفحہ نمبر ۱۴۰) کے مطابق انٹرویو کرنے سے متعلقہ تمام امور کی ایک ایسی فہرست تیار کریں جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہو کہ تشدد سے متاثرہ فرد کا انٹرویو کرتے وقت کون سے ایسے امور ہیں جن کو لازمی طور پر کرنا چاہیے اور کن امور سے گریز کرنا چاہیے۔

3۔ گروہ کی پریزنٹیشنز پر بات کریں۔

4۔ ایک اچھے انٹرویو کی بنیادی باتیں اور مختلف مراحل سے شرکاء کو آگاہ کریں اور اس کے بعد کیس سٹڈیز میں دیے گئے کیسز (ایک بچے، گھریلو تشدد کے واقعہ اور جنسی تشدد) کی صورت میں انٹرویو کرنے کے حوالے سے اہم نکات کی نشاندہی کریں۔

5۔ شرکاء کو تین تین افراد کے گروہ میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو کیس سٹڈیز مہیا کریں۔ تاکہ کمیونیکیشن اور انٹرویو کی سیکھی گئی مہارتوں کی مشق کی جا سکے۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ انٹرویو کے مختلف مراحل پر بات کریں۔ گروہ میں سے ایک فرد مشاہدہ کرنے والے کا کردار ادا کرے اور باقی افراد کیس سٹڈی کے مطابق رول پلے کریں۔ باری باری سب افراد کو مشاہدہ کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اہم مہارتوں اور مراحل کی چیک لسٹ مہیا کریں (دیکھیئے حوالہ جاتی مواد صفحہ نمبر ۱۳۸)۔

6۔ ہر گروہ سے ایک رول پلے کرنے کا کہیں جس میں کمیونیکیشن اور موجودہ سیشن سے سیکھی گئی مہارتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک اچھے انٹرویو کا خاکہ پیش کیا جا سکے۔

7۔ شرکاء سے رول پلے کا فیڈ بیک لیں اور پھر ایک اچھے انٹرویو کے بنیادی اور اہم نکات بیان کریں۔

انسٹرکٹر کے لئے نوٹس:

سیشن کا لب لباب یہ ہے کہ شرکاء کو عملی مشق کے ذریعے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اگر رول پلے سیکھی گئی مہارتوں کی درست عکاسی نہ کرسکیں یا اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شرکاء ان امور کو صحیح طریقے سے سمجھ نہیں سکے جن میں بہتری لانے کی گنجائش موجود ہے تو ان رول پلے کے ساتھ جڑے نکات کو زیر بحث لائیں۔ انٹرویو کے مختلف مراحل کے دوران گھریلو تشدد اور جنسی زیادتی کی سلائیڈز کو بھی کچھ خاکوں کو دہراتے وقت شامل کریں کیونکہ اس طرح تشدد کے اثرات کو ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ ان نکات کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے دانستہ طور پر انہیں بیان نہیں کیا جاتا۔ اگر گزشتہ سیشنز میں ان پر سیر حاصل گفتگو ہوچکی ہے تو انسٹرکٹر کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ کون کون سے نکات کو چھوڑ دے۔

سیشن 8: تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو ڈیل کرتے وقت درپیش اخلاقی مسائل

سیشن کا مقصد:

تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو ڈیل کرتے وقت درپیش اخلاقی مسائل اور ان کی ضرر پذیری (vulnerabilities) کو مدنظر رکھنے پر روشنی ڈالنا۔

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، مارکر اور چارٹ

درکار وقت:

40 منٹ

1۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ کسی ایسے واقعہ کے بارے میں بتائیں جس میں انہوں نے تشدد سے متاثرہ عورت یا بچے کو ڈیل کیا ہو۔ اور یہ بھی بیان کریں کہ انہیں کس طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ سب بڑے گروپ میں بیان کیا جاتا ہے۔ یا اگر اس طرح کے واقعات سے متعلق گروہ کا تجربہ محدود ہو تو اس مرحلے کو مختلف انداز سے کیا جائے۔ شرکاء کو تین تین افراد کے ذیلی گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو دو میں سے ایک کیس سٹڈی دیں تاکہ وہ سامنے آنے والے ممکنہ اخلاقی پہلوؤں کی نشاندہی کر سکیں اور ان پر بحث کر سکیں۔

2۔ اس عمل کے دوران نکل کر آنے والے مختلف اخلاقی مسائل پر بات کریں۔

3۔ خواتین اور بچوں پر تشدد کے حوالے سے ان کی ضرر پذیری (vulnerabilites) پر گفتگو کریں اور یہ بھی ڈسکس کریں کہ کس طرح ہمارے معاشرہ میں کچھ موضوعات پر بات کرنا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ جنسی نوعیت کا تشدد بھی انہی موضوعات میں سے ایک ہے جن کے بارے میں معاشرہ میں بات نہیں کی جاتی۔

سیشن 9: اختتامیہ

سیشن کا مقصد:

شرکاء کو ٹریننگ میں سیکھی گئی تمام مہارتوں کو دہرانے کا موقع فراہم کرنا اور ان سے ٹریننگ کے متعلق آراء (فیڈبیک) لینا

درکار مواد:

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، میٹا کارڈ، اور مارکر، ذاتی تجزیہ کا فارم، فیڈ بیک فارم

درکار وقت:

1 گھنٹہ

1۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ بڑے گروپ کے سامنے ٹریننگ سے سیکھی گئی ان مہارتوں میں سے ایک ایک کو باری باری بیان کریں جنہیں وہ اپنے کام/انٹرویو کے دوران استعمال میں لائیں گے۔

2۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ ٹریننگ کے مقاصد اور اپنی توقعات پر تبصرہ کریں اور ٹریننگ کے متعلق اپنی رائے دیں۔

3۔ ٹریننگ کے بعد جائزہ کے لئے شرکاء کو فیڈ بیک فارم اور ذاتی تجزیہ کا فارم دیں۔

سیکشن دوم: پاور پوائنٹ پریزنٹیشن

سیکشن دوم: پاور پوائنٹ پریزنٹیشن

تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں کو انٹرویو کرنے کا طریقہ کار

تربیتی مینول برائے پولیس

نشست کا عنوان:
تعارفی سیشن

تعارفی سیشن

- اپنا نام، عہدہ اور تفتیش میں اپنا تجربہ بتائیں

مینیول کا طریقہ کار

- گروہی مباحثہ
- اجتماعی طور پر سوچ و بچار کرنا
- گروپ ورک
- جوڑوں اور چھوٹے گروہوں کی شکل میں تبادلہء معلومات
- کیس سٹڈی پر مباحثہ
- لیکچر

مقاصد

- تشدد اور اس کے مختلف محرکات کی وضاحت کرتے ہوئے پولیس افسران کو تشدد سے متاثرہ افراد سے انٹرویو کرنے کے لئے تیار کرنا
- پولیس افسران کو مدد فراہم کرنا کہ وہ تشدد سے متاثرہ افراد کو انٹرویو کرنے کے مؤثر اور غیر مؤثر طریقوں میں فرق کو سمجھ سکیں

مقاصد

- پولیس افسران کو موقع فراہم کرنا کہ ان رکاوٹوں کی نشاندہی کر سکیں جن کا تعلق انسان کے رویوں اور سوچ سے ہوتا ہے جو کہ تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو انٹرویو کرنے کے دوران رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہے۔

- اس ٹریننگ سے متعلق آپ کے خدشات اور توقعات کیا ہیں؟
- اس ٹریننگ کے اصول وضوابط کیا ہوں گے؟
- اس ٹریننگ میں آپ کس طرح حصہ ڈالیں گے؟

نشست کا عنوان:

انٹرویو کیا ہے؟

انٹرویو کیا ہے؟

- انٹرویو کسی بھی تفتیش کے لئے بنیادی مرحلہ ہے۔اس کی مدد سے بہت سی معلومات حاصل کرنے کے ساتھ شواہد کے بارے میں بھی پتا چلایا جا سکتا ہے۔

انٹرویو

- معلومات حاصل کرنا
- انٹرویو دینے اور انٹرویو لینے والے کے درمیان باہمی تعاون کا تعلق
- متاثرہ فرد کو بے قصور تصور کرنا (جب تک کہ اس کا کوئی جرم نہ ہو)
- معتدل منصوبہ بندی یا تیاری
- مکمل یا جزوی علیحدگی کا موزوں ماحول

ہر قسم کے طبی اور قانونی کاروائی سے آگاہی ضروری ہے جو کہ انٹرویو اور انوسٹی گیشن کا حصہ ہے۔ دوران انٹرویو درج بالا امور سے متعلق معلومات میں کمی انوسٹی گیشن پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

انٹرویو کی اقسام

- **ابتدائی انٹرویو:** متاثرہ شخص کے ساتھ رابطہ کا پہلا موقع جب تشدد سے متعلق واقعہ کی ابتدائی معلومات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔
- **فالو اپ انٹرویو:** مناسب وقفہ کے بعد مکمل تفتیش کے لئے فالو اپ انٹرویو کیا جاتا ہے۔ تا کہ ان معلومات کو حاصل کیا جا سکے جن کو متاثرہ فرد پہلے بتانے سے رہ گیا تھا یا بتانا بھول گیا تھا۔ نیز فالو اپ انٹرویو میں متاثرہ فرد سے حاصل ہونے والی اضافی معلومات کی تصدیق بھی کرائی جاتی ہے۔

تشدد سے متاثرہ عورت یا بچے سے انٹرویو کرنا کسی دوسرے معاملے کی درخواست پر کیے جانیوالے انٹرویو سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟

- رائج معاشرتی پابندیوں کے باعث متاثرہ فرد کھل کر بات کرنے، تشویش کا اظہار کرنے حتٰی کہ فالو اپ انٹرویو دینے میں بھی مشکل محسوس کرسکتا ہے۔
- بسا اوقات تشدد جذباتی انتشار پیدا کرتا ہے جو کہ متاثرہ فرد کے لئے مزید پریشانی، الجھن اور دباؤ کا باعث بن سکتا ہے۔
- نوعیت کے اعتبار سے چونکہ جنسی حملہ بہت ناپسندیدہ واقعہ ہوتا ہے اس لئے دوران انٹرویو متاثرہ فرد اور افسر دونوں کو خاصی دشواری پیش آسکتی ہے۔

نشست کا عنوان :

تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کرنے کے رائج طریقے۔

رول پلے کرنا

- انٹرویو کرتے وقت آپ کو کیا چیز سب سے مشکل لگی؟
- انٹرویو دیتے وقت آپ کو کیا چیز سب سے مشکل لگی؟
- انٹرویو کے کوئی ایسے طریقے جنہیں آپ بہت مؤثر سمجھتے ہوں؟
- انٹرویو کے کوئی ایسے طریقے جنہیں آپ غیر مؤثر سمجھتے ہوں؟

رول پلے پر ڈسکشن کرنا

- کوئی اور بات جو دورانِ انٹرویو آپ کے مشاہدے میں آئی ہو؟
- انٹرویو کرنے والا پولیس آفیسر کن باتوں کو ذہن میں رکھ کر سوالات پوچھ رہا تھا؟
- اس کے سوالات کے انٹرویو دینے والے پر کیا اثرات پڑے؟
- انٹرویو کرنے والے کے حوالے سے ایسی کون سی باتیں ہیں جن کو مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟

رویہ، معلومات اور مہارتیں

- انٹریو کرنے والے کے پاس اِن معلومات کا ہونا بہت ضروری ہے:
  - خواتین اور بچوں پر تشدد کے مسئلے سے متعلق
  - انٹرویو کرنے کے طریقہ ہائے کار سے متعلق
  - طبی اور قانونی کارروائیوں سے متعلق
  - خواتین اور بچوں کی مخصوص ضروریات سے متعلق

- انٹرویو کرنے کے لئے اِن مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے:
  - کمیونیکیشن کی
  - انٹرویو کرنے کی
- انٹرویو کرنے والے کو ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیے:
  - جو تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کے خلاف ذاتی تعصّبات سے پاک ہو
  - جو ذاتی احساسات کو حقائق سے الگ کرنے میں مدد فراہم کرسکتا ہو
  - جو متاثرین پر یقین کرے اور ان کی عزت کرتا ہو

رویہ، معلومات اور مہارتیں

- انٹرویو کرنے والے کے لئے تینوں چیزیں (رویہ، معلومات اور مہارتیں) اہم ہیں:
  - درست رویہ ایک اچھے انٹرویو / ''انٹرویو کرنے والے'' کے لئے بنیاد کا کام کرتا ہے۔ لہٰذا اپنے رویہ کو سمجھنے کے لئے توجہ دینا ضروری ہے۔

نشست کا عنوان:

خواتین اور بچوں پر تشدد کو سمجھنا

"خواتین پر تشدد" کی تعریف کیا ہے اور اس کی مختلف شکلیں کون کون سی ہیں؟

بچوں پر تشدد کیا ہے اور اس کی مختلف شکلیں کون کون سی ہیں؟

صنفی بنیادوں پر تشدد

- عوامی یا نجی طور پر کیا جانے والا کوئی بھی ایسا اقدام جو عورت کے لئے عورت ہونے کی وجہ سے اور مرد کے لئے مرد ہونے کی بنا پر جسمانی، جنسی یا نفسیاتی نقصان یا ایذاء کا باعث بنے یا بن سکتا ہو، بشمول ایسے اقدام کی دھمکیاں دینا، ناجائز دباؤ کے تحت یا جبری طور پر آزادی سے محروم کرنا وغیرہ۔

صنفی بنیادوں پر تشدد

- صنفی بنیادوں پر ہونے والے تشدد میں خاندان کے اندر پیش آنے والا جسمانی، جنسی اور نفسیاتی تشدد جس میں مارنا پیٹنا، جنسی استحصال، خاندان کے اندر بچے کے ساتھ جنسی زیادتی، جہیز کے نام پر تشدد، ازدواجی جنسی زیادتی، عورتوں کے نازک اعضاء کا کاٹنا اور عورتوں کو ایذا دینے والے دیگر روایتی اقدامات، اور کسی بھی حوالے سے کیا جانے والا استحصال اسی صنفی تشدد کے زمرے میں آتا ہے۔

صنفی بنیادوں پر تشدد

- معاشرے میں پیش آنے والا جسمانی، جنسی اور نفسیاتی تشدد کا کوئی واقعہ جس میں زنا بالجبر، جنسی استحصال، جنسی ایذاء، کام کے دوران، تعلیمی اداروں یا کسی اور جگہ پر ہراساں کرنا، عورتوں کی غیر قانونی نقل وحمل اور جبری جسم فروشی شامل ہیں۔
- جسمانی، جنسی اور نفسیاتی تشدد جو ریاستی یا ادارہ جاتی سطح پر ہو

گھریلو تشدد

- ایسے اقدامات جو خاندان کا کوئی فرد دوسرے فرد کو قابو میں رکھنے، اسے ڈرانے، شرمندہ کرنے یا اس پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے کرے، گھریلو تشدد کہلاتا ہے۔
- جن میں مندرجہ ذیل اقدامات شامل ہو سکتے ہیں:

جسمانی گھریلو تشدد: (مارنا، پیٹنا، تھپڑ رسید کرنا، دھکیلنا وغیرہ)

جذباتی گھریلو تشدد: (مسلسل تنقید کا نشانہ بنانا، دھونس جمانا، دھمکی دینا، بے عزتی کرنا وغیرہ)

معاشی گھریلو تشدد: (گھر کے کسی ایک فرد کا دوسرے فرد کے روپے پیسے اور دیگر مالی وسائل پر مکمل یا جزوی طور پر اپنا اختیار چلانا وغیرہ) یا

جنسی گھریلو تشدد: (زبردستی جنسی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرنا)

جنسی حملہ / زنا بالجبر

- جنسی حملے / زنا بالجبر سے مراد ہے کہ کسی فرد کا دوسرے کی مرضی کے خلاف جنسی تعلقات قائم کرنا یا اس کی کوشش کرنا ہے۔

بچے کا استحصال

- اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کے کنونشن (جس کی پاکستان نے دستخط کر کے توثیق کی ہے) کے مطابق 18 سال سے کم عمر کا ہر فرد بچہ ہے۔
- سرپرست، بچے کی دیکھ بھال کرنے اور ذمہ داری اٹھانے والے اداروں کی جانب سے کوئی بھی ایسا عمل جس کے نتیجے میں بچے کو بالواسطہ یا بلا واسطہ ایذا پہنچے یا اس کو محفوظ اور صحت مند طریقے سے سن بلوغت تک پہنچانے والے عوامل کو نقصان پہنچے استحصال کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ استحصال میں ہر وہ عمل بھی شامل ہے جو کہ کسی بچے کو اس کے حق سے محروم کرے۔

بچے کے استحصال کی اقسام

- **جذباتی استحصال:** مستقل بدسلوکی بچے کی جذباتی نشوونما پر شدید طور پر اثر انداز ہو سکتی ۔ استحصال کی اس قسم میں بدسلوکی کے ساتھ ساتھ تمام ایسے اعمال شامل ہیں جن کی وجہ سے بچے کو یہ احساس پیدا ہو کہ وہ غیر اہم، بے کار ہے اور پیار کے لائق نہیں۔
- **جسمانی استحصال:** جب کوئی فرد جان بوجھ کر بچے کو زخمی کرے یا اسے زخمی کرنے کی دھمکی دے

بچے کے استحصال کی اقسام

- **نظرانداز کرنا:** اس سے مراد بچے کی بنیادی جسمانی اور نفسیاتی ضروریات کی مستقل طور پر غیر فراہمی ہے جس کی وجہ سے بچے کی صحت اور بڑھنے کے عمل میں خرابی پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ کسی کو دانستہ طور پر تحفظ فراہم نہ کرنا یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے بچہ نظرانداز ہو یا کوئی ایسا ضروری کام نہ کرنا جو بچے کے حوالے سے کیا جانا ضروری ہو۔ درج بالا تمام نکات ''نظرانداز'' کرنے میں آتے ہیں۔

بچے کے استحصال کی اقسام

- بچے کے جنسی استحصال کی تعریف یوں بیان کی جاتی ہے 'ایسی سرگرمی جس میں کوئی جوان یا بالغ بچہ اپنے سے کم عمر بچے کا استعمال جنسی مقاصد کے لئے کرے۔
- یہ استحصال چھونے، ہاتھ پھیرنے، بوس وکنار کرنے، بچے کی شرمگاہ کو دیکھنے، بچے کو جنسی اشتعال انگیز مواد دکھانے، بچے کو اپنی شرمگاہ مس کروانے یا دکھانے، بچے کے ساتھ جنسی اشتعال انگیزی اور بدفعلی کرنے کی شکل میں ہوسکتا ہے۔

پاکستان کا عہد

- CEDAW
- SOPs
- UNCRC
- غیرقانونی انسانی نقل وحمل کے خلاف تحفظ دینے اورکنٹرول کرنے کا آرڈی نینس، 2002
- تحفظ نسواں ایکٹ (2006)
- کام کی جگہ پر ہراساں کئے جانے سے تحفظ کا قانون (The Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010)

تشدد کے اعداد و شمار

- ساحل کی رپورٹ 'ظالمانہ اعداد و شمار' کے مطابق بچوں پر جنسی تشدد کے 2012 کیسز دیکھنے میں آئے۔ ساحل کے یہ اعداد و شمار ذرائع ابلاغ اور MLO کی رپورٹس سے اکٹھے کئے گئے۔ اس کے علاوہ ان کیسز میں وہ واقعات بھی شامل ہیں جو کہ ساحل نے 2009 میں خود دیکھے۔
- اس تحقیق کے مطابق ہر روز 3.3 بچے جنسی زیادتی کا نشانہ بنتے ہیں۔

تشدد کے اعداد وشمار

- یونیسیف کے 2005 کے ایک مطالعہ کے مطابق 3500 بچوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس کو جسمانی سزا نہ ملی ہو۔سزا کی عمومی اقسام میں بچے کو کسی چیز (جوتے، اینٹ، لوہے کے راڈ، چاقو وغیرہ) سے ضرب لگانا، تھپڑ مارنا، لات مارنا، مکا مارنا، بال کھینچنا شامل ہیں۔

تشدد کے اعداد وشمار

- ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر دو گھنٹے میں ایک عورت کو جنسی زیادتی (زنا بالجبر) کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ہر روز تقریباً تین عورتیں 'چولہا پھٹنے' کے واقعات میں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ (http://www.hrw.org/campaigns/pakistan.html,2010)
- سال 2009 میں اغواء کے کُل 1987 واقعات، گھریلو تشدد کے 608 واقعات، غیرت کے نام پر قتل کے 604 واقعات، انفرادی اور اجتماعی جنسی زیادتی کے 928 واقعات، جنسی حملے کے 274 واقعات ، تیزاب پھینکنے کے 53 واقعات اور جلائے جانے کے 50 واقعات کو رپورٹ کیا گیا۔

(Violence against Women in Pakistan: A Qualitative Review of Statistics for 2009, Aurat Foundation)

عورتوں پر تشدد کے اعداد و شمار 2009

ماخذ: نیشنل پولیس بیورو

Category of crimes		Punjab	Sindh	KP	Balochistan	Islamabad	Railways	Gilgit Baltistan	AJK	Total
Domestic Violence	Murder	680	216	145	37	25	0	0	2	1105
	Beating	692	137	53	18	8	0	1	0	909
	Any other	247	33	46	3	0	0	0	0	329
Honor Killing		198	144	29	46	0	0	2	0	419
Burning	Acid	23	2	0	0	0	0	0	0	25
	Stove	6	0	0	0	0	0	0	0	6
Vini		6	0	3	0	0	0	0	0	9

Category of crimes		Punjab	Sindh	KP	Balochistan	Islamabad	Railways	Gilgit Baltistan	AJK	Total
Sexual Violence	Rape	1837	183	35	17	0	0	0	0	2094
	Gang rape	164	16	4	0	0	1	2	19	107
	Custodial	0	0	0	0	0	0	1	2	0
	Incest	7	0	0	0	1	0	0	0	8
Harassment at work place	Physical	0	25	72	25	0	0	0	0	123
	Sexual	118	46	0	0	0	0	0	1	166
	Psychological	0	0	0	0	0	0	0	0	0
Any other violence not listed above		2877	475	302	62	65	6	25	192	4070
Total		6955	1977	691	198	73	9	31	216	9050

عورتوں کے خلاف تشدد کے اعداد وشمار

اکتوبر 2010 تک

Category of crimes		Punjab	Sindh	KP	Balochistan	Islamabad	Railways	Gilgit Baltistan	AJK	Total
Domestic Violence	Murder	584	147	134	20	5	0	3	3	896
	Beating	568	67	47	13	8	0	0	4	707
	Any other	161	49	30	0	0	0	0	0	240
Honor Killing		175	111	30	16	0	0	1	0	333
Burning	Acid	14	0	0	1	0	0	0	0	25
	Stove	1	0	0	0	0	0	0	0	0
Vini		4	0	1	0	0	0	1	4	5

Category of crimes		Punjab	Sindh	KP	Balochistan	Islamabad	Railways	Gilgit Baltistan	AJK	Total
Sexual Violence	Rape	1647	143	53	11	2	0	0	4	1861
	Gang rape	148	41	2	1	0	0	1	3	196
	Custodial	0	0	0	0	0	0	0	0	0
	Incest	0	1	0	0	0	0	0	0	1
Harassment at work place	Physical	0	24	61	6	0	2	0	0	93
	Sexual	69	34	0	2	0	2	0	0	107
	Psychological	0	0	0	0	0	0	0	0	0
Any other violence not listed above		2399	63	97	33	28	6	0	35	2661
Total		5770	680	456	103	53	10	5	49	7126

عالمی معاہدے

پاکستان جن عالمی دستاویزات کا دستخط کنندہ ہے:

- اقوام متحدہ کا بچوں کے حقوق کا کنونشن
  United Nation Convention on Child Rights (1992)
- اقوام متحدہ کا عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کا اعلامیہ (1993)
- اقوام متحدہ کا عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن
  Convention on the Elimination of All forms of Discrimination against Women (1979)

عالمی معاہدے

- 'چوتھی عالمی کانفرنس برائے خواتین' (بیجنگ 1995) میں قانونی چارہ جوئی کے لئے پلیٹ فارم کی منظوری دی گئی۔
- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 5 تا 9 جون 2010ء کو نیویارک میں ہونے والے 23 ویں غیر معمولی اجلاس میں مزید اقدامات اور قانونی چارہ جوئی کے لئے بیجنگ اعلامیہ اور پلیٹ فارم قانونی چارہ جوئی کو لاگو کرنے کی قرارداد منظور کی گئی۔

موجودہ حیثیت

- عورتوں کے لئے قانونی چارہ جوئی کا قومی منصوبہ National Plan of Action for Women (2000) اور بچوں کے لئے قانونی چارہ جوئی کا قومی منصوبہ National Plan of Action for Children 1990, 2004, 2005، پاکستان کی تیار کردہ قرار دادیں ہیں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: گھریلو تشدد صرف نچلے درجے کے معاشرتی طبقوں میں ہوتا ہے۔

حقیقت: گھریلو تشدد صرف نچلے درجے کے معاشرتی طبقوں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ کسی بھی طبقے کی عورت کے ساتھ پیش آسکتا ہے۔ چونکہ اس معاشرتی مسئلے کو چھپایا جاتا ہے اور اس پر کھل کر بات نہیں کی جاتی اس لئے کچھ طبقوں کے بارے میں یہ رائے پائی جاتی ہے کہ وہاں پر گھریلو تشدد نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ معاشرہ کے تمام طبقات میں پایا جاتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: اپنی بیوی کو کبھی کبھار تھپڑ مارنا تشدد کے زمرے میں نہیں آتا۔

حقیقت: کسی مرد کی طرف سے جان بوجھ کر کیا گیا کوئی بھی ایسا فعل جو دوسرے کے لئے جسمانی یا جذباتی اذیت کا باعث بنے، تشدد کے زمرے میں آتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: اگر کبھی کبھار مارا جائے تو عورت اس کو برا نہیں سمجھتی ۔

حقیقت: کوئی بھی مار کھانا پسند نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ اگر خواتین خود کو الزام دیتی ہوں کہ وہ اپنے خاوند کو غصہ دلاتی ہیں اور خاوند کے رویے کے بارے میں شکایت بھی نہیں کرتی ہوں لیکن تب بھی وہ مار کھانا پسند نہیں کرتیں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: مرد فطری طور پر غصے والا ہونے کی وجہ سے اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ سکتا۔

حقیقت: کوئی بھی انسان اگر کوشش کرے تو اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔کسی کو مارنا فطری عمل نہیں بلکہ دیگر رویوں کی طرح یہ رویہ بھی سیکھے جانے والا رویہ ہے۔ بہت سے مرد ہیں جنہیں غصہ ضرور آتا ہے لیکن وہ متشدد نہیں ہوتے ۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: کچھ عورتیں (مردوں کو) خود ہی غصہ دلاتی ہیں اور پٹنے کی 'مستحق' ہوتی ہیں

حقیقت: کسی کا بھی رویہ مرد کو غصہ دلا سکتا ہے تاہم کبھی کوئی پیٹے جانے کا 'مستحق' نہیں ہوتا۔ جب مرد اپنے غصہ کے باعث مارنے پیٹنے تک آ جائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے متّشد د طرزِ عمل کو قابو میں نہیں رکھ سکا اور اس نے اپنے غصے کا اظہار پر تشدد طریقے سے کیا۔ مرد کے پاس ہمیشہ یہ اختیار موجود ہوتا ہے کہ وہ تشدد سے کام لے یا مسئلے کو کسی اور طریقے سے حل کرے۔ بہت سے مرد ایسے ہیں جن کا انتخاب تشدد نہیں ہوتا۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: گھریلو تشدد کی وجہ دراصل ذہنی دباؤ ہوتا ہے۔ جیسا کہ بے روزگاری، مالی مسائل وغیرہ۔

حقیقت: ان مسائل کی وجہ سے تشدد کا واقعہ ہو تو سکتا ہے لیکن یہ تشدد کی اصل وجوہات نہیں ہوسکتیں۔ تشدد کی وجہ دراصل اختیار، کنٹرول اور طاقت جتلانا ہوتی ہے۔ اگر تشدد کی محض یہی وجوہات ہوتیں تو متشدد خاوند صرف بیوی پر ہی تشدد نہ کرتا بلکہ ہر ایک کے ساتھ لڑتا جھگڑتا۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: گھریلو تشدد معاشرتی نہیں بلکہ نجی معاملہ ہے۔

حقیقت: گھریلو تنازعات صرف اس صورت میں ہی نجی ہوتے ہیں جب میاں بیوی ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے بغیر ان مسائل کو حل کر سکتے ہوں۔ جب وہ حدوں کو پار کر جاتے ہیں تو عوامی معاملات بن جاتے ہیں اور باہر کے فرد کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ مداخلت کرے۔ بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کے ہاتھوں پٹتی رہتی ہیں اور لوگ محض اس وجہ سے ان کی مدد کرنے کو تیار نہیں ہوتے کیونکہ وہ گھریلو تشدد کو نجی معاملہ سمجھتے ہیں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: جنسی حملہ مخصوص قسم کی عورتوں پر ہی ہوتا ہے۔

حقیقت: عورت کی ایسی کوئی 'قسم' نہیں ہوتی۔ ہر عمر، رنگ ونسل، علاقے اور عادتوں والی خواتین جنسی حملے کا شکار ہوتی ہیں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: عورتیں اپنے (جنسی اشتعال انگیز) لباس کی وجہ سے جنسی حملے کا شکار ہوتیں ہیں۔

حقیقت: زنا بالجبر کا اس بات سے کیا تعلق کہ عورت نے کس طرح کا لباس پہنا ہوا ہے؟ رپورٹس کے مطابق برقعہ پوش عورتیں، لڑکیاں، اور اپنے گھر میں موجود عورتیں بھی جنسی زیادتی کا نشانہ بن سکتی ہیں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: زنا بالجبر کرنے والا اپنی جنسی ہوس پر قابو نہ پاسکنے کی وجہ سے اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

حقیقت: اگر زنا بالجبر کی وجہ جنسی محرومی ہی ہوتی تو شادی شدہ مرد حضرات کبھی بھی یہ جرم نہ کرتے۔ زنا بالجبر دراصل طاقت کے بل پر کیا جانے والا ایک جرم ہے جو عموماً بدلہ لینے کے ہتھیار کے طور پر، عورت یا اس کے خاندان کو ذلیل کرنے کے لئے سوچ سمجھ کر اور منصوبہ بنا کر کیا جاتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: بچوں پر ہونے والا جنسی تشدد کچی آبادیوں اوران پڑھ لوگوں کا مسئلہ ہے۔

حقیقت: پوری دنیا میں کی جانے والی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ بچوں پر جنسی تشدد کسی بھی سماجی اور تعلیمی قابلیت کے خاندانوں میں ہوسکتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: لڑکے کبھی جنسی تشدد کا شکار نہیں ہوسکتے۔

حقیقت: لڑکے بھی لڑکیوں کی طرح جنسی تشدد کا شکار ہوسکتے ہیں لڑکیاں زیادہ تر اپنے جاننے والوں سے تشدد کا شکار ہوتی ہیں جبکہ لڑکوں کے ساتھ جنسی تشدد زیادہ تر گھر سے باہر ہوتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: جنسی بد فعلی میں بعض اوقات بچے / بچی کی اپنی غلطی ہوتی ہے

حقیقت: بچے کے ساتھ ہونے والی جنسی زیادتی میں متاثرہ بچے کی غلطی نہیں ہوتی بچوں کا کسی کے ساتھ جنسی معاملات میں تعلق نہیں ہوتا جب تک کہ ان سے یہ تعلق قائم نہ کروایا جائے یا تعلق قائم کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ اگر وہ اس فعل سے لطف اندوز ہوں بھی تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ غلطی ان کی ہے۔ بعض اوقات بچہ جنسی زیادتی کرنے والے کے پاس واپس اس لئے جاتا ہے کیونکہ اس نے بچے کو پیسے یا کوئی تحفہ وغیرہ دیا ہوتا ہے۔ تاہم قصوروار اب بھی بڑا شخص ہی ہوتا ہے جو بچے کی معصومیت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: جنسی تشدد کرنے والے عموماً بچے کے لئے اجنبی ہوتے ہیں۔

حقیقت: بچے عموماً جنسی زیادتی کرنے والے کو جانتے ہیں۔ زیادہ تر جنسی زیادتی وہی لوگ کرتے ہیں جن پر بچے اعتماد کرتے ہوں اور جن کی عزت کرتے ہوں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: کم سن بچے جنسی بدفعلی کا شکار نہیں ہوتے بلکہ یہ فعل صرف بڑے بچوں کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔

حقیقت: یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ دو ماہ کے کم سن کے ساتھ بھی جنسی زیادتی کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق 6 سے 10 سال کے بچوں کو جنسی زیادتی کا سب سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: جنسی تشدد کرنے والے ابنارمل دکھائی دیتے ہیں اور ذہنی بیمار ہوتے ہیں۔

حقیقت: تقریباً تمام تشدد کرنے والے نارمل ہوتے ہیں اور یہ امیر، غریب، پڑھے لکھے، اور ان پڑھ کوئی بھی ہوسکتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو معاشرے میں معزز اور ذمہ دار افراد ہوتے ہیں اور لوگ ان پر مکمل طور پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ جج، استاد، ڈاکٹر، نرس اور وکیل بھی ہوسکتے ہیں۔

مفروضے بمقابلہ حقائق

مفروضہ: بچے تشدد کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اور زیادہ تر کہانیاں بناتے ہیں۔

حقیقت: بچے کو تشدد پر بات کرنے کے لئے بہت حوصلہ چاہیے ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ زیادہ تر کیسز میں بچے تشدد کو رپورٹ ہی نہیں کرتے۔

گھریلو تشدد کا چکر

تھری سٹیج ماڈل (Three Stage Model)

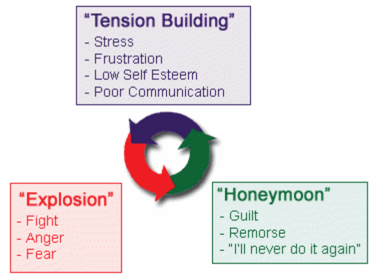

- تناؤ کی کیفیت
- اشتعال یا مار کٹائی
- ہنی مون، پُرسکون وقت، معذرت یا پیار بھری مصالحت

اشتعال (جارحیت) والے عرصہ کے دوران پولیس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

اور ہنی مون دور میں خطا کا اعتراف اور معافی تلافی کی کوششیں ہو سکتی ہیں۔

فائٹ یا فلائٹ سینڈروم

کوئی بھی ذہنی دباؤ والی صورت یہ حالت پیدا کر سکتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی جذباتی یا جسمانی نوعیت کے خطرہ کے باعث متاثرہ شخص خود کو (غیر متوقع طور پر) شدید دباؤ کی حالت میں محسوس کرے۔ یہ خطرہ حقیقی بھی سکتا ہے یا حقیقی جیسا لگ سکتا ہے۔ بہرحال متاثرہ شخص کا جسم اس صورت کے مطابق ہی ردعمل ظاہر کرتا ہے۔

فائٹ یا فلائٹ سینڈروم

- اس کا شکار کوئی بھی شخص ہوسکتا ہے مثلاً متاثرہ فرد، پولیس افسر وغیرہ۔
- اس خوف کی وجہ سے مشکوک شخص کا حلیہ غیر واضح ہوسکتا ہے۔
- متاثرہ شخص شاید اس طرح کی باتیں سوچ رہا ہو:
  - کیا میں زندہ رہوں گا/رہوں گی؟
  - میں اپنے خاوند/بیوی یا اپنے گھر والوں کو کیسے بتاؤں گا/ گی؟
  - کیا وہ میرا یقین کر لیں گے؟
  - میں ہی کیوں۔۔۔میں ہی کیوں؟؟؟

عورتوں پر تشدد کے ممکنہ اثرات

- شدید جذباتی ابھار (خوف، اداسی، بے چینی، دباؤ غصہ وغیرہ)
  - خوف
  - شدید غصہ
  - دباؤ
  - صدمہ (Trauma)
  - بے بسی/بے کسی
  - ناامیدی

تشدد کے ممکنہ اثرات

- نفسیاتی مسائل تناؤ (ڈپریشن)، بے چینی، صدمہ وغیرہ۔
  - ازدواجی تعلقات میں عدم اطمینان
  - مباشرتی مشکلات
  - عزت نفس میں کمی
  - شرمندگی محسوس کرنا
  - اپنی زندگی پر اختیار میں کمی
  - عدم تحفظ

تشدد کے ممکنہ اثرات

- جسمانی علامات (سونے اور کھانے میں مشکلات، سردرد، اندرونی زخم، مختلف قسم کی تکالیف اور درد وغیرہ۔
- تشدد کے باعث جسمانی یا صحت سے متعلقہ مسائل (زخمی، حمل کا گرنا وغیرہ)۔
- معاشرتی مشکلات (تنہائی، تعلقات میں اعتماد کی کمی)۔
- بچوں کی پرورش میں مشکلات۔
- توجہ مرکوز کرنے میں مشکلات۔

تشدد کے ممکنہ اثرات

- خودکشی کے خیالات
- ممنوعہ / نشہ آور ادویات کا استعمال

بچوں پر جنسی تشدد کے ممکنہ اثرات

جسمانی اثرات:

- مختلف انفیکشن، خارش، نشانات، کٹ، چیر (شرم گاہ والی جگہ پر)
- معدے اور پیٹ کے مسائل
- جنسی اعضا سے اخراج
- جنسی بیماری

بچوں پر جنسی تشدد کے ممکنہ اثرات

- نیند میں خلل، بستر گیلا کرنا، ڈراؤنے خواب
- غیر موزوں عمر میں جنس سے متعلق آگاہی یا اپنے جسم، کھلونوں یا بڑوں کے ساتھ جنسی حرکات کرنا، تانک جھانک
- ممنوعہ / نشہ آور ادویات کا استعمال
- اپنی عمر سے بڑوں کے ساتھ بہت زیادہ وقت گزارنا
- چلنے میں دشواری
- کھانے میں مسائل

بچوں پر جنسی تشدد کے ممکنہ اثرات

- تعلیمی کارکردگی میں خرابی (تنزلی)
- اعتماد کا کھونا
- خوف/ڈر خاص کر بڑی عمر کے مخصوص لوگوں اور مخصوص مقامات سے
- بہت چھوٹے بچے کا سا رویہ اپنانا
- پرتشدد ہونا (غصے میں اضافہ)/زیادہ رونا
- خودکشی کا سوچنا یا کوشش کرنا
- تعلقات میں مشکلات

Post Traumatic Stress Disorder (PTSD)

(سانحہ کی وجہ سے ہونے والے ذہنی یا مزاج کی خرابی کے اثرات)

- ایک ایسا ذہنی اضطراب جیسے کسی خوفناک واقعہ کو دیکھ کر یا اس سے گذرنے کی صورت میں بعض لوگ محسوس کرتے ہیں۔
- PTSD کے حامل افراد خطرے میں نہ بھی ہوں تو دباؤ یا خوف محسوس کرتے رہتے ہیں۔

Post Traumatic Stress Disorder (PTSD)

- یہ علامات پہلی بار ویت نام جنگ لڑنے والے افراد میں ظاہر ہوئیں
- جسمانی یا جنسی حملے، استحصال، حادثوں، آفات/سانحات اور بہت سے دوسرے بڑے واقعات سے متاثرہ افراد میں بھی یہ علامات دیکھی گئی ہیں
- ایسے افراد میں بھی ظاہر ہو سکتی ہیں جو خود تو کسی بڑے حادثے/صدمے سے نہ گزرے ہوں تاہم انہوں نے اپنے کسی پیارے کو اس تجربے سے گزرتے دیکھا ہو۔

Post Traumatic Stress Disorder (PTSD)

اس کی علامات کے تین سیٹ دیکھنے میں آئے ہیں:

1۔ سانحہ دوبارہ ہوتا ہوا محسوس کرنا
2۔ اجتناب کرنے (دور رہنے) کی علامات
3۔ کسی بات کے ردعمل میں غیر معمولی جذباتی پن

Post Traumatic Stress Disorder (PTSD)

1۔ سانحہ دوبارہ ہوتا ہوا محسوس کرنا:

- فلیش بیک (منظر کا آنکھوں کے سامنے پھرنا)
- ایسا محسوس کرنا کہ سانحہ دوبارہ واقعہ ہو رہا ہے۔ساتھ ہی ساتھ جسمانی
- علامات جیسے دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، پسینے آنا
- برے خواب
- ڈراؤنے خیالات

Post Traumatic Stress Disorder (PTSD)

2۔ اجتناب کرنے (دور رہنے) کی علامات:

- صدمہ یاد دلانے والے مقامات، واقعات یا چیزوں سے دور رہنا
- جذباتی طور پر بے حسی محسوس کرنا
- شدید احساس جرم، تناؤ (ڈپریشن) یا پریشانی کی حالت میں ہونا
- پسندیدہ مشغلوں (سرگرمیوں) میں دلچسپی کھو دینا
- سانحہ کے واقعات یاد کرنے میں دشواری

Post Traumatic Stress Disorder (PTSD)

3۔کسی بات کے ردعمل میں غیر معمولی جذباتی پن:

- فوراً چونکنا
- دباؤ یا خطرہ محسوس کرنا
- سونے میں مشکلات، اور/ یا شدید غصہ کا اظہار

PTSD کی تشخیص کیسے کی جاتی ہے؟

- کسی شخص میں PTSD پائے جانے کے لئے مندرجہ ذیل تمام باتوں کا کم از کم ایک ماہ تک موجود رہنا ضروری ہے۔
  - کم از کم ایک بار سانحہ دوبارہ واقعہ ہوتا محسوس کرنا
  - 'اجتناب کرنے (سیٹ نمبر 2)' کی کم از کم تین علامات
  - 'کسی بات کے ردعمل میں غیر معمولی جذباتی پن' کی کم از کم دو علامات
  - روزمرہ کے کاموں میں مشکلات کا درپیش ہونا جیسے سکول جانے یا سکول کا کام کرنے میں، دوستوں کے ساتھ رہنے میں، اور اپنے اہم امور پر توجہ دینے میں

نشست کا عنوان:
ذاتی رکاوٹیں اور تعصب

کہانی مکمل کریں۔ ۔ ۔

- کہانی مکمل کرنا آپ کو کیسا لگا ؟
- آپ کے گروہ میں کس قسم کی گفتگو ہوئی ؟
- کہانی کو یہ رخ دینے/اس طرح ختم کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

تعصب

- ایسا طرزِ عمل جس میں انفرادی سطح پر اور گروہی سطح پر افراد کو موقع فراہم کرنے یا برابری کے حقوق دینے سے انکار کیا جائے ۔متعصب لوگوں کا متعصّبانہ طرزِ عمل عموماً امتیازی برتاؤ کا باعث بنتا ہے۔

تعصب

- تعصب سے مراد کسی فرد یا طبقے کی دوسری ثقافت اور نسل سے تعلق رکھنے والے فرد یا افراد کے متعلق غیر تصدیق شدہ بنیادوں پر قبل از وقت منفی رائے کا ہونا۔ یہ منفی رائے عموماً مختلف النسل وثقافت، مذہبی اقلیتوں یا صنف سے متعلق ہوتی ہے۔
- کسی ثقافتی / صنفی ، مذہبی، یا لسانی اقلیتوں کے خلاف تعصب جس طرح کی عداوت کو جنم دیتا ہے اور جس طرح کی تفریق اس کے نتیجے میں پیدا ہوسکتی ہے ۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس طرح کی عداوت اور تفریق نسل انسانی کے لئے بڑے بڑے مصائب اور تکلیفوں کا باعث بنی ہے۔

عام طور پر ہمارے معاشرے میں کن گروہوں کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے؟

کیا محکمہ پولیس کے خلاف بھی کسی طرح کا تعصب پایا جاتا ہے؟
اگر ہاں تو کس طرح کا؟

کیا محکمہ پولیس میں کام کرنے والے افراد بھی دوسرے گروہوں کے خلاف تعصب رکھ سکتے ہیں۔ اگر ہاں تو کن گروہوں کے خلاف اور کس طرح کا تعصب؟

تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کے عمل میں تعصب کس طرح اثر انداز ہوسکتا ہے؟

ایسے کون کون سے گروہ (گروپ) یا افراد ہیں جن کے خلاف آپ میں تعصب موجود ہے اور جو انٹرویو کے عمل پر اثر انداز ہو سکتا ہے؟

آپ اس پر قابو پانے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

عنوان نشست:

کمیونیکیشن اور کمیونیکیشن کے اوزار

کمیونیکیشن کیا ہے اور انٹرویو کے دوران اس کی کیا اہمیت ہے؟

افراد کے درمیان باہمی کمیونیکیشن

افراد کے درمیان باہمی کمیونیکیشن میں تین عناصر/عوامل کارفرما ہوتے ہیں:

- بات کرنے والا (پیغام، لہجہ، استعمال کی جانے والی زبان، آواز کا اتار چڑھاؤ، الفاظ، انداز، جسمانی حرکات وسکنات)
- سننے والا (توجہ، بات کو سمجھنا، انداز، جسمانی حرکات وسکنات)
- ماحول (شور، درجہ حرارت، آرام، رازداری وغیرہ)

کمیونیکیشن کوئز

آپ کے خیال کے مطابق بالمشافہ رابطے کے دوران الفاظ، لہجہ اور جسمانی حرکات وسکنات میں سے نیچے دی گئی شرح کے مطابق کس کی کتنی اہمیت ہے؟

55%

38%

7%

کمیونیکیشن

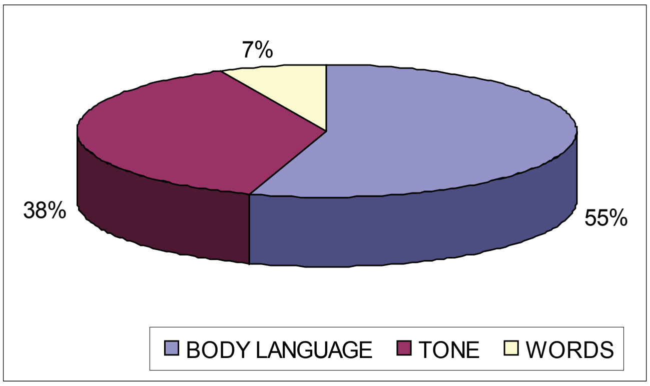

تشدد سے متاثرہ فرد کا انٹرویو لیتے وقت کون کون سی رکاوٹیں حائل ہوسکتی ہیں؟

سننے کے عمل میں رکاوٹیں

- بات کرنے والا بول رہا ہو تو دوران گفتگو قطع کلامی کرنا:

بات کرنے والے کے خیالات کے تسلسل کو توڑنا

- بات کے ساتھ اپنی بات ملانا:

اسی جیسی اپنی ایک روداد سنانا شروع کردینا

سننے کے عمل میں رکاوٹیں

- اندازہ لگانا:

بات کو نہ سننا اور اپنے طور پر اندازہ
لگا لینا کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے یا کہا
جائے گا اس کے متعلق میں پہلے
سے ہی جانتا ہوں۔

سننے کے عمل میں رکاوٹیں

- جواب کی تیاری کرنا:

بات سننے کے بجائے یہ سوچنے لگ جانا
کہ جواب میں کیا کہا جائے۔

سننے کے عمل میں رکاوٹیں

- خالی ذہن سے سننا:

بولنے والے کی طرف دیکھنا لیکن
دھیان کسی اور طرف ہونا ۔

سننے کے عمل میں رکاوٹیں

- تنگ نظری کے ساتھ سننا:

اپنے ذاتی تعصّبات کی وجہ سے بولنے والے
کی کوئی بات نہ سننا ۔

کمیونیکیشن کے اوزار

انٹرویو کے کسی بھی مرحلے میں استعمال میں لائے جا سکتے ہیں :

- دوران انٹرویو 'حوصلہ افزائی کرنے والے چھوٹے چھوٹے عوامل' یا 'گفتگو کو بڑھاوا دینے والے چھوٹے چھوٹے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ ایسی چیزوں کی وجہ سے کمیونیکیشن میں بہت سہولت ہو سکتی ہے۔

کمیونیکیشن کے اوزار

حوصلہ افزائی کرنے والے چھوٹے چھوٹے عوامل درج ذیل ہو سکتے ہیں:

- دوران گفتگو سر کے اشارے سے بتانا کہ آپ غور سے سن رہے ہیں
- بولنے والے کے لب ولہجہ سے اور بات کرتے ہوئے چہرے پر بننے والے اثرات سے مطابقت پیدا کرنا

کمیونیکیشن کے اوزار

- دوران گفتگو ساتھ ساتھ کہتے جانا 'اچھا اچھا'، 'واقعی'، 'اچھا پھر'، 'ٹھیک ٹھیک' وغیرہ

کمیونیکیشن کے اوزار

مناسب لب ولہجہ اورجسمانی حرکات وسکنات کا استعمال کرنا (آنکھوں کا ربط، دوران گفتگو بیٹھنے کا انداز، دیگر اشارے)

کمیونیکیشن کے اوزار

- ہمدردی کا جذبہ رکھنے کے بجائے ہم دوسروں کے دکھ کو محسوس کریں۔ہم متاثرہ فرد کے احساس کو سمجھیں ۔اس طرح کوئی بھی اہلکار متاثرہ فرد کے احساسات اور اس کے ردعمل کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔جبکہ ہمدردی سے مراد دوسرے فرد پر ترس کھانا ہے۔ہمدردی کے جذبے کے تحت جب اہلکار کسی متاثرہ فرد سے بات کرے گا تو متاثرہ شخص کی طرف اس کا ہمدری کا رجحان پیدا ہو جائے گا اور وہ (اہلکار) ٹھیک طور پر متاثرہ فرد کی مدد نہیں کر سکے گا۔

کمیونیکیشن کے اوزار

OPEN ENDED سوالات ایسے جملوں سے شروع ہوتے ہیں:

- جب آپ۔۔۔؟
- آپ کہاں۔۔۔؟
- آپ کیوں۔۔۔؟
- اس کے بعد کیا ہوا۔۔۔؟
- اس کے متعلق آپ کو کیا محسوس ہوا۔۔۔؟
- کون شامل تھا؟

کمیونیکیشن کے اوزار

Cue Questions (وضاحت جاننے کے لئے سوالات):

- اس سے مراد ملنے والی معلومات کو مزید واضح کرنا ہے۔ مثال کے طور پر اس طرح کے سوالات ؛ 'آپ نے کہا اس نے آپ کو دفتر میں بلایا، وہاں اور کون کون موجود تھا؟' یا 'آپ نے کہا وہ غصہ میں تھا، کیا کہہ رہا تھا وہ؟'

کمیونیکیشن کے اوزار

بیان کو اکٹھا کرنا اور احساسات کی عکاسی کرنا:

- بولنے والے کی گفتگو کے دوران اس کے اہم/مرکزی احساسات کا کو جاننا اور سمجھنا
- مرکزی/اہم پیغام کو جاننا
- اوپر بیان کردہ دونوں عوامل کو باہم ملانا اور تشدد سے متاثرہ فرد کو بتانا کہ اس کے احساسات اور بات کو اسی طرح سمجھا گیا ہے جس طرح اس نے بیان کیا اس اوزار میں ہمدردی کا عنصر کی بجائے متاثرہ فرد کے احساس کو سمجھتے ہوئے اس سے جڑت محسوس کرنا ہے

کمیونیکیشن کے اوزار

حوصلہ افزائی کرنا:

- تشدد سے متاثرہ فرد کی حوصلہ افزائی کرنا تا کہ وہ اپنی بات کو اور بہتر طریقے سے بیان کر سکے۔ یہ عمل خوشامد سے بالکل مختلف ہے۔ خوشامد کے برعکس اس میں ایمانداری کے ساتھ صحیح بات پر تعریف کی جاتی ہے۔

عنوان نشست:

انٹرویو کرنے کی مہارتیں / طریقے

کارروائی کے طریقہ ہائے کار کا معیار (SOPs)
(Standard Operating Procedures SOPs)

- کارروائی کے طریقہء کار کا معیار کو خواتین کے حوالے سے اور ان پر ہونے والے تشدد کی تفتیش کے حوالے سے صنفی اور انسانی حقوق کے مسائل پر کام کرنے والی سٹیرنگ کمیٹی (Steering Committee) نے 27 نومبر 2008 کو نیشنل پولیس بیورو میں منظور کیا۔

معیاری ضابطہ کار

- SOPs کا اہم مقصد اس بات کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ پولیس سٹیشن میں داخل ہونے والی، یا کسی بھی سطح پر پولیس سے رابطہ کرنے والی خواتین کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آیا جائے۔
- یہ ضابطہء کار پولیس کی تمام کارروائیوں کی رپورٹ لکھنے، انٹرویو کرنے، تفتیش اور شواہد اکٹھے کرنے یا جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے پر لاگو ہیں

کارروائی کے طریقہ ہائے کار کا معیار (SOPs)

- کارروائی کے یہ طریقہ ہائے کار (SOPs) مندرجہ ذیل پر لاگو ہوں گے:
  - آپریشنل سطح پر (پولیس سٹیشن / ایس ایچ او / ایس ڈی پی او کی سطح پر) سٹریٹیجک لیول پر (ضلعی سطح پر / ڈی پی او آفسز اور ایس پی انوسٹی گیشن)
  - قانونی سطح پر (صوبائی سطح / انسپکٹر جنرل پولیس (آئی ۔ جی پولیس) اور وفاقی سطح / صنفی تشدد سے متعلقہ جرائم کو ڈیل کرنے والے سینٹر پر

کارروائی کے طریقہ ہائے کار کا معیار (SOPs)

آپریشنل لیول میں آنے والے تمام سیکشنز پر:

- انٹرویو روم
  - انٹرویو روم کی ضروریات
  - انٹرویو / تفتیش کے دوران جن رولز پر عمل کرنا ہے
  - تفتیشی افسر (انوسٹی گیشن آفیسر (آئی او)) کی ذمہ داریاں

کمرہ انٹرویو کی ضروریات

- تخلیہ کا لازمی طور پر انتظام ہوگا۔
- کوئی غیر متعلقہ شخص کمرہ میں موجود نہ ہوگا۔
- ضروری فرنیچر اور بیٹھنے کا مناسب انتظام ہوگا۔
- کمرہ کی فضاء خوشگوار بنائی جائے گی۔
- توجہ ہٹانے والی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

انٹرویو اور تفتیش کے بارے میں قواعد

- ہر انٹرویو یا تفتیش الگ الگ ہوگی۔ دو کیسوں میں ایک ہی وقت میں انٹرویو یا تفتیش نہیں ہوگی۔
- انٹرویو یا تفتیش کے دوران کھانے پینے، سگریٹ نوشی وغیرہ سے گریز کیا جائے گا۔
- تفتیشی افسر عورت کا بیان پوری توجہ سے سنے گی / گا۔
- تفتیشی افسر کسی معاملہ میں اپنی رائے ظاہر نہیں کرے گی / گا۔
- تفتیشی افسر عورت کے بیان میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی / گا۔

تفتیشی افسر کے فرائض

- تفتیشی افسر کا فرض ہوگا کہ تفتیش کے دوران شکائت کنندہ کا بیان تحمل سے سنے۔ پولیس اور قانون کی پیشہ ورانہ زبان سے گریز کیا جائے گا۔
- صرف متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور عورت کی بیان کردہ تفصیلات بغیر کسی اضافہ کے ریکارڈ کی جائیں گی۔
- ایسے سوالات نہیں پوچھے جائیں گے جن سے اپنے مطلب کے جوابات لئے جاسکیں۔
- اگر ڈاکٹری معائنہ ضروری ہو تو اس کے لئے تشدد کی شکار عورت کو فوری طور پر لیڈی کانسٹیبل کے ساتھ میڈیکولیگل کے لئے ہسپتال بھیجا جائے گا۔

انٹرویو کے مراحل

- انٹرویو کرنے کی تیاری کرنا اور لائحہ عمل طے کرنا
- انٹرویو شروع کرنا
- انٹرویو کرنا
- انٹرویو کا اختتام کرنا
- انٹرویو کا جائزہ لینا

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو کرنے کی تیاری کرنا اور لائحہ عمل طے کرنا:

- اس بات کو یقینی بنائیں کہ انٹرویو کرتے وقت کمرے میں صرف متعلقہ افراد ہی موجود ہوں اور رازداری رہے۔
- متاثرہ فرد کو یہ طے کرنے میں شامل رکھیں کہ کب اور کہاں انٹرویو کیا جائے گا تاکہ متاثرہ فرد کو احساس ہو کہ اس کو سنا جا رہا ہے ۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ سب سے زیادہ تجربے کار اور موزوں اہلکار انٹرویو لینے کے لئے موجود ہوں ۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو کی تیاری کرنا اور لائحہ عمل طے کرنا

- متاثرہ فرد سے دریافت کریں کہ آیا وہ اپنی معاونت کے لئے اپنے کسی کو ساتھ رکھنا چاہتی/چاہتا ہے؟
- طبی معائنے اور/یا قانون نافذ کرنے والے اداروں میں سے کسی کو انٹرویو دیتے وقت متاثرہ فرد کو وکیل یا کسی معاون فرد کو ساتھ رکھنے کی اجازت دینا زیادہ بہتر ہوتا ہے ۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

- انٹرویو شروع کرنے سے قبل متاثرہ فرد کی موجودہ صحت اور حفاظتی خدشات کو مد نظر رکھیں۔ رپورٹنگ اور کریمنل پروسیچر سے متعلقہ قانونی پہلوؤں کو بھی ذہن میں رکھیں۔
- متاثرہ فرد تمام خدمات کو قبول کرنے یا قبول نہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تفتیش کا عمل ہی مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ ریکارڈ رکھنے کے لئے فارم وغیرہ موجود ہیں۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو شروع کرنا:

- ہوسکتا ہے متاثرہ فرد تفتیش کے عمل سے متعلق تھوڑی بہت آگاہی رکھتا ہو لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ قانونی پہلوؤں کے بارے میں نہ جانتا ہو اور یہ چیز الجھن، پریشانی یا خوف کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ انٹرویو کرنے والا شخص متاثرہ فرد کو ہر مرحلے پر اسے ساری کارروائی کے متعلق بتائے اور سمجھائے۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو شروع کرنا:

- متاثرہ فرد کو یقین دلانے کی کوشش کریں کہ آپ کو اس کی فکر ہے۔ آپ کی گفتگو، لب و لہجے اور الفاظ سے ظاہر ہونا چاہیے کہ آپ کو واقع ہی متاثرہ فرد کی فکر ہے۔
- حتی الامکان کوشش کریں کہ آپ اپنا نقطہ نظر نہ دیں۔ یہ اندازے لگانے سے اجتناب کریں کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

- تصدیقی سوالات کرنے سے قبل متاثرہ فرد کو اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ سنانے دیں۔ تشدد سے متاثرہ افراد عموماً بہت سی ایسی باتیں کہنا چاہتے ہیں جو پولیس کے لئے غیر متعلقہ ہو سکتی ہیں۔ اہلکار کو چاہیئے کہ وہ متاثرہ فرد کو تھوڑی دیر کے لئے اپنی بات کرنے دے اور اس کے بعد واقعہ کے حوالے سے سوالات کرے۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو شروع کرنا:

- متاثرہ فرد کے ساتھ سادہ الفاظ میں بات کریں اور تحمل سے کام لیں ۔ اگر متاثرہ فرد چلا یا رو رہا ہو، یا انٹرویو دینے میں مشکلات پیدا کر رہا ہو تو اس کو صاف صاف بتائیں کہ آپ کو اس کی بات سمجھ نہیں آ رہی۔
- صبر سے کام لیں۔ اگر متاثرہ فرد آپ کے سوالات کو ٹھیک طرح سے نہ سمجھ پائے یا درست طریقے سے جواب نہ دے رہا/رہی ہو تو تحمل کے ساتھ اپنے سوالات کو دہرائیں۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

- ضرورت پڑنے پر ان ہدایات کو بار بار دوھرائیں۔ اپنے لہجے کو مناسب رکھیں۔عموماً تشدد سے متاثرہ فرد کا انٹرویو کرتے وقت اس طرح کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو کا انعقاد کرنا

- عموماً تشدد سے متاثرہ افراد شدید تشدد کو اپنے الفاظ میں ٹھیک طرح بیان نہیں کر سکتے اور اس کی شدت کی نوعیت کو کم کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں متاثرہ فرد سے تفصیلات جاننے کے لئے اس سے پوچھیں، 'ابھی آپ نے جو کہا اس کے متعلق تفصیل سے بتا سکتی / سکتے ہیں؟'

انٹرویو کرنے کے طریقے

- بعض اوقات تفصیل جاننے کے سوالات (Open ended questions) پوچھے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر 'کیا آپ ان چوٹوں کے متعلق بتا سکتی / سکتے ہیں جو ظاہری نہیں؟'

انٹرویو کرنے کے طریقے

انٹرویو کا اختتام کرنا

- انٹرویو کا اختتام اس انداز سے کریں کہ متاثرہ فرد تفتیشی افسر سے دوبارہ رابطہ کرنے پر کسی قسم کی پریشانی محسوس نہ کرے ۔
- اپنی ذاتی رائے دینے سے گریز کریں کہ اب متاثرہ فرد کو کیا کرنا چاہیے۔
- اس بات کا اطمینان کرلیں کہ تشدد سے متاثرہ فرد تنہا نہیں اور اس کے لئے مناسب مدد کا بندوبست موجود ہے۔

انٹرویو کے مراحل

انٹرویو کا جائزہ لینا

- انٹرویو کے دوران لئے گئے نوٹس کا جائزہ لیں اور آنے والے تفتیشی مراحل سے متعلق فیصلہ سازی کریں۔
- ان امور/معاملات کو طے کریں جن کے بارے میں تفتیش کرنی اور آنے والے انٹرویو میں پوچھ گچھ کرنی ہے ۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

معلومات اکٹھی کرنے کے لئے جس طرح کے سوالات پوچھنے ہیں:

- معاون اور حقیقت پسندانہ انداز سے سوالات کریں۔ مثال کے طور پر۔

1۔ کیا آپ بتا سکتی / سکتے ہیں کہ کیا واقعہ ہوا تھا؟

2۔ آپ زخمی ہیں۔ لگتا ہے کسی نے آپ کو ضرب لگائی ہے۔ کس نے۔۔۔؟

3۔ اس شخص نے پہلے بھی کبھی آپ کو مارا ہے؟

4۔ اس آدمی نے آپ کو کس چیز کے ساتھ ضرب لگائی ہے؟

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

5۔ آپ کے جسم کے کس حصے پر ضرب لگی؟

6۔ کتنی ضربیں لگائیں گئیں؟

7۔ کس چیز سے ضرب لگائی، کسی جوتے؟ چاقو؟ پستول؟ یا مکے سے؟

8۔ کیا آپ کو دھکیاں بھی دی گئیں؟

9۔ گھر میں کوئی ہتھیار موجود ہے؟

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

معلومات اکٹھی کرنے کے لئے جس طرح کے سوالات نہیں پوچھنے:

1۔ ایسے سوالات جو غیر واضح ہوں یا جن میں محض لفاظی ہو؛ مثلاً کیا آپ ٹھیک ہیں؟ ۔ جب اس طرح کا سوال کیا جائے تو لوگ عادتاً کہہ دیتے ہیں جی میں ٹھیک ہوں، لیکن ممکن ہے تشدد سے متاثرہ فرد بالکل بھی ٹھیک نہ ہو۔ عموماً تشدد سے متاثرہ فرد صدمہ کی حالت میں ہوتا/ہوتی ہے اور اپنی چوٹوں سے بے خبر ہوتا/ہوتی ہے۔

2۔ تشدد کے محرکات جاننے کی کوشش میں بس ایک جگہ اٹک نہ جائیں۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

تشدد سے متاثرہ فرد کو خوف، شرمندہ کرنے والی باتوں اور الجھنوں سے آگاہ رہیں:

- بہت سے ایسے امور ہوتے ہیں جو متاثرہ فرد کے تعاون کرنے اور معلومات فراہم کرنے کی صلاحیت/مرضی کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔
- اہلکار کے لئے ان امور سے آگاہی ضروری ہے اور انٹرویو کرتے وقت ان باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہءکار

- ہوسکتا ہے متاثرہ فرد کے لئے یہ پہلی بار ہو کہ وہ پولیس سٹیشن آئی / آیا ہو۔
- ہوسکتا ہے ہمسایوں میں سے کسی نے پولیس کو فون کر کے بلایا ہو اور پولیس اہلکاروں کو اپنے دروازے پر دیکھ کر تشدد سے متاثرہ فرد حیران اور شاید شرمندہ بھی ہوگئی / ہو گیا ہو۔
- ممکن ہے متاثرہ فرد کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ جنسی تشدد ایک جرم ہے۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہءکار

- ہوسکتا ہے پولیس اہلکار تشدد سے متاثرہ فرد سے کچھ ایسے ذاتی سوالات پوچھ رہے ہوں جو اس سے پہلے کبھی کسی نے اس سے نہ پوچھے ہوں۔۔۔ اور اب ایک ایسا فرد جس کو وہ جانتی بھی نہیں اس سے اس طرح کے سوالات کر رہا ہے۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار

تشدد سے متاثرہ فرد کے وہ احساسات جو پولیس کی تفتیش کی راہ میں حائل ہو سکتے ہیں :

- یہ خاص طور پر گھریلو تشدد کے مقدمات کے حوالے سے سچ ہے ۔
- وہ احساسات جو تعاون کرنے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں ۔
  - اپنی ذات، بچوں اور ممکن ہے ملزم سے متعلق خوف ۔
  - غیر متحرک ہونا اور شاک (صدمہ) ۔
  - حالات میں تبدیلی لانے کے لئے اپنے آپ کو لاچار سمجھنا اور نا امیدی رکھنا۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار

متاثرہ فرد کے احساسات جو تفتیش کے عمل میں پولیس کے لئے رکاوٹ بن سکتے ہیں :

- احساس جرم، ندامت اور شرمندگی محسوس کرنا۔
- اپنے آپ کو موردالزام ٹھہرانا؛ یعنی تشدد سے متاثرہ خاتون اپنے آپ کو تشدد کا ذمہ دار سمجھ سکتی ہے۔
- احساس تنہائی، یعنی تشدد سے متاثرہ خاتون ممکن ہے تنہائی کا شکار رہی ہو جس کی وجہ سے وہ بے حس اور کسی قسم کی معذوری کا شکار ہوگئی ہو (جیسے سننے سمجھنے کی معذوری وغیرہ)۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

عدم تعاون (صحیح طرح تعاون نہ کرنے) کی دیگر وجوہات

- حصول انصاف کے لئے عدالتوں پر عدم اعتماد۔
- حقائق سے متعلق خوف، معاشی مشکلات، معاشرے میں بدنامی اور قطع تعلقی
- (تنہائی) کا ڈر

متاثرہ فرد کو درپیش الجھن تشدد سے متاثرہ کچھ خواتین اپنے حملہ آور کی طرف سے حقیقی طور پر الجھن کا شکار ہوتی ہیں۔ گھریلو تشدد کرنے والے بعض افراد اپنے حلقہ میں باعزت افراد مانے

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- جاتے ہیں۔ نیز خاندان کے افراد اور دوست احباب تشدد کے اس واقعہ کی حقیقت پر یقین کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ تشدد سے متاثرہ عورت پر حملہ آور کو 'ایک اور موقع' دیئے جانے کے لئے بار بار زور دیتے رہتے ہیں۔ تشدد سے متاثرہ کچھ خواتین اپنے حملہ آور کی طرف سے اور اس کی گرفتاری کے نتائج کے بارے میں الجھن اور پریشانی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

گھریلوتشدد کے حوالے سے انٹرویوکرنے کا طریقہء کار

متاثرہ فرد کی ہچکچاہٹ پر قابو پانے میں معاونت کرنا

- تشدد سے متاثرہ فرد کو متحرک کریں اور حوصلہ دیں۔
- تشدد سے متاثرہ فرد کو سمجھائیں کہ یہ ایک جرم ہوا ہے۔اورانہیں حق حاصل ہے کہ وہ ہر قسم کے جسمانی تشدد یا استحصال سے محفوظ رہیں۔
- انہیں مشاورت اور دیگر پروگرامز کے متعلق بتائیں جن کی مدد سے حملہ آور کے تخریبی رویئے کو کم یا ختم کیا جاسکتا ہے۔

گھریلوتشدد کے حوالے سے انٹرویوکرنے کا طریقہء کار

- تشدد سے متاثرہ افراد کو ایسے پروگرامز کے متعلق آگاہ کریں جو مصائب میں گھر کے لوگوں کی معاونت کرنے کے لئے ہیں۔اور یہ کہ وہ اس سلسلے میں ماہرین نفسیات سے بات کر کے اس کا مناسب حل نکال سکتے ہیں۔
- اس بات پر زور دیں کہ وہ اپنے پرتشدد ساتھی سے جڑے مسائل کا حل اکیلی نہیں نکال سکتی۔
- تشدد سے متاثرہ فرد کو بتائیں کہ جب تک گھریلو تشدد کو روکنے کے لئے کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے یہ سنگین سے سنگین تر ہوتا جاتا ہے۔

گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار

- تشدد سے متاثرہ فرد پر واضح کریں کہ وہ استحصال کرنے والے شخص کے ان اقدامات پر خاموش رہ کر یا اس صورت حال کو چھپا کر کسی طرح بھی کوئی بھلا نہیں کر رہی۔
- تشدد سے متاثرہ فرد کو کریمینل جسٹس (فوجداری انصاف) کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بتائیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار

- گو کہ متاثرہ فرد کو انٹرویو کے دوران اپنے ساتھ کسی کو بٹھانے کا حق ہوتا ہے تاہم ان باتوں کو بھی مدنظر رکھیں:
  - اپنے نزدیکی رشتہ داروں، جیسا کہ اپنے شوہر یا والدین کے سامنے جنسی حملے کی تفصیلات بتانے میں جھجک محسوس کرنا۔
  - معاون فرد کا متاثرہ فرد کو ضبط کرانے یا خوفزدہ کرنے کا رویہ۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- ٹراما (کسی حادثے رسانحے کے نتیجے میں صدماتی اثرات) کے اثرات اور اس کے نتیجے میں فرد کے رویوں پر پڑنے والے اثرات کی شناخت کریں۔
- ٹراما میں مختلف لوگوں کا ردعمل مختلف ہوتا ہے۔صدمے پہنچنے کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ متاثرہ فرد کسی بھی قسم کے جذبات کا اظہار نہ کرے یا بہت زیادہ جذباتی پن کا مظاہرہ کرے۔ یہ دونوں رویے عام طور پر دیکھنے میں بھی آتے ہیں۔مگر صرف ان رویوں کی بنیاد پر نہیں کہا جا سکتا کہ کہ زیادتی ہوئی ہے یا نہیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- رپورٹ کے مطابق جنسی تشدد کا نشانہ بننے والے زیادہ تر افراد قانون نافذ کرنے والے اداروں کو واقعہ کی رپورٹ ہی نہیں کراتے۔جو افراد اس کے متعلق رپورٹ کراتے بھی ہیں تو ان میں سے زیادہ تعداد ان کی ہوتی ہے جو کچھ وقت گزرنے کے بعد (تاخیر سے) رپورٹ کراتے ہیں۔رپورٹ میں تاخیر کبھی بھی مکمل تحقیقات کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہیے۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- تشدد سے متاثرہ فرد کے لئے صدماتی اثرات کے باعث جنسی حملے کے واقعہ کی تفصیلات یاد کرنے میں مشکلات درپیش ہوسکتی ہیں۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے یا جان بوجھ کر تفصیلات بتانے سے گریز کر رہی ہے۔عموماً وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور ’ٹراما‘ کے اثرات کم ہونے کے بعد تمام واقعات یاد آجاتے ہیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- متاثرہ فرد کو طبی علاج کروانے اور فورینزک ٹیسٹ سے متعلق معلومات فراہم کریں اور اس کی رہنمائی کریں۔
- جنسی حملے کے فورینزک ٹیسٹ کی طبی اہمیت وضاحت کے ساتھ بتائیں۔اس کے علاوہ جنسی عمل سے پھیلنے والی بیماریوں اور ایچ آئی وی (HIV) کے متعلق بھی معلومات فراہم کریں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- علاقے میں موجود ان مقامات سے متاثرہ فرد کو آگاہ کریں جہاں جنسی حملے کے لئے فورینزک ٹیسٹ لینے کی سہولیات موجود ہیں اور اسے گاڑی کے ذریعے ہسپتال منتقل کریں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے یا زنا بالجبر کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- متاثرہ فرد کو، تاہم، یہ صلاح دی جانی چاہیے کہ معائنہ میں تاخیر کے باعث حساس قسم کے جسمانی شواہد اور چوٹوں سے متعلق ثبوت ضائع ہو سکتے ہیں۔
- جائے وقوعہ کی نشاندہی کریں اور اسے قانونی استعمال کے لئے محفوظ کر لیں۔
- جائے وقوعہ کی تصویریں لیں۔
- جائے وقوعہ سے ملنے والے کسی بھی ممکنہ ثبوت کو قبضہ میں لے لیں۔
- گواہ/گواہوں کی شناخت کریں اور اس (ان) کا انٹرویو کریں۔
- مکمل اور صحیح رپورٹ لکھیں۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- سوچنے سمجھنے، بات کرنے یا ردعمل دکھانے میں بچے بڑوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ بہت سچے اور صاف گو ہوتے ہیں ۔
- رازداری/تخلیہ بچوں کے لئے ویسے ہی اہم ہے جیسے بڑوں کے لئے ۔
- اگر بچہ غیر معاون یا بہت زیادہ خوفزدہ ہو تو اس کے والدین کی غیر موجودگی میں اس کا انٹرویو کرنے کی کوشش نہ کریں ۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- لوگوں کی موجودگی میں بچوں سے انٹرویو نہ کرنا بہت بہتر ہوتا ہے۔ دوران انٹرویو بچے کے والدین یا کسی سرپرست کی موجودگی سے متعلق اپنی پولیس کی پالیسی سے آگاہی رکھیں ۔
- چھوٹے بچوں کو ماحول اور انٹرویو کرنے والے سے مانوس کرنے کے لئے ڈرائنگز، گڑیوں اور کھلونوں وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- انٹرویو کے لئے بالکل سادہ اور آسان زبان کا استعمال کریں تا کہ بچہ/بچی آسانی سے سمجھ سکے۔
- جنسی تشدد سے متاثرہ بچے کا انٹرویو کرنے کے دوران انٹرویو کرنے والے کو بچے کے اندر موجود بہت سے خوف دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ/بچی اس جارحانہ فعل کے نتیجے میں احساس جرم کا شکار ہوسکتا ہے۔ یہ احساس جرم عموماً جنسی تشدد کرنے والا فرد ہی بچے کے اندر پیدا کرتا ہے۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- بچوں کے ساتھ ان کے خوف سے متعلق بات کریں۔ بچوں کو یہ خوف بھی ہوسکتا ہے کہ انہیں گھر سے دور لے جا کر جیل میں ڈال دیا جائے گا۔ بچہ جتنا چھوٹا ہوگا رپورٹ کردہ واقعہ سے متعلق اس کی سمجھ اتنی ہی کم ہوگی اور خوف اتنا ہی مضبوط اور زیادہ ہوگا۔
- بچے/بچی کو اس بات کا احساس دلائیں کہ دراصل آپ اس کی باتوں پر یقین کریں گے اور آپ اس مسئلہ میں اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- ان کو تفتیشی عمل سے متعلق آسان اور سادہ انداز میں تفصیلات بتائیں۔
ان سے کہیں کہ وہ بہت دلیر اور بہادر ہیں اور اپنی بات کسی بڑے کو ڈرے بغیر بتا سکتے ہیں تاکہ وہ (بڑا) ان کی اس کام میں مدد کر سکے جو ان کی اپنی غلطی سے نہیں ہوا۔
- ان کے خوف کے احساس، ندامت، شاک (صدمے) اور غصے کو تشدد کے اثرات کے پس منظر میں سمجھیں۔

بچوں کے انٹرویو کی اقسام

- Cognitiveانٹرویو
- فورینزک انٹرویو

Cognitiveانٹرویو

- اس طرح کے انٹرویو میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے تشدد سے متاثرہ فرد یا گواہوں کے سامنے جائے وقوعہ کا نقشہ اس انداز سے کھینچ دیا جاتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو جائے وقوعہ پر محسوس کرتے ہیں۔اس کو بعض اوقات 'ٹرگرنگ میموریز' (یعنی حافظے تک رسائی حاصل کر کے واقعات کو جاننا) بھی کہا جا سکتا ہے۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

شامل چیزیں:

- مناسبت اور ربط تیار کرنا (جائے واردات سے)۔
- روداد بیان کرنے کو کہنا۔

) کھوج لگانے کے مختلف طریقوں کو استعمال میں لانا جیسے 'Open-ended questions' (ایسے سوالات جن کے جوابات میں تفصیل بتائی جائے اور صرف 'ہاں' یا 'نہ' نہ کہا جائے)، 'cue questions' (ایسے سوالات جس میں سوال کرنے والا آدھی بات کرتا ہے اور جواب دینے والے کو بات مکمل کرنی ہوتی ہے) 'direct questions' (براہ راست سوالات)۔

فورینزک انٹرویو

- بچوں کے لئے (Child Protective Services (CPS)’ حفاظتی سروسز‘ کی زیادہ تر تفتیشوں میں فورینزک انٹرویو پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔اس میں ایک ماہر پیشہ ور یہ جاننے کے لئے بچے/بچی کا انٹرویو کرتا ہے کہ آیا اس کے ساتھ جنسی زیادتی تو نہیں ہوئی؟
- اس انٹرویو کے ذریعے بچوں سے اہم حقائق (معلومات) حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

فورینزک انٹرویو

- اس انٹرویو کی مدد سے طبی تشخیص کے لئے معاون معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
- وہ بچے جو ابھی سکول جانے کی عمر کو نہیں پہنچے ان کے انٹرویو پر زیادہ سے زیادہ 20 منٹ جبکہ سکول جانے والے بچوں کے انٹرویو پر زیادہ سے زیادہ 50 منٹ کا وقت لگتا ہے۔

فورینزک انٹرویو کا طریقہء کار

- آرام دہ اور غیر جانبدار ماحول جہاں پر خلل اندازی کم سے کم ہو۔
- انٹرویو سے قبل جاننے والی باتیں ۔ ۔ ۔
  - الزام کا پس منظر
  - تعلیمی کارکردگی رسکول میں رویہ
  - روّیاتی مسائل، منشیات اور الکوحل کے استعمال کے حوالے سے خاندانی پس منظر
  - پہلے انکشافات کی تفصیل اور تاریخ

فورینزک انٹرویو کا طریقہء کار

- والدین کی ازدواجی زندگی کا پس تاریخ
- جنسی اعضاء کے لئے بچے کی اپنی اصطلاحات

فورینزک انٹرویو

- انٹرویو کے دوران ۔ ۔ ۔ جرم کا ارتکاب کرنے والے مبینہ فرد کی شناخت، جنسی تشدد کی تفصیل، واقعہ کہاں پیش آیا، جو گفتگو ہوئی، دیگر اہم چیزوں کے مقامات، جنسی اعضاء سے خارج ہونے والا مادہ، حسی (حواس کے متعلق) معلومات، وہ عوامل جن کا پہلے انکشاف نہیں ہوا، منشیات کا استعمال، تشدد، جرم کا ارتکاب کرنے والے/تشدد سے متاثرہ دیگر افراد ۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- ابتدائی عرصہ (2 سے 3 سال کی عمر)
  - خوراک، لباس اور ذاتی صحت وغیرہ سے متعلق بچے اپنے انداز سے سیکھتے ہیں۔
  - بچوں کی نشو ونما کے عمل کے دوران والدین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ بچہ دوسروں سے الگ ایک شخصیت ہونے کے ارتقائی عمل سے گزرتا ہے۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- ابتدائی عرصہ (2 سے 3 سال کی عمر)
  - بچے جب الفاظ سیکھتے ہیں تو ان کے عمومی مطالب کو بہت سی دوسری چیزوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بچہ / بچی جس کے گھر میں ایک بلی موجود ہو اور اسے معلوم ہو کہ اس جانور کو 'بلی' کہتے ہیں تو وہ ہر چار ٹانگوں والے جانور کو 'بلی' کہے گا / کہے گی۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- ابتدائی عرصہ (2 سے 3 سال کی عمر)۔ انٹرویو / جائزہ
  - بچے کا اندازہ کرتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچہ بڑوں کے الفاظ اور سوالات کو سمجھ سکتا ہے۔
  - اندازہ کھیل ہی کھیل میں لگایا جانا چاہیے۔
  - اس مرحلے پر بچہ صرف انہی افراد کے ساتھ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے جو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔
  - چار سال سے کم عمر کے بچوں کے بارے میں مکمل طور پر اندازہ لگانا، خاص طور پر ان کا انٹرویو کرنا خاصا مشکل عمل ہوتا ہے۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - بہت زیادہ حرکت اور ادراک کی ارتقاء (ذہنی نشوونما)
  - بہت سی مہارتیں سیکھتے ہیں، جن کی مدد سے وہ آزادانہ گھوم پھر سکتے ہیں اور اپنے مخصوص حدف طے کر سکتے ہیں مثال کے طور پر کھیل کے دوران۔
  - تاہم بچوں میں کسی ایک ہی سرگرمی پر توجہ مرکوز رکھنے کی صلاحیت محدود ہوتی ہے۔ بچہ بہت جلد تھک (اکتا) جاتا ہے اور اپنی سرگرمیوں کی نوعیت میں وقفوں وقفوں کے ساتھ تبدیلی چاہتا ہے۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - اس عمر میں بچے حقیقت اور ان کی اپنی تخیلاتی حقیقت کے درمیان فرق کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ انہیں اس چیز کی سمجھ آنا شروع ہو جاتی ہے کہ ایک ہی واقع کے متعلق مختلف لوگ مختلف رائے رکھ سکتے ہیں اور یہ کہ مخصوص مسائل سے متعلق فیصلے درست بھی ہو سکتے ہیں اور غلط بھی۔
  - واقعات کو ترتیب کے ساتھ طے کرنا سیکھنے لگتے ہیں۔ تاہم اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ کوئی واقعہ رونما ہونے کا درست وقت بھی بتا سکتے ہوں۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - اپنے جذبات کی وجوہات سے واقف ہونے لگتے ہیں۔ تاہم وہ بیرونی پہلوؤں کو اندرونی پہلوؤں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ جن احساسات سے گزرتے ہیں ان کے متعلق بھی بات کر سکتے ہیں۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - اپنے جذبات، جیسے غصہ یا خوف، کو قابو میں کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں کے احساسات کو سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں اور اپنا ردعمل بہت احتیاط اور سمجھ کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ ان پر کی جانے والی مہربانی اور شفقت کے زیر اثر وہ سوچ بچار میں مشغول ہونا شروع کر دیتے ہیں

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - (بچوں سے انٹرویو کے وقت) الفاظ کا چناؤ بہت سادہ اور عام فہم ہونا چاہیے۔ جملے مختصر اور عام فہم انداز میں کہے جانے چاہئیں جن کے معنی نفی میں نہ ہوں۔
  - ان سے اس طرح نہ پوچھیں کہ فلاں واقعہ کتنی بار پیش آیا۔ کیونکہ اس عمر میں بچے گنتی گن بھی سکتے ہوں تو بھی وہ یہ بتانے کے قابل نہیں ہوتے کہ کوئی واقعہ کتنی بار پیش آیا۔ انہیں صرف 'بہت بار، بہت زیادہ' اور 'تھوڑا، کم' کے درمیان فرق کا علم ہوتا ہے۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - پیش آنے والے واقعہ کے متعلق، اس شخص (جس پر مبینہ طور پر الزام لگا ہو) سے متعلق ہی سوالات کریں۔ جنسی تشدد کی صورت میں جسمانی اعضاء کے بارے میں پوچھیں۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- 'ہاں' یا 'نہ' جواب والے سوالات کی صورت میں بچہ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ پوچھنے والا کیا سننا چاہتا ہے اور اسی اندازے کے تحت ہی جواب دیتا ہے۔اس طرح کے سوالات اگر پوچھنے پڑیں تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے لب ولہجہ یا چہرے کے تاثرات ایسے نہ ہوں جس سے بچہ پر کسی قسم کا دباؤ پڑے۔(اور وہ درست جواب دینے کے بجائے وہی جواب دے جو اس کے اندازے کے مطابق آپ سننا چاہتے ہیں)۔

فورینزک انٹرویو کا طریقہء کار

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
- واقعہ کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کے لئے بچوں سے کئے جانے والے کھلے سوالات اتنے کارگر ثابت نہیں ہوتے۔مثال کے طور پر اگر آپ پوچھیں کہ 'آپ مجھ سے کیوں ملنے آئے ہو؟' تو بچہ ممکن ہے جواب میں کہے 'مجھے معلوم نہیں'۔شوارٹز کینی، ایٹ ال۔ نے(Ackerman, 1999) میں اس سلسلے میں ایک تجربہ کیا۔اس نے سکول جانے سے پہلی عمر کے کچھ بچوں کو ایک واقعہ کے بارے میں معلومات دینے کے لئے کھلے سوالات پوچھے جبکہ ان کے کچھ اور ہم عمروں کا انٹرویو لیا۔واقعہ کے متعلق انٹرویو والے بچوں نے 52% جب کہ کھلے سوالات والے بچوں نے 38% درست جوابات دیئے۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- سکول جانے سے پہلے کی عمر، بچپن کا درمیانی دور (4 تا 6 سال)
  - اس مرحلے پر بچے ابھی تاریخ اور وقت بتانے کے قابل نہیں ہوتے اس لئے واقعہ کے وقت کے متعلق جب ان سے پوچھنا مقصود ہو تو ان کی اپنی سرگرمیوں کے حوالے سے ہی پوچھا جا سکتا ہے۔ (مثلاً کھانے کے اوقات، ٹی وی دیکھنے کے اوقات، سونے کے اوقات وغیرہ) یا مخصوص افراد یا جگہوں کے حوالے سے۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- بچوں پر یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ اگر انہیں کچھ سوالات کے جوابات کا علم نہیں یا انہیں یاد نہیں آ رہا تو کوئی بات نہیں۔۔۔ کیونکہ اس طرح ممکن ہے کہ بچہ/بچی یہ کہنے میں جھجک محسوس کرے گا/گی کہ مجھے معلوم نہیں یا مجھے یاد نہیں۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سکول جانے کی عمر/بچپن کا آخری دور (7 تا 12 سال)
  - یادداشت کی مختلف تراکیب پر مہارت حاصل کر لیتا/ لیتی ہے۔ گویا اب وہ مختلف واقعات بغیر کوشش کے از خود ہی یاد رکھ سکتا/سکتی ہے۔
  - معاشرتی اور سکول سے تعلق رکھنے والی مہارتیں بہتر ہو جاتی ہیں ۔

فورینزک انٹرویو کا طریقہء کار

- اب وہ اخلاقی نقطہ نظر سے رویوں کا اندازہ لگانے کے قابل ہو جاتے/جاتی ہیں۔ تاہم اب بھی ان کا بنیادی ڈھانچہ بیرونی طور پر لگائی جانے والی پابندیوں یا ملنے والی ہدایات پر ہی قائم ہوتا ہے جس کے بنانے میں والدین اور ہم عمروں کا اہم کردار ہوتا ہے۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- سکول جانے کی عمر، بچپن کا آخری دور (7 تا 12 سال)
- انٹرویو کرنے والے کو (اس عمر کے) بچے کا انٹرویو کرتے وقت عام اور کھلے سوالات کرنے چاہئیں۔اور بچے کو آزادی سے اس کے ساتھ ہونے والی زیادتی سے متعلق بیان دینے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ڈینٹ Dent, in: (Ackerman 1999) کے مطابق بچوں کے آزادی سے دیئے گئے بیانات اتنے ہی درست ہوتے ہیں جتنی کہ بڑوں کی شہادتیں۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- زیادہ جامع بیانات اور سوالات سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ تاہم قانونی اصطلاحات سے گریز کریں یہ بچے کے لئے نا قابل فہم / باعث الجھن ہوسکتی ہیں جس کی وجہ سے بچے میں خوف اور احساس جرم پیدا ہوسکتا ہے۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سن بلوغت (نوعمری) کا ابتدائی دور (13 تا 18 سال)
  - حیاتیاتی عوامل (جسمانی اور جنسی بلوغت) کی وجہ سے تیزی سے جذباتی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔
  - اپنی شناخت کی تعمیر، خود انحصاری کی کوشش اور بڑوں سے آزادی حاصل کرنے کی خواہش، اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ہم جھولیوں کی بڑھتی ہوئی اہمیت۔۔۔ اس عمر کی اہم معاشرتی تبدیلیاں ہیں۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

- سن بلوغت (نوعمری) کا ابتدائی دور۔(13 تا 18 سال) کے بچے کا انٹرویو خصوصی طور پر توجہ طلب امور:
  - جذباتی پہلو جو انٹرویو لینے والے کے ساتھ بات چیت کرنے میں خلل کا باعث بن سکتے ہیں یا مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ جرم کا ارتکاب کرنے والے کا سامنا کرنے یا اس کے بدلے کا نشانہ بننے کا خوف، لوگوں کے سامنے اپنی پوشیدہ باتوں اور تجربات کے ظاہر ہونے کی وجہ سے شرم، احساس جرم، معاشرے میں بدنامی/رسوائی کا خوف۔

بچے کی نشو ونما کے مراحل

- سن بلوغت (نوعمری) کا ابتدائی دور (13 تا 18 سال) کے بچے کا انٹرویو
  - قابل تصدیق محرکات: جھوٹا الزام لگانے کی پوشیدہ وجوہات کیا ہوسکتی ہیں اپنی ہم جھولیوں میں نمایاں ہونا، بدلہ وغیرہ ؟ یہ بات ذہن میں رکھی جانی چاہیے کہ نوعمر لڑکوں کی گواہی خاصی کمزور ہوتی ہے انٹرویو دیتے وقت یہ واقعہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کرسکتے ہیں اور اس کی نوعیت میں شدت لا سکتے ہیں۔

عنوان نشست:

تشدد سے متاثرہ افراد کی حرمت، تحفظ اور حقوق کے راہ نما اصول

کسی ایسے کیس سے متعلق بتائیں جس میں آپ نے تشدد سے متاثرہ خواتین یا بچوں سے انٹرویو کیا ہو، آپ کو کس طرح کی مشکلات پیش آئیں؟

کمزور طبقات

- جرم کا ارتکاب کرنے والے دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض طبقات کے خلاف جنسی تشدد کے واقعات نسبتاً کثرت سے رونما ہوتے ہیں۔

پاکستان میں کمزور طبقات کون کون سے ہیں؟

- مذہب یا ذات کے حوالے سے اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد عورتیں اور بچے

کمزور طبقات

- کمرشل سیکس کرنے والے افراد
- معذور افراد (ذہنی یا جسمانی)
- کم سن
- عمر رسیدہ افراد
- گلیوں، سڑکوں پر کام کرنے اور رہنے والے بچے

کمزور طبقات

- دونوں جنسوں کی خصلت والے (ایسے افراد جو جسمانی طور پر ایک جنس سے جب کہ ذہنی طور پر دوسری جنس سے تعلق رکھتے ہوں)
- نشہ آور ادویات استعمال کرنے والے افراد
- خواجہ سرا

ثانوی صدماتی اثرات

- یہ وہ ذہنی دباؤ (سٹریس) ہے جو سانحات کے بارے میں پتہ چلنے پر ہوتا ہے ۔ اس طرح کے واقعات کے متعلق سن کر، صدماتی رپورٹیں دیکھ/ پڑھ کر لوگوں کو
- ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ واقعہ انہی کے ساتھ پیش آرہا ہے۔
- اس کے باعث فرد میں صدماتی کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور ذہنی دباؤ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں جس کی طرف دھیان کرنا اور نمٹنا ضروری ہے۔

اخلاقیات

- ایسا ماحول پیدا کرنا جہاں کمزوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہو اور طاقتور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائیں کہ کمزوروں کا استحصال نہ ہو۔اس کے لئے قانونی اور فنی تقاضوں سے بالاتر ہو کر ایک ایسے خودکار انضباطی نظام کی ضرورت ہے جو افراد اور گروہوں پر اخلاقی دباؤ ڈالا جائے تا کہ وہ معاشرے میں اخلاقی قدروں کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

اخلاقیات

- خود تنظیمی تقاضا کرتی ہے کہ افراد/ادارے خود آگاہ ہوں، اپنی حیثیت کو سمجھتے ہوں، تشدد سے منسلکہ مسائل میں اخلاقیات کا اور ذاتی تعصّبات وغیرہ کے بارے میں آگاہ ہوں۔
- بسا اوقات تشدد سے متاثرہ کیسز کو دیکھتے ہوئے جذباتی انتشار کی کیفیت کا سامنا بھی ہوسکتا ہے،اس کے بارے میں بھی آگاہی ہونی چاہیے۔

اخلاقی اصول

- متاثرہ فرد کے وقار کی حفاظت
- متاثرہ فرد کی ان تمام فیصلوں میں شرکت جو اس کی اپنی زندگی سے متعلق ہوں
- متاثرہ فرد سے اس کے طبقے، جنس، عمر، نسل، مذہب اور/ یا پیشہ کی وجہ سے امتیاز روا نہ رکھنا

اخلاقی اصول

- ان باتوں کو یقینی بنا کر متاثرہ فرد کو عزت دینا:
  - رازداری برتنا
  - خودمختار فیصلے کو یقینی بنانا
  - خلوت کی یقین دہانی

ریفرل بلڈنگ

- ایسی خدمات اور معلومات کے بارے میں اندازہ لگانا جن سے متعلق آپ کو ریفرل کی ضرورت ہے
  درج ذیل باتوں کے بارے میں معلومات ہونا:
  - متعلقہ افراد/ادارے/ تنظیمیں اور ان کے اوقات کار
    شیلٹرز اور کرائسز سینٹرز
    قانونی امداد
    مالی امداد
    نفسیاتی مشاورت کی خدمات

ریفرل بلڈنگ کے مراحل

- متعلقہ افراد یا تنظیموں سے ملاقات
- بتانا کہ کس قسم کے معاملات آپ ان کے سپرد کریں گے
- غیر رسمی بات چیت کے ذریعے ان کی حساسیت کا اندازہ لگانا
- ریفرل تک رسائی اور ان کی فیس اور اخراجات کے حوالے سے معلومات لینا
- ریفرل کی فہرست بنانا
- ریفرل سے متعلق خدمات کی متاثرہ فرد سے فیڈ بیک لینا
- با قاعدگی سے ریفرل لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنا

عنوان نشست:

اختتامیہ

ورکشاپ سے سیکھی گئی وہ کون سی چیز ہے جسے آپ تشدد سے متاثرہ افراد کے
انٹرویو اور اپنے روزمرہ کے کام میں استعمال کریں گے؟

سیکشن سوم: حوالہ جاتی مواد

نشست: ذاتی رکاوٹیں اور تعصّبات

بچہ:

چنگڑ کمیونٹی کا ایک ۱۴ سالہ لڑکا گاؤں میں سائیکلوں کی دوکان پر کام کرتا ہے۔ایک دن دوکان کے مالک کو گھر سے فون آتا ہے اور کسی عزیز کی اچانک وفات کی اطلاع ملتی ہے۔ مالک کو جلدی گھر جانا پڑتا ہے۔لیکن وہ دوکان بند نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے گاہک آرہے ہیں۔سوائے اس ۱۴ سالہ لڑکے کے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے وہ دکان پر چھوڑ کر جا سکے۔وہ دوکان اس لڑکے کے حوالے کر کے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عورت:

ایک 24 سالہ غیر شادی شدہ عیسائی لڑکی کچی آبادی میں رہتی ہے۔وہ قریبی کالونی میں گھریلو ملازمہ کے طور پر کام کرتی ہے۔وہ روزانہ اپنے بھائی اور ماں کے ساتھ کام پر جاتی ہے۔وہ بہت پر اعتماد لڑکی ہے اور اپنی اس خوبی کی وجہ سے پوری بستی میں مشہور ہے۔ ایک دن اس کی ماں بیمار ہو جاتی ہے اور بھائی کو بھی کسی کام سے جانا پڑ جاتا ہے۔وہ اکیلی کام پر جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انٹرویو کی مشاہداتی فہرست

مشاہدات	مہارتوں کا استعمال
	☐ مناسب جسمانی حرکات وسکنات کا استعمال ☐ مناسب لہجے کا استعمال ☐ تفتیش کے عمل کی وضاحت کرنا ☐ متاثرہ شخص کی فوری ضروریات (طبی، قانونی) کو دیکھنا ☐ غیر جانب دار رہنا ☐ تخلیے کا خیال رکھنا ☐ حوصلہ افزائی کرنا ☐ الفاظ اور جذبات کی عکاسی والا سننا ☐ متاثرہ فرد کے دکھ کو محسوس کرنا ☐ کھلے سوالات پوچھنا (open-ended question) ☐ ایسے سوالات پوچھنا جن کا جواب صرف ہاں یا نہ میں ہو (close-ended questions) ☐ Cue سوالات پوچھنا ☐ شاباش دینا **مشاورت کے مراحل** ☐ انٹرویو کی تیاری اور منصوبہ بندی ☐ انٹرویو کا آغاز ☐ انٹرویو کرنا ☐ انٹرویو کا اختتام ☐ انٹرویو کا تجزیاتی جائزہ

کیس سٹڈیز برائے سیشن 3

کیس سٹڈی 1

ایک بچہ پولیس سٹیشن لایا جاتا ہے۔ بچے کی عمر تقریباً 15 سال ہے۔اس بچے کو اپنے ہی علاقے کے بڑے بچوں نے جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس کے والد اور چچا اسے لے کر تھانے آتے ہیں ۔ تھانے میں SHO صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوتے ہیں۔اب بچے کا انٹرویو کیسے کیا جائے گا۔؟

کیس سٹڈی 2

ایک خاتون جس کی عمر 30 سال کے قریب ہے۔وہ اپنے 10 سالہ بھائی کے ساتھ تھانے میں آتی ہے اور بتاتی ہے کہ اس کا خاوند اس کو مارتا ہے۔ وہ اس صورتحال سے خاصی پریشان ہے اور اپنے خاوند کے خلاف رپورٹ درج کروانا چاہتی ہے۔

کیس سٹڈی 3

ایک 20 سالہ لڑکی ایک آدمی کے ساتھ پولیس سٹیشن آتی ہے وہ بہت سہمی ہوئی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اسے جسمانی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے اور اس سلسلے میں وہ ایس ایچ او سے بات کرنا چاہتی ہے۔

کیس سٹڈیز برائے سیشن 7

کیس سٹڈی 1

ایک خاتون تھانے میں آتی ہے اور کہتی ہے کہ اس کا شوہر اسے تشدد کا نشانہ بناتا ہے۔ اس کا خاوند علاقہ کا انتہائی مشہور اور امیر آدمی ہے۔ عورت بھی ایک بہت امیر گھرانے کی بیٹی ہے۔

کیس سٹڈی 2

ایک شخص اپنے 8 سالہ بچے کو لے کر تھانے آتا ہے۔ بچہ بہت گھبرایا ہوا ہے۔ اس کے چہرے سے اذیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کا باپ پولیس آفیسر کو بتاتا ہے کہ اس کے بیٹے کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور اس جرم کا مرتکب محلے کے کونسلر کا بیٹا ہے۔

کیس سٹڈی 3

ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً 13 سال کے قریب ہے اپنی ماں کے ساتھ تھانے آتی ہے۔ وہ مسلسل رو رہی ہے۔ دونوں ماں بیٹی لوگوں کے گھروں میں کام کرتی ہیں۔ اسکی ماں بتاتی ہے کہ اس کی بیٹی علاقے کے MPA کے گھر کام کرتی ہے اور MPA کے بیٹے نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی ہے۔

کیس سٹڈیز۔تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کے ساتھ ’ڈیل‘ کرنے میں اخلاقی مسائل

کیس سٹڈی 1

آپ کا پولیس سٹیشن جنسی تشدد کا نشانہ بننے والی ایک 20 سالہ لڑکی کے ساتھ ’ڈیل‘ کر رہا ہے اس علاقے کی ایک با اثر شخصیت نے اسے جنسی تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ ذرائع ابلاغ کو واقعہ کا علم ہو چکا ہے اور وہ لڑکی اور اس کے ساتھ ہونے والی زیادتی سے متعلق تفصیل جاننا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں آپ کون کون سے اخلاقی پہلوؤں کو مدنظر رکھیں گے۔

کیس سٹڈی 2

10 سالہ بچہ کے گھر والے اس کی گمشدگی کی رپورٹ کراتے ہیں۔ اسی روز شہر کی پولیس کو یہ لڑکا نزدیکی کھیتوں میں نیم بے ہوشی کی حالت میں ملتا ہے۔ اس کی ظاہری حالت (پھٹے کپڑے، خون کے دھبے) سے آپ کو شک ہوتا ہے کہ اس جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس سے منسلکہ اخلاقی پہلو کون کون سے ہیں جنہیں آپ اس کیس کے ساتھ ’ڈیل‘ کرتے وقت ذہن میں رکھیں گے؟

سیکشن چہارم: مطالعاتی مواد

سیکشن چہارم: مطالعاتی مواد

ریڈنگ 1: صنفی تشدد

عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے لئے جاری کردہ اقوام متحدہ کے اعلامیہ (1993) کے آرٹیکل میں عورتوں کے خلاف تشدد کی اصطلاح کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:" صنفی بنیادوں پر کیا جانے والا کوئی بھی ایسا فعل جو جنسی، نفسیاتی نقصان کا باعث ہو یا بن سکتا ہو یا عورتوں کے لئے مصائب کا سبب ہو، اس میں یہ عوامل بھی شامل ہیں: اس طرح کے نتائج کی دھمکیاں دینا، زبردستی کرنا یا دانستہ طور پر آزادی سے محروم کرنا، چاہے سر عام ہو یا نجی طور پر"

س اعلامیہ کے آرٹیکل 2 کی اساس یہ ہے کہ یہ تعریف خاندان کے اندر ہونے والے، معاشرے میں ہونے والا یا مملکت کی طرف سے ہونے یا نظر کئے جانے والے جنسی، جسمانی اور نفسیاتی تشدد کا احاطہ تو کرے تاہم یہ اسی تک ہی محدود نہ ہو۔ ان افعال میں شامل ہیں' بیوی/خاوند کو مارنا پیٹنا، جنسی تشدد (زنا بالجبر)، بچے/بچیوں پر جنسی تشدد، جہیز سے منسلکہ تشدد، خواتین کے نازک اعضاء کا کاٹنا/قطع کرنا، اور دیگر ایسے افعال جو عورتوں کے لئے ایذاء کا باعث ہوں، غیر ازدواجی تشدد، جنسی استحصال، جنسی طور پر ہراساں کرنا اور کام والی جگہ، سکول میں یا کسی اور جگہ ہراساں کرنا، خواتین کی غیر قانونی نقل و حمل اور جبری جسم فروشی۔

1995 میں ہونے والے 'بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن' میں صنفی تشدد کی تعریف میں کچھ امور کا اضافہ کیا گیا۔ اس علامیہ میں بیان کیا گیا کہ خواتین کے خلاف تشدد میں یہ افعال شامل ہیں: 'جنگ کے دوران خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی کرنا، جن میں شامل ہیں جنسی تشدد، جنسی زیادتی، جنسی غلامی، اور جبری طور پر حمل کا ٹھہرانا؛ جبری بانجھ کرنا، جبری اسقاط حمل، مانع حمل ادویات کا جبری استعمال کرانا یا استعمال کرنے پر مجبور کرنا، والدین کا بچے کی جنس کا (دوران حمل) انتخاب کرنا، بچیوں کے قتل'۔ اس میں اقلیتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین، عمر رسیدہ، گم شدہ، دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والی، مہاجرین/پناہ گزین افراد، معذور اور دور دراز کے پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھنے والی یا حراست میں رکھی جانے والی خواتین کی مخصوص بے بسیوں کو تسلیم کیا گیا۔

ماخذ: (UNFPA سٹیٹ آف ورلڈ پاپولیشن رپورٹ، 2005)

عورتوں اورلڑکیوں کے خلاف تشدد کی تعریف

مندرجہ ذیل افعال عورتوں کے خلاف تشدد کا احاطہ کرتے ہیں تاہم اسی تک ہی محدود نہیں ۔۔۔ معاشرے میں جسمانی، جنسی تشدد کے واقعات کا ہونا، جن میں شامل ہیں: جنسی استحصال، جنسی طور پر ہراساں کرنا، کام والی جگہ پر خوفزدہ/ہراساں کرنا، تعلیمی اداروں میں یا کسی اور جگہ خواتین کی غیرقانونی نقل وحمل اور جبری جسم فروشی۔

صنفی تشدد کی تعریف

صنفی تشدد سے مراد کسی فرد کو صنف یا جنس کی بنیاد پر تشدد کا نشانہ بنانا۔ جسمانی، ذہنی یا جنسی نقصان یا تکالیف کا باعث بننے والے افعال یا اس طرح کے نتائج کی دھمکی، جبری طور پر یا کسی اور طرح آزادی سے محروم کرنا۔ صنفی تشدد سے متاثر ہونے والے افراد میں / عورتیں، مرد، لڑکے اور لڑکیاں سب ہی شامل ہیں۔ تاہم اس تشدد کا اولین نشانہ عورتیں اور لڑکیاں ہی بنتی ہیں۔

جنسی استحصال کی تعریف

جنسی مقاصد کے لئے ایسے فرد کا استحصال کرنا/اسے نقصان یا تکلیف پہنچانا جو آپ پر بھروسہ کرتا ہو یا کمزور طبقے سے تعلق رکھتا ہو یا طاقت میں کم ہو۔ جنسی استحصال میں یہ افعال شامل ہیں تاہم یہ اسی تک محدود نہیں مثلاً کسی دوسرے فرد سے مالی معاشرتی یا سیاسی فائدہ حاصل کرنا۔ جنسی استحصال کے واقعات عموماً جبر و زیادتی اور دھوکا دہی کے پس منظر میں ہی پیش آتے ہیں یا جہاں نشانہ بننے والا/والی متاثرہ شخص استحصال کو ختم کرا سکنے کی طاقت یا صلاحیت نہیں رکھتا/رکھتی ہو۔

ریڈنگ 2: گھریلو اور جنسی تشدد

گھریلو تشدد

گھریلو تشدد سے مراد ایسا فعل جو خاندان کا ایک فرد دوسرے فرد پر تسلط حاصل کرنے، ڈرانے، بے عزت کرنے یا غلبہ حاصل کرنے لئے کرے۔ یہ فعل جسمانی بھی ہوسکتا ہے (جیسے ضرب لگانا، زدوکوب کرنا، تھپڑ مارنا، دھکیلنا وغیرہ) جذباتی بھی (جیسے ہمیشہ زیرِ تنقید رکھنا، نیچا دکھانا، دھمکانا، بے عزت کرنا وغیرہ) مالی بھی (جیسے روپے پیسے اور دیگر مالی وسائل کو ہمیشہ اپنے قبضہ میں رکھنا) اور جنسی بھی ہوسکتا ہے (جیسے ہم بستری اور دیگر جنسی افعال کے لئے مجبور کرنا)۔

جنسی حملہ/جنسی تشدد

اس سے مراد ایک فرد کا دوسرے فرد کے ساتھ اس کی مرضی و منشاء کے بغیر جبری طور پر مباشرت (ہم بستری) کرنا یا کسی طرح کا کوئی جنسی فعل کرنا ہے۔

غیرت کے نام پر قتل

ایسے مرد اور خواتین کو سزا دینا جن سے زنا سرزد ہوا ہو۔ خاندان اور/یا کنبہ / قبیلہ مبینہ زنا کار کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنی 'غیرت' کو بحال کرتے ہیں۔ گو کہ الزام مرد اور عورت مبینہ طور پر دونوں پر برابر لگتا ہے تاہم مردوں کی نسبت عورتوں کے قتل کہیں زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔

غیرت کے نام پر قتل ایک ایسا جرم ہے جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں تواتر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں اس کو سیاہ کاری، سندھ میں کارو کاری کہا جاتا ہے جبکہ پنجاب میں کالا کالی اور خیبر پختونخوا میں تور رطور کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل کا نہ تو کوئی مذہبی جواز ہے اور نہ ہی قانونی۔ تاہم مضبوط معاشرتی و ثقافتی روایات اور رسوم کی اس کو حمایت حاصل ہے۔

ماخذ: نیشنل پولیس اکیڈمی روزن کا بنایا ہوا رویوں میں تبدیلی کا ماڈیول

مطالعاتی مواد۔گھریلوتشدداور جنسی حملے سے متعلق حقائق

گھریلوتشدد

- ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر تین میں سے ایک عورت کوگھریلوتشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ ایک سنجیدہ معاشرتی مسئلہ ہے۔ (کمیشن برائے انسانی حقوق، پاکستان، سالانہ رپورٹ2003)۔
- گھریلوتشدد کے واقعات ہر سماجی واقتصادی طبقے میں ہوتے ہیں۔عورت چاہے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتی ہو، تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ، گھریلوتشدد کا نشانہ بن سکتی ہے ۔
- (ذاتی تحفظ کے علاوہ) تشدد کی کسی صورت کو بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔انسان کو چاہے جتنا بھی غصہ آجائے، یا سامنے والا شخص کتنا بھی ناروا رویہ کیوں نہ اختیار کرلے، وہ مرد ہو یا عورت، جسمانی تشدد کا حقدار کبھی بھی نہیں ٹھہر سکتا۔
- مسائل کے حل یا غصے کے اظہار کے لئے تشدد درست طریقہ نہیں۔ بحث مباحثہ اور اختلاف رائے انسانی تعلقات میں معمول کی بات ہے لیکن تشدد ان معمولات میں شامل نہیں۔
- کوئی بھی عورت پرتشدد تعلقات پرخوش یا راضی نہیں ہوسکتی۔ بہت سی عورتیں کچھ وجوہات کی بنا پر متشدد ساتھی کے ساتھ ہی رہتی ہیں ان وجوہات میں شامل ہیں: مرد پر مالی انحصار، بچوں کی خاطر، معاشرے میں بدنامی کا خوف، تشدد کا نشانہ بننے کا ذمہ دار خود کو ہی سمجھنا، عورت کے لئے خاندان میں حمایت کا نہ ہونا نا کافی قوانین وسماجی خدمات جس کی وجہ سے ذاتی تحفظ کے بارے میں خدشات کا ہونا۔

- پرتشدد ہونا تو محض ایک طرز عمل اور رجحان ہے۔وقتی طور پر آپے سے باہر ہو جانے سے عمومی مایوسی، منشیات/ شراب نوشی یا معاشی و مالی مسائل کے سبب انسان متشدد نہیں ہوتا۔

جنسی حملہ/جنسی تشدد

- صرف رپورٹ شدہ واقعات کے مطابق پاکستان میں ہر تین گھنٹوں میں ایک عورت جنسی تشدد (Rape) کا نشانہ بنتی ہے۔صحیح تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ زیادہ تر واقعات کی رپورٹ ہی نہیں درج کی جاتی (کمیشن برائے انسانی حقوق، پاکستان، سالانہ رپورٹ 2002)
- جنسی تشدد ایک جارحانہ حملہ ہے جس کا ارتکاب دوسروں پر تسلط حاصل کرنے، ڈرانے، بے عزت کرنے یا غلبہ حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے ۔ یہ طاقت کے زور پر کیا جانے والا ایک فعل ہے۔جنسی فعل تو تسلط حاصل کرنے اور بے عزت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
- جنسی تشدد کا مقصد واضح تشدد ہو بھی ہوسکتا ہے اور نہیں بھی۔تاہم عام طور پر تشدد کے بجائے زور زبردستی کرنے، طاقت کا استعمال کرنے، جسمانی طور پر نقصان پہنچانے، مالی طور پر محروم کردینے اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔
- زیادہ تر عورتیں جن مردوں کے ہاتھوں جنسی تشدد کا نشانہ بنتی ہیں وہ ان کے لئے اجنبی نہیں بلکہ جاننے والے ہی ہوتے ہیں۔
- عمر، جسمانی ساخت، لباس، کردار، لائف سٹائل، تعلیم، سماجی اقتصادی رتبے سے قطع نظر کوئی بھی عورت جنسی تشدد کا نشانہ بن سکتی ہے۔ ان میں نوجوان

لڑکیاں بھی ہوسکتی ہیں عمر رسیدہ خواتین بھی اور پردہ دار عورتیں بھی۔ غرض یہ کہ کوئی بھی عورت اس تشدد کے تلخ تجربے سے گزر سکتی ہے۔

- جنسی تشدد کے لئے نہ کوئی جگہ مخصوص ہے اور نہ وقت۔ یہ واقعہ کسی بھی وقت اور مقام پر پیش آ سکتا ہے۔
- جنسی تشدد کے اثرات ہمیشہ صدماتی ہوتے ہیں اور اس کے نتائج بہت شدید ہوتے ہیں۔ تاہم مختلف عورتوں میں اس تشدد کے بعد مختلف قسم کے ردعمل ظاہر ہو سکتے ہیں۔ انہیں شدید صدمہ بھی لگ سکتا ہے اور بظاہر وہ بالکل 'نارمل' بھی دکھ سکتی ہیں۔ جنسی تشدد کے ساتھ بہت سے احساسات وابستہ ہوتے ہیں اور ان کے دوررس اثرات ہوتے ہیں۔ ان احساسات میں عدم یقین، ڈر، شرم، خود کو الزام دینا، ڈپریشن، خودسوزی کا رویہ کا پیدا ہونا، انکار، اضطراب / بے چینی، غصہ، عزت نفس کا مجروع ہونا، اور صدمہ سے متعلقہ علامات (مختلف قسم کے خوف (فوبیا)، فلیش بیک (ماضی کے تلخ مناظر) بے چینی وغیرہ ۔

غیرت کے نام پر قتل

- یکم جنوری 2005 سے 6 مارچ 2005 تک سوا دو ماہ میں غیرت کے نام پر قتل کے 340 واقعات ہوئے (کمیشن برائے انسانی حقوق، پاکستان سالانہ رپورٹ 2005)۔
- روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والے باضابطہ اعداد وشمار کے مطابق جولائی 2004 تا جون 2005 غیرت کے نام پر قتل کے 4001 واقعات ہوئے۔ جس میں عورتوں کی شرح تعداد 69% تھی۔ (آ کس فیم جی بی، پاکستان، مہم ہم غیرت کے نام پر قتل کے واقعات کا خاتمہ کر سکتے ہیں' 2004)

- غیرت کے نام پر قتل کو بدلہ لینے، زمین ہتھیانے، قرضہ اتارنے اور خاندانی جھگڑوں (جن میں زیادہ تعداد وراثتی نوعیت کی ہوتی ہے) کو ختم کرانے کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل کو خاندان یا قبیلہ عورت کو قتل کر کے مادی یا مالی فوائد حاصل کرنے کے لئے چال کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔
- معاشرتی طور پر اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے اس کی ثقافتی رسم کے طور پر توثیق اور غیر مؤثر قانونی تحفظ (اس جرم کو ختم کرانے کی راہ میں) مضبوط رکاوٹیں ہیں۔
- سابق صدر جنرل پرویز مشرف نے غیرت کے نام پر قتل کو باقاعدہ قتل کا جرم قرار دینے کا اعلان کیا تھا۔ قومی اسمبلی اور سینٹ نے بھی فوجداری قانون (ترمیمی) بل 2004 کی منظوری دی۔ قانون سازادارے کا مقصد غیرت کے نام پر کئے جانے والے جرائم (قتل، ارادہ قتل، زخمی کرنا، جلانا، تیزاب پھینکنا وغیرہ) کا ارتکاب کرنے والے افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہے۔ حکومت کی طرف سے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ احسن اقدام ہے۔ تاہم ابھی ایسی کمیاں/حدود ہیں جن کے متعلق سوچنے کی ضرورت ہے مثال کے طور پر دوسرے قوانین کی اس قانون کے ساتھ مطابقت پیدا کرنا، اس قانون پر عمل درآمد کرانا، مصالحت اور صلح سے متعلقہ شق جو مرد سرپرست کو قاتل کے ساتھ صلح کرنے یا اسے معاف کر دینے کا اختیار دیتی ہے۔ اس صورت میں چونکہ غیرت کے نام پر قتل کرنے والا عموماً خاندان ہی کا فرد اور مرد ہوتا ہے تو اس شق کی بدولت اسے تحفظ مل جاتا ہے۔ تاہم 2011 میں حکومت پاکستان نے غیرت کے نام پر قتل کو باقاعدہ ایک سنگین جرم قرار دیا ہے۔

The prevention of Anti-women practices (Criminal Law Amendment) Act 2011

ریڈنگ 3: خواتین تشدد کیوں سہتی ہیں جبکہ وہ پُر تشدد صورتِ حال سے نکل سکتی ہیں

یہ سوال عموماً کیا جاتا ہے۔ پولیس اہلکار اور عام افراد یہ پوچھتے ہیں ’عورتیں اپنے پرتشدد خاوندوں کے پاس رہتی ہی کیوں ہیں؟‘ بعض اوقات یہ حقیقت کہ عورتیں اپنے پرتشدد خاوندوں کو چھوڑ کے چلی کیوں نہیں جاتیں؟ یا چھوڑ کر چلی جائیں تو اپنے ظالم شوہر کے پاس دوبارہ واپس کیوں آجاتی ہیں، پولیس اہلکاروں کو اس معاملہ کو سنجیدگی سے لینے سے روکتی ہے۔

عورتیں کیوں وہیں ٹھہری رہتی ہیں اس کی بہت سی اور مختلف وجوہات ہیں۔ ہم نے 10 ممکنہ وجوہات کی فہرست تیار کی ہے (چونکہ اس فہرست میں دی جانے والی تمام ممکنہ وجوہات انگریزی کے حرف ’F‘ سے شروع ہوتی ہیں اس لئے ان کو "10 Fs" بھی کہا جاسکتا ہے)۔

Fear (ڈر)

ڈر اپنے بچوں کو چھوڑنے کا، جسمانی تشدد کا کیونکہ انہوں نے خاوندوں کو چھوڑا، بچوں پر برا اثر پڑنے کا، شوہر کے بغیر اکیلے رہنے کا، بے بسی کا، اس کا خودکشی کرنا اگر وہ (عورت) اس کو چھوڑ جائے۔

Finance (مالی امور)

عورت کے پاس کوئی ہنر نہیں کہ نوکری کر سکے۔ ایسی صورت میں عورت سوچتی ہے کہ ’میری اور بچوں کی کفالت کون کرے گا؟‘

Family (خاندان)

اپنے خاندان کو اکٹھا رکھنے کی خواہش عورت کو پرتشدد ماحول پر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔

(باپ) Father

بچوں کو باپ کی ضرورت ہے۔اس لئے عورت اپنے بچوں کو باپ کے سایہ سے محروم نہیں کرنا چاہتی ۔

(معاف کردینا) Forgiveness

عموماً عورتیں کہتی ہیں کہ ُظالم شوہر ہونے کے باوجود میں اس سے محبت کرتی ہوں اور میاں بیوی کے تعلقات میں ایسا ہی ہوتا ہے ۔

(مستقبل سے متعلق امید) Fantasy

سب اچھا ہو جائے گا، حالات ایسے بھی برے نہیں۔ میں اس کے پرتشدد رویے کو بدلنے میں اس کی مدد کرسکتی ہوں۔ ویسے اب وہ کافی بدل گیا ہے ۔

(ناکامی) Failure

عورت سوچتی ہے کہ خاندان والے اور دوست احباب سمجھیں گے وہ اچھی بیوی نہیں بن سکی اور ناکام رہی۔

(تھک ہار جانا) Fatigue

وہ تھک چکی ہے اور اس کے لئے وہیں (پرتشدد شوہر کے پاس) رہنا زیادہ آسان ہے۔وہ یہ کہہ سکتی ہے کہ پہلے بھی تو اس نے چھوڑنے کوشش کی تھی لیکن کیا فائدہ ہوا؟ اب وہ الجھن کا شکار ہوسکتی ہے اور یہ محسوس کر سکتی ہے کہ اب وہ تھک ہار چکی ہے۔

(مستقبل) Future

اپنے مستقبل سے متعلق غیر یقینی صورتحال اور ڈر محسوس کر سکتی ہے۔اس کا اور بچوں کا کیا بنے گا۔عورت سوچتی ہے کہ ’میں کہاں جاؤں گی، کیا کروں گی، کہاں رہوں گی؟

تشدد کے چکر کا نظریہ

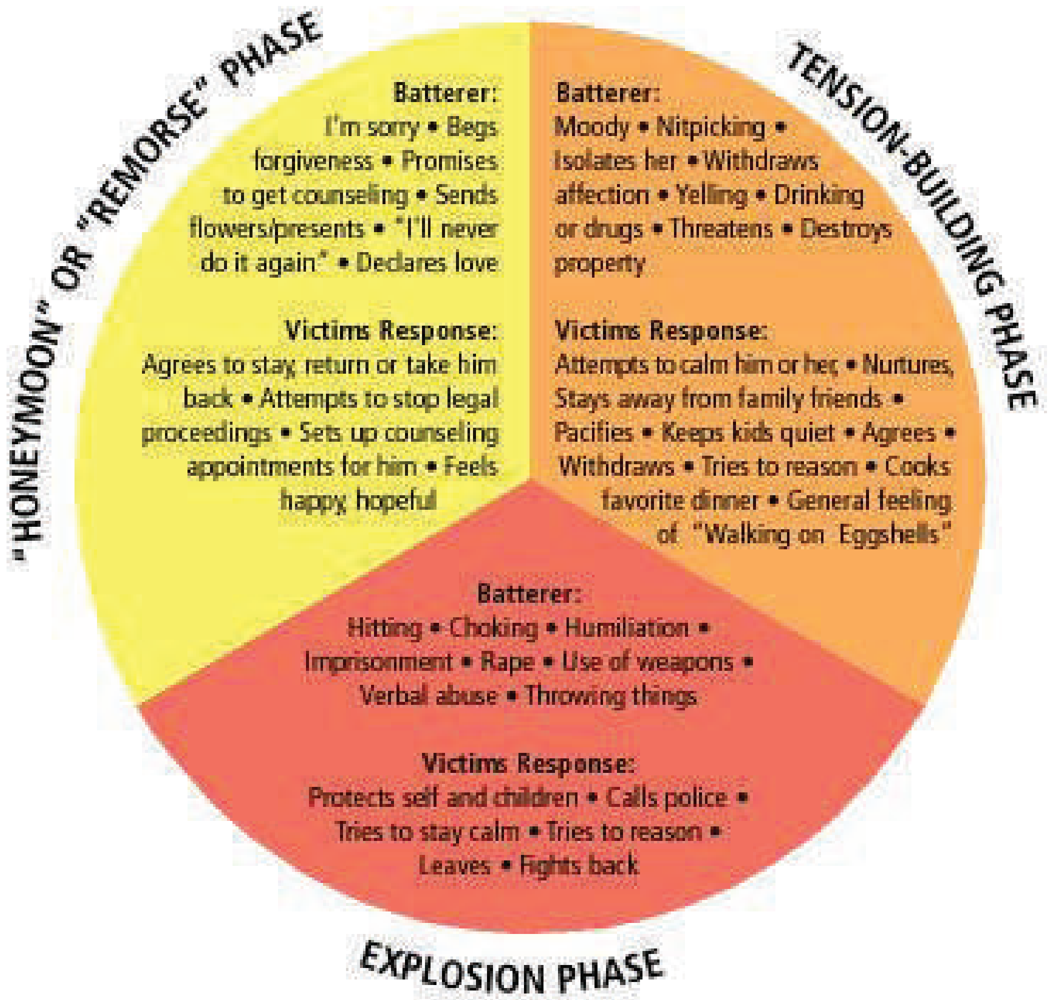

ریڈنگ 4: تشدد کا چکر

تناؤ (Tension) بننے کا مرحلہ

تناؤ، دباؤ اور کھچاؤ انسانی زندگی میں معمول کا حصہ ہیں اور ہر تعلق داری کے مختلف اوقات میں یہ عوامل موجود ہوتے ہیں۔ تاہم کچھ وجوہات کی بنا پر بعض لوگ پر تشدد ردِعمل ظاہر کرتے ہیں اور جب تعلقات میں تشدد آجائے تو تناؤ (Tension) کی صورت بھی بن جاتی ہے۔

تشدد کے چکر کے اس مرحلے پر میاں بیوی کے درمیان تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ نوکری، مالی حالات، بچوں کے حوالے سے اور دوسرے مسائل دراصل دباؤ ڈالنے والے عوامل ہیں جن کی وجہ سے تناؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ چکر کے اس مرحلے میں استحصال کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یہ لفظی بھی ہوسکتا ہے، جذباتی بھی اور جسمانی بھی۔ شوہر بیوی کو 'بے وقوف'، 'غیر جاذب نظر'، اس کے بچوں کی 'بری ماں'، 'بری بیوی' یا پاگل کہہ سکتا ہے۔ پر تشدد تعلقات میں بیوی عموماً غلطی تسلیم کر لیتی ہے اور فیصلہ کرتی ہے کہ مستقبل میں وہ کوئی ایسی 'غلطی' نہیں کرے گی جو شوہر کو پریشان کرنے کا باعث بنے۔ پھر وہ شوہر کا موڈ بہتر بنانے کا ارادہ کرتے ہوئے شوہر کو خوش اور پر سکون رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرسکتی ہے اس کے باجود جواب میں جب شوہر 'پھٹ' پڑتا ہے تو بیوی پھر بھی دوش اپنے آپ کو ہی دیتی ہے۔

تناؤ بننے کے اس مرحلے پر عورت جواب میں کم ہی غصہ دکھاتی ہے خواہ شوہر اس سے غیر معقول باتوں کا مطالبہ ہی کیوں نہ کرے۔ اس کی وجہ سے عورت، بیمار ہوسکتی ہے۔ اور وہ ذہنی دباؤ یا پریشانی میں مبتلا ہوسکتی ہے اور بے بسی محسوس کرسکتی ہے۔ جذباتی دباؤ کی وجہ سے اسے سر درد، معدہ کی خرابی، سونے میں دشواری اور کمزوری اور تھکاوٹ کا محسوس ہونا جیسے مسائل بھی ہو سکتے ہیں۔ ان مسائل کی وجہ سے اس کے اندر عورت کے بے وقعت ہونے کا احساس پیدا ہوسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ اپنے شوہر کی تنقید کے سامنے اور بھی کمزور پڑ سکتی ہے۔

بظاہر عورت اس بات سے انکار کرسکتی ہے کہ وہ خوفزدہ ہے۔ اگر وہ جانتی بھی ہو کہ وہ خوفزدہ یا خطرے میں ہے تو بھی اپنے لئے مدد حاصل کرنے میں انتظار کرسکتی ہے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھ سکتی ہے کہ وہ صورت حال پر کسی نہ کسی حد تک خود ہی اثر انداز ہوسکتی ہے۔ وہ یہ سوچ کر بہت ندامت محسوس کرسکتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کو خوش رکھنے میں ناکام رہی۔ وہ یہ تصور کرسکتی ہے کہ اگر اس پر تشدد کے بارے میں دوسرے لوگوں کو علم ہوگیا تو وہ اسی کو قصوروار ٹھہرائیں گے۔

جونہی تناؤ کی کیفیت میں شدت آتی جاتی ہے تشدد کے چھوٹے چھوٹے واقعات میں آہستہ آہستہ شدت آسکتی ہے۔ یہ واقعات چھینا چھپٹی سے لے کر تھپڑ مارنے اور دھکیلنے تک کے ہوسکتے ہیں۔ پرتشدد شوہر کو اس بات کا علم ہوسکتا ہے کہ وہ جو کررہا ہے، غلط کررہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے یہ ڈر بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی جائے گی لہٰذا اب وہ عورت کو اپنے زیرتسلط کرنے کے لئے اس پر مزید غصہ کرنا شروع ہوسکتا ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ استحصال اور مار پیٹ کے واقعات میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور ان کی شدت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ عورت اپنے طور پر اس استحصال کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے جس میں اجتناب کرنا، منانا اور 'شکست' تسلیم کرنا شامل ہے۔ یہ اقدام محض وقتی ہوتے ہیں اور دیر تک کارگر ثابت نہیں۔ جب تناؤ ناقابل برداشت حد تک بڑھ جاتا ہے تو شدید مارکٹائی کا واقعہ پیش آتا ہے۔

شدید اشتعال کا یا پرتشدد مرحلہ

تشدد کے اس مرحلے میں شدید تشدد پیش آتا ہے جس کی وجہ سے عموماً چوٹیں آتیں ہیں اور بعض اوقات موت واقعہ ہو جاتی ہے۔ یہ عام طور پر چند منٹوں سے لے کر 24 گھنٹوں تک جاری رہنے والا مختصر ترین مرحلہ ہوتا ہے۔

عورت کا رویہ شاذونادر ہی اس مرحلے کو تحریک دینے کی وجہ بنتا ہے۔ بلکہ یہ عموماً بیرونی دباؤ (جیسے کام کی پریشانی، گاڑی کا ٹائر پنکچر، مالی مسئلہ وغیرہ) یا تشدد کرنے والے شخص کی اپنی اندرونی وجوہات یعنی اس کے سوچنے اور محسوس کرنے کا انداز وغیرہ کی وجہ سے پیش آتا ہے۔ اس مرحلے میں تناؤ بننے کے مرحلے سے کہیں زیادہ اور شدید مار پیٹ کی جاتی ہے۔

متاثرہ عورت (تشدد کے بعد) اپنے آپ کو سنبھالنے میں دشواری محسوس کر سکتی ہے اور نفسیاتی طور پر اپنے آپ کو جکڑا ہوا محسوس کر سکتی ہے۔ وہ واقعہ کے شدید ہونے سے انکار کر سکتی ہے اور طبی امداد لینے سے انکار یا توقف کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسے یہ ڈر ہوتا ہے کہ پولیس کی مداخلت پُر تشدد ساتھی کو مزید اشتعال دینے کا باعث بن سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پولیس کے سامنے اپنے ساتھی کا دفاع کر سکتی ہے۔ حالانکہ تشدد سے متاثر ہونے والے زیادہ تر افراد اسی مرحلے پر پولیس کی خدمات حاصل کرتے ہیں گو یا مداخلت کروانے اور مدد کے حصول کے لئے یہی چھوٹا سا ایک موقع میسر آتا ہے۔ چونکہ شدید مار پیٹ کے واقعات کو تحریک دینے والے عوامل کچھ بھی ہو سکتے ہیں، اس لئے اس حوالے سے اندازہ لگانا تقریباً ناممکن ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت لاشعوری طور پر شدید مار پیٹ کے لئے اپنے ساتھی کو خود ہی اشتعال دیتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے تجربے سے یہ اندازہ کر لیتی ہے کہ یہ واقعہ پیش آنے والا ہے وہ چاہتی ہے کہ یہ جلدی جلدی آ کر گزر جائے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اس استحصال کے بعد 'پرسکون' اور 'ہنی مون' مرحلہ شروع ہو جائے گا۔ ایک دفع مار پیٹ شروع ہو جائے تو اس سے فرار ممکن نہیں۔ مار پیٹ کرنے والا خود ہی اس کو ختم کر سکتا ہے۔ شدید مار پیٹ کے بعد میاں بیوی تیسرے مرحلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس مرحلے کو 'ہنی مون' مرحلہ کہا جاتا ہے۔

ہنی مون مرحلہ (معذرت، معافی تلافی، تعلقات میں بہتری لانے کے عزائم)

تشدد کرنے والا محسوس کرتا ہے کہ وہ بہت آگے جا چکا ہے۔ وہ پیار بھرا مخصوص رویہ اپناتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ معذرت کرتا اور وعدے کرتا ہے کہ ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہوگا۔ تشدد کرنے والا اور تشدد سہنے والی دونوں یہ یقین کر لینا چاہتے ہیں کہ دوبارہ ایسا نہیں ہوگا۔ شوہر سمجھتا ہے کہ بیوی کو اس کا 'سبق' دے دیا جبکہ دوسری طرف بیوی اس واقعہ کو پس پشت ڈال کر اس کی مخلصانہ معذرت اور پیار بھرے رویے کو دیکھتے ہوئے دوبارہ تعلقات استوار کر لیتی ہے۔ بعض اوقات تحائف دیئے جاتے ہیں جن میں پھول، نیا لباس وغیرہ ہوتے ہیں۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب بیوی شوہر کے تمام جرائم کو معاف کر دیتی ہے۔

اس طرح ہوتا ہے جیسے سارا تناؤ (ٹینشن) استحصال کی وجہ سے منتشر ہو چکا اور میاں بیوی نے سکھ کا سانس لیا۔ 'ہنی مون' مرحلے میں میاں بیوی جذباتی طور پر ایک دوسرے کے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔ استحصال کرنے والے کی اس موقع پر دکھائی جانے والی فیاضی، مدد کے جذبے اور دلچسپی کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حیران کن طور پر تیسرے مرحلے میں تشدد کا دورانیہ ختم ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان پایا جانے والا جذباتی اور معاون نوعیت کا رشتہ دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ وابستگیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اب تشدد سے متاثرہ بیوی اپنے ازدواجی رشتہ کو مثبت انداز سے دیکھتی ہے۔ اور اس کے لئے اسے چھوڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ تشدد کے اس چکر میں سے بار بار گزرنے کے بعد، عورت کی عزت نفس کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنا جسمانی اور نفسیاتی تحفظ اور سکون اس چھوٹے سے 'امن اور خوشی' کے دورانیے کے لئے داؤ پر لگا رہی ہے۔

مختلف جوڑوں کے ہر مرحلے کا دورانیہ مختصر ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ 'ہنی مون' مرحلے کا اثرات زائل ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور جوڑا ایک بار پھر پہلے مرحلے یعنی 'تناؤ بنانے والے' مرحلے میں داخل ہونے لگتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ 'ہنی مون' مرحلے کا دورانیہ مختصر سے مختصر ہوتا جاتا ہے۔ پرسکون ماحول بہت کم وقت تک ہی قائم رہ سکتا ہے اور تناؤ کا مرحلہ تقریباً فوراً ہی شروع ہو سکتا ہے۔

اب تشدد کا یہ چکر دوبارہ شروع ہوتا ہے۔

ریڈنگ 5: تعصب

تعصب کسی خاص فرد، گروہ/جماعت یا علاقائی/نسلی اقلیت کے بارے میں کسی دوسرے فرد، جماعت یا گروہ کا منفی رویہ ہے۔ یہ رویہ کسی بھی فرد کی دوسرے فرد کے بارے میں پہلے سے قائم شدہ رائے کی بنیاد پر جنم لیتا ہے۔

اس قسم کے رویوں کے پیچھے بہت سارے سماجی عقائد، اقدار اور معاشرے میں موجود کسی خاص گروہ کے بارے میں عمومی تاثرات کارفرما ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ تعصب کی بنا پر قائم کردہ رائے حقائق پہ مبنی ہو بلکہ اکثر اوقات یہ آراء بغیر تحقیق کیے نسل در نسل آگے منتقل ہوتی رہی ہیں۔ بعض اوقات کچھ افراد کے ذاتی تجربات سے بھی ان تعصّبات کو فروغ ملتا ہے۔ کئی دفعہ میڈیا ان تعصّبات کو آگے بڑھانے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

تعصب کے مختلف مراحل ہو سکتے ہیں پہلے مرحلے میں کسی خاص گروہ کے بارے میں امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں اس گروہ سے مکمل علیحدگی/بائیکاٹ شروع ہو جاتا ہے اور تیسرے مرحلے میں بات تشدد تک پہنچ سکتی ہے اور بعض اوقات قتل عام بھی شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے قیام پاکستان کے وقت ہونے والے فسادات میں لاکھوں قیمتی جانوں کا نقصان ہوا، اسی طرح دوسری جنگ عظیم میں نازیوں نے تعصب کی بنا پر 60 لاکھ افراد کا قتل عام کیا۔ متعصب رویے ہمیں اپنے اردگرد ہر جگہ نظر آتے ہیں جیسے قومی سطح پر، صوبائی سطح پر، علاقائی سطح پر، ذات پات، پیشوں، مذہبی فرقوں کی بناء پر اور اسی طرح جنس کی بنیاد پر عورت اور مرد کے بارے میں بھی تعصّبات موجود ہیں۔

تمام مذاہب تعصب کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں اسلام میں بھی ہر ایک کو اسکی شکل بگاڑے جانے، اس پر طنز کرنے، توہین آمیز ناموں سے اس کو پکارے جانے، اور اسکی غیبت سے اپنے تحفظ کا حق حاصل ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے کہ ''نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔'' (سورۃ الحجرات، آیت 11) بحیثیت پولیس آفیسر اپنے تعصّبات سے آگاہ ہونا اور ان پر کام کرنا اس لیے بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ اپنے تعصب کی وجہ سے اسے شکایت کنندہ کی بات سننے اور اس کا مسئلہ حل کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

جب کوئی فرد کسی تعصب کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات اس کی نفسیاتی، جذباتی اور جسمانی صحت پر براہِ راست پڑتے ہیں۔ جب کسی خاص گروہ کو تعصب کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو اس گروہ کے افراد خود کو تنہا محسوس کرتے ہیں نتیجتاً وہ انفرادی اور قومی ترقی میں وہ کردار ادا نہیں کر پاتے جس کی صلاحیتیں ان میں موجود ہوتی ہیں اور معاشرے میں ہم آہنگی کا فقدان نظر آتا ہے۔ اسی طرح مختلف اداروں میں کام کرنے والے افراد کے بارے میں بھی ہمارے بہت سارے تعصّبات ہوتے ہیں جیسے پولیس کے بارے میں ایک تعصب یہ ہے کہ وہ بہت ظالم اور بدعنوان ہوتے ہیں جس سے عوام میں ایک خاص قسم کے ڈر اور خوف کا احساس پایا جاتا ہے۔ اسی طرح پولیس خود کو عوام سے الگ سمجھتی ہے۔ لیکن سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا تمام پولیس افسران ظالم اور بدعنوان ہیں؟ جواب یقیناً نفی میں ہے! اسی طرح کیا تمام صحافی زرد صحافت کو پروان چڑھاتے ہیں؟ کیا تمام عوام چور اور ڈاکو ہیں؟ ان سوالات کا جواب بھی نہیں میں ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں خود تجزیہ کرنا ہے کہ ان عام تاثرات اور تجربات کی وجہ سے ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ رابطے اور تعلقات میں کتنی بڑی رکاوٹ آ رہی ہے۔ اسی طرح ہماری قومی ترقی کے بڑے بڑے منصوبے ہمارے ان تعصّبات کی بدولت سالہا سال سے التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ تعصّبات کے بین الاقوامی سطح پر اثرات ہمیں بڑی بڑی جنگوں کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

یہ سوال کہ کیا ہم تعصب کو ختم کر سکتے ہیں تو اس بارے میں دو آراء ہو سکتی ہیں ہاں یا نہیں! لیکن یہ حقیقت ہے کہ تعصب کا تعلق ہمارے رویوں سے ہے اور جس طرح رویوں میں تبدیلی ممکن ہے، اسی طرح تعصّبات میں بھی کمی کی جا سکتی ہے اور اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم اپنے تعصّبات کو جاننا اور پہچاننا ہے۔ انسان ایک دوسرے سے رنگ، نسل، پیشہ اور مذہب کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں مگر ایک انسان کی حیثیت سے دوسرے انسان کا احترام تعصب کو پہچاننے کی طرف ایک اہم قدم اور ایک بنیادی انسانی حق ہے۔ مذہب میں بھی تعصب کی بہت ممانعت کی گئی ہے جیسا کہ ہمارے نبی اکرمؐ نے اپنے آخری خطبہ مبارک میں ہر طرح کے تعصب کے خاتمے کے لئے واضح طور پر فرمایا کہ ''کسی عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے''۔

اسی طرح تعصّبات میں کمی کے لئے پہلے سے قائم شدہ منفی خیالات اور رویوں کو مثبت خیالات میں تبدیل کرنے کی کوشش کرنا بھی ایک اہم قدم ہے۔تعصّبات میں کمی کے لئے ہمیں انفرادی سطح پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے اس رویے سے دوسرے شخص کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے اور اگر ہم خود کو دوسرے شخص کی جگہ رکھ کر سوچیں تو ہم محسوس کر پائیں گے کہ یہ مرحلہ کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے۔

امتیاز (Discrimination)

تعصب اور دیگر استبدادی (روکنے والی) وجوہات کی بنا پر دوسرے افراد یا گروہوں کو موقع فراہم کرنے اور برابری کے حقوق تسلیم کرنے سے انکار کو امتیاز کہتے ہیں۔

متعصّبانہ رویے کو امتیازی طرز عمل کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے گو کہ یہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں لیکن ایک جیسے نہیں۔ تعصب کا تعلق لوگوں کے رویوں سے ہے جب کہ امتیاز میں دوسرے کے خلاف عملی اقدام کارفرما ہوتے ہیں۔تعصب اور امتیاز ایک دوسرے کے بغیر بھی موجود ہو سکتے ہیں۔

زیادہ تر کا خیال ہے کہ تعصب سیکھا جانے والا رویہ ہے اور اس کو اس صورت میں کم کیا جا سکتا ہے جب بہت سے مختلف افراد کے طبقات اور گروہ مل کر کام کریں۔ کیونکہ تعصب اور امتیاز دونوں ایک دوسرے کو تحریک دینے اور بڑھانے میں شریک کار رہوتے ہیں۔ لہٰذا امتیاز کو ختم کر کے تعصب کو کم کیا جا سکتا ہے۔امتیازی طور پر طریقوں میں تبدیلی عموماً رویوں میں تبدیل کا باعث بنتی ہے۔

ریڈنگ 6: تعصب میں کمی کے حوالے سے مفروضے

1۔ تعصب کو کم کرنے کی شدید خواہش اس میں کمی لائے گی لہٰذا ہمیں متعصّبانہ سوچ ختم کر دینی چاہیے۔

صرف خواہش ہی کافی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کسی مختلف ثقافتوں کے درمیان تعلق قائم کرنے کی مہارتوں کے بغیر تعصب سے آزاد ہونے کی خواہش اضطراب پیدا کر سکتی ہے جو غیر دوستانہ اور مخالفانہ ہوسکتا ہے۔ اس بارے میں بھی شواہد موجود ہیں کہ سٹیر یوٹائپ تصورات کے روکنے سے متعصّبانہ سوچ میں کمی نہیں آئے گی بلکہ یہ سوچ محض کچھ عرصہ کے لئے دبی رہے گی اور اس کے بعد یہ زیادہ شدت کے ساتھ واپس آجائے گی۔ اس سے یہ کہیں زیادہ مؤثر اور فائدہ مند ہے کہ سٹیر یوٹائپ سوچ یا تصور کو زیادہ مثبت سوچ میں بدل دیا جائے۔

2۔ سب سے زیادہ متعصّبانہ سوچ رکھنے والوں کو تعصب میں کمی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اس بارے میں کم ہی شواہد موجود ہیں کہ زیادہ متعصّبانہ سوچ کے حامل افراد کو تربیت دی جائے تو ان کے تعصب میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ تاہم یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب متعصب افراد کا واسطہ جب تعصب کی حوصلہ شکنی کرنے والے ماحول سے پڑتا ہے تو وہ اپنے تعصب کو اور بھی زیادہ تحفظ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ زیادہ متعصّبانہ سوچ میں کمی لانے کا سب سے زیادہ کارگر ذریعہ اجتماعی سطح پر تعصب کے خلاف ردعمل ظاہر کرنا ہے۔ ایسا اجتماعی ردعمل متعصب سوچ رکھنے والوں کو معاشرتی سطح پر یہ سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ ان کا متعصّبانہ رویہ معاشرتی اعتبار سے ٹھیک نہیں۔

3۔ جن افراد کے خلاف تعصب رکھتے ہیں ان کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے سے متعصّبانہ سوچ ختم ہو جائے گی۔

ایک دوسرے کے نزدیک آجانا ہی کافی نہیں۔ تعصّبات میں کمی لانے کے لئے اور بھی کچھ شرائط ہیں۔ اس کے لئے لوگوں کو رتبے اور طاقت میں برابری کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب آنے کی ضروت ہوگی۔ اور یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت کی فضا قائم نہ ہوتا کہ وہ ایک دوسرے کے نقصان سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ گویا مجموعی طور پر اس ماحول کے اندر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

4۔ متعصّبانہ انداز سے پیش آنے والے افراد اپنے رویے پر پشیمان نہیں ہوتے

ایسا شخص جو بہت زیادہ متعصّبانہ سوچ کا حامل ہوا سے اس طرح کے رویے پر کوئی ندامت نہیں ہوتی۔ تاہم انصاف اور برابری کے اصولوں پر زندگی بسر کرنے والے افراد کو متعصّبانہ رویوں کے بعد احساس ندامت ہوتا ہے۔

ریڈنگ 7: گھریلو تشدد کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہ کار

متاثرہ فرد کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار:

- ایک وقت میں ایک ہی سوال پوچھیں۔ اور جواب کا انتظار کریں۔ متاثرہ فرد کے جوابات کو غور سے سنیں اور اس دوران قطع کلامی نہ کریں۔
- اسے اپنی ساری روداد بیان کرنے دیں اور بعد میں تفصیل جاننے کے لئے تصدیقی سوالات کریں۔
- اگر وہ کانپ رہی ہو یا رو رہی ہو تو اس کی اس کیفیت کا احساس کریں۔ اس بات کے لئے تیار رہیں کہ اسے غصہ بھی آ سکتا ہے۔
- یہ بات ذہن میں رکھیں کہ تشدد سے متاثرہ افراد تشدد کی شدت کو الفاظ میں کم کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کو تفصیلات بتانے کا کہیں ۔
- متاثرہ فرد اس طرح کے تشدد کی تاریخ (ہسٹری) بھی پوچھیں۔ آیا پہلے اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے یا نہیں؟ اگر آیا ہے تو اس کی رپورٹ کی گئی؟ اس بات کو ذہن میں رکھیں تشدد سے متاثرہ افراد کو واقعات یاد نہیں رہتے۔ انہیں آخری، شدید نوعیت کا اور پہلا واقعہ ہی یاد ہوسکتا ہے۔
- تحمل اور اطمینان سے کام لیں۔ اور غیر ضروری دباؤ ڈالنے سے اجتناب کرنے کی کوشش کریں۔ متاثرہ فرد کے اس وقت دو طرح کے جذبات ہو سکتے ہیں؛ خاوند کے ساتھ وفاداری لیکن ساتھ ہی ساتھ اس سے خوف کے بھی۔

  متاثرہ فرد سے متعلق رائے قائم نہ کریں اور اس کی طرف سے فراہم کردہ معلومات پر اپنی طرف سے درست یا غلط ہونے کے اعتراضات نہ لگائیں۔
- صورتحال یا اس کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ سے متعلق قیاس آرائیاں کرنے سے گریز کرنے کی کوشش کریں۔

- اپنی ذاتی رائے دینے سے گریز کریں کہ متاثرہ فرد کو اب کیا کرنا چاہیے۔
- اسے یقین دلائیں کہ اس کا قصور نہیں۔ اور یہ کہ اس کے لئے مدد موجود ہے۔
- متاثرہ فرد سے پوچھیں کہ اسے اندرونی چوٹیں تو نہیں آئیں۔ بعض اوقات کھلا سوال (ایسا سوال جس میں 'ہاں' یا 'نہ' کے بجائے تفصیل سے جواب دیا جاتا ہے) پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے، جیسے: 'اس نے اپنے ہاتھ کہاں رکھے؟'
- انٹرویو کا اختتام اس انداز سے کریں کہ متاثرہ فرد انٹرویو کرنے والے سے دوبارہ رابطہ کرتے وقت کوئی پریشانی محسوس نہ کرے۔

تشدد کرنے والے شخص کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- اس پر الزام لگانے یا اس کے سامنے متضاد معلومات رکھنے سے گریز کریں۔
- ایسے سوالات کریں جن کا جواب ہاں یا نہ میں نہ دیا جا سکتا ہو (open-ended questions)، اور اس کو اپنی روداد سنانے دیں۔
- اس بات کا احساس کریں کہ اسے مایوسی، پچھتاوا ہو سکتا ہے لیکن اس کے رویے کو نہ تو درست قرار دیں اور نہ ہی اس کے لئے کوئی عذر تلاش کریں۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- بچوں کے لئے مناسب اور آرام دہ ماحول میں ان کا انٹرویو کریں۔
- کوشش کریں کہ بچے کے برابر ہونے کے لئے بیٹھ سکیں یا گھٹنوں کے بل ہو سکیں
- دھمکی آمیز سوالات سے اجتناب کریں
- سوال کا جواب دینے کے لئے اسے کوئی مشورہ نہ دیں۔
- اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ بچے اپنے آپ کو واقعہ کا ذمہ دار سمجھ سکتے ہیں۔ یا پولیس کو واقعہ سے متعلق بتاتے ہوئے اپنے آپ کو قصوروار سمجھ سکتے ہیں۔ انہیں یقین دلائیں کہ آپ ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ واقعہ کے متعلق بات کریں گے تو کوئی غلط بات نہیں ہوگی۔

ریڈنگ 8: بچے پر جنسی حملے کے حوالے سے انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

بچے کے جنسی تشدد کے واقعہ کو مشکوک سمجھیں اگر:

- ہسٹری (تاریخ) معائنہ سے حاصل شدہ نتائج کے ساتھ مطابقت نہ رکھتی ہو۔
- ہسٹری میں چوٹوں کی شدت کی وضاحت نہ کی گئی ہو
- جسم پر لگی چوٹیں قرین قیاس نہ ہوں (بیان کردہ واقعہ سے مطابقت نہ رکھتی ہوں)
- طبی امداد کے حصول میں تاخیر کی گئی ہو

معائنہ سے حاصل شدہ معلومات جو واقعہ کو مشکوک بناتی ہیں:

- زخموں کا تندرست ہونے کے مختلف مراحل میں ہونا
- ایک سے زیادہ عضو کا شامل ہونا
- ایسی چوٹیں جن کے بارے میں تفصیل نہ بتائی گئی ہو
- زخمی ہونے کا مقام/انداز مشکوک ہو
- بچہ کی عمومی ظاہری حالت
- تازہ چوٹ

مطالعاتی مواد ۔ جائے وقوعہ کو محفوظ بنانا:

- جائے وقوعہ کی نشاندہی کریں اور اسے محفوظ بنالیں
- جائے وقوعہ کی تصویریں لیں
- جائے وقوعہ سے ملنے والے ممکنہ شواہد قبضے میں لے لیں
- گواہوں کی نشاندہی اور ان کا انٹرویو کریں
- مکمل اور درست رپورٹ لکھیں

Source: Victimology, 2010 International Criminal Investigation Training Assistance Program

ریڈنگ 9: جنسی حملے/تشدد سے متاثرہ افراد کا انٹرویو کرنے کے لئے ہدایات

جنسی حملے/تشدد سے متاثرہ فرد کا انٹرویو کرنے کا مقصد عناصر جرم جاننے کے لئے ضروری تفصیلات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جیسے کہ: جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کا بالا مد (پہلے سے سوچا سمجھا)/گرومنگ (یہ اصطلاح کسی بڑے فرد کے بچے کے ساتھ جنسی مقاصد کے لئے قائم کردہ تعلقات کو ظاہر کرتی ہے) رویہ، دھمکیاں دینا، زبردستی کرنا، مجبور کرنا، اور واقعہ کے دوران اور بعد میں صدماتی ردعمل (مثال کے طور پر برتاؤ، جذباتی ردعمل، روٹین اور عادات میں تبدیلیاں)۔

1۔ جنسی حملے/تشدد کے متاثرہ فرد کا انٹرویو کرنے والے تفتیشی میں پائی جانے والی/ممکنہ ذاتی رکاوٹیں:

ا) جنسی جرم کی پیچیدہ نوعیت اور عام ثقافتی مفروضے اور اقدار انٹرویو کرنے والے پولیس افسر کی تفتیش پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

ب) جنسی عمل کے حوالے سے تفصیل جاننے میں تفتیشی پریشان کُن (awkward) محسوس کر سکتا ہے

ج) انٹرویو شروع کرنے سے قبل تفتیشی کو اپنی ذاتی اقدار اور تعصّبات بھی غیر جانبدار انٹرویو کے راستے میں رکاوٹ ہوتی ہیں۔

2۔ انٹرویو شروع کرنا

ا) متاثرہ فرد کو یقین دلائیں کہ اس کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کو سنجیدگی کے ساتھ لیا جا رہا ہے۔

ب) جنسی تشدد سے متاثرہ فرد کثر اپنے آپ کو قصوروار ٹھہراتا/ٹھہراتی ہے۔ اس کو باور کرائیں کہ اس بات سے قطع نظر کہ اس کا اپنا رویہ کیسا ہے کسی دوسرے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہو جاتا کہ وہ اس پر جنسی حملہ کرے۔

ج) متاثرہ فرد سے علیحدگی میں دریافت کریں کہ آیا وہ انٹرویو اور طبی معائنے کے دوران اپنے ساتھ کسی رشتہ دار وغیرہ کو بطور معاون رکھنا چاہتی/چاہتا ہے۔

د) اس بات کو نوٹ کریں کہ آیا متاثرہ فرد اپنے رشتہ دار (والدین/خاوند) وغیرہ کے سامنے جنسی تشدد کے واقعہ سے متعلق تفصیلات بتانے میں ہچکچاہٹ تو نہیں محسوس کر رہی۔

ر) اس بات کو بھی نوٹ کریں کہ آیا متاثرہ کے ساتھ بطور معاون بیٹھے شخص نے متاثرہ کو ڈرانے یا کنٹرول کرنے والا رویہ تو نہیں اپنا رکھا۔

3۔ متاثرہ فرد کو سمجھنا اور صدماتی اثرات کی نشانیوں کے مشاہدے

ا) اس بات کا احساس کریں کہ صدماتی اثرات کسی فرد کو کیسے متاثر کر سکتے ہیں۔

ب) متاثرہ فرد جرم کی شدید ترین قسم کا نشانہ بنی/بنا ہے۔ اسے اس کی خودمختاری اور ذاتی مرضی سے محروم کیا گیا ہے۔

ج) اگر جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی بھروسے مند، دوست، رشتہ دار تھا تو متاثرہ نے بھروسہ اور اعتماد بھی کھو دیا ہے۔

د) صدمہ کی صورت میں مختلف لوگوں کا ردعمل مختلف ہوتا ہے۔ وہ جذبات سے عاری بھی ہو سکتے ہیں اور جذبات سے پُر بھی۔ تاہم یہ دونوں کیفیات جرم کی صداقت کی نشانیاں نہیں سمجھنی چاہئیں اور عام طور پر یہ دونوں کیفیات جرم کی صورت میں موجود بھی ہوتی ہیں۔

ر) متاثرہ افراد صدمہ کے باعث واقعات کو یاد کرنے میں دشواری محسوس کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں یا جان بوجھ کر تفصیلات بتانے سے گریزاں ہیں۔

4۔ حملے کی رپورٹ اگر تاخیر سے کرائی گئی ہو تو کیسے نمٹا جائے

ا) تحقیق کے مطابق جنسی تشدد کا نشانہ بننے والے زیادہ تر افراد قانون نافذ کرنے والے اداروں میں اس کی رپورٹ ہی نہیں کرواتے۔ جو افراد اس کی رپورٹ کرواتے بھی ہیں تو ان میں سے زیادہ تر تاخیر سے ایسا کرتے ہیں۔ تاہم رپورٹ کرانے میں تاخیر کبھی بھی تفتیشی عمل میں رکاوٹ نہیں بنی چاہیے۔

ب) مکمل تفتیش کے لئے حسب ضرورت وقت صرف کرنے کے بعد دوسرے انٹرویو کے لئے شیڈول طے کریں تاکہ وہ معلومات حاصل کی جا سکیں جو دوران انٹرویو متاثرہ فرد چھوڑ گئی/گیا تھی/تھا یا بتانا بھول گئی/گیا تھا/تھی۔ اور حاصل ہونے والی اضافی معلومات سے متعلق وضاحت حاصل کی جا سکے۔

5۔ طبی اور فورنزک معائنہ

ا) طبی علاج اور فورنزک معائنہ کرانے سے متعلق متاثرہ فرد کی رہنمائی کریں۔

ب) جنسی تشدد کے واقعہ میں فورنزک معائنے کی طبی لحاظ سے اہمیت وضاحت کے ساتھ بتائیں۔اور جنسی عمل سے منتقل ہوسکنے والی بیماریوں ایچ۔آئی۔وی وغیرہ کے بارے میں بھی متاثرہ فرد کو آگاہ کریں۔

ج) اگر متاثرہ فرد طبی معائنہ کے لئے تیار نہ ہو تو اس پر واضح کریں کہ: 'جنسی تشدد واقع ہونے کے بعد 120 گھنٹوں کے اندر اندر ہی جسمانی شواہد حاصل کئے جاسکتے ہیں اور اگر تاخیر کی گئی تو انتہائی اہم جسمانی شواہد اور چوٹوں سے متعلق طبی دستاویزات ضائع ہو جائیں گی۔

6) انٹرویو کیسے کیا جائے

ا) متاثرہ فرد سے یہ سوالات پوچھ کر عناصر جرم تحریر کریں: متاثرہ فرد نے جنسی حملے کے وقت کیا سوچا، محسوس کیا اور کس طرح کا خوف محسوس کیا۔

ب) متاثرہ فرد کی حالت اپنے مشاہدے کے مطابق تحریر میں لائیں

ج) مزاحمت، بھاگنے کی کوشش/عمل، سکتے کی حالت اور وہ تمام عوامل تفصیل کے ساتھ ضبط تحریر میں لائیں جن سے متاثرہ فرد حملہ کے وقت گزری/گزرا۔

د) خاموشی کا مطلب رضامندی نہیں، الفاظ کے علاوہ بھی بہت سے عوامل سے مزاحمت کا پتہ چل جاتا ہے۔اپنے کیس میں متاثرہ فرد کے ردِعمل (مثلاً پرے دیکھنا، آنکھوں کو بند کرنا، جسمانی حرکات وسکنات) کو تحریر کریں۔

ر) متاثرہ فرد کے پچھلے رویے کے سیاق میں صدمہ/حملہ کے بعد کا رویہ دیکھنے کے لئے ٹائم لائن ترتیب دیں، مثال کے طور پر' اچانک رونما ہونے والی جسمانی تبدیلیاں جیسے وزن کا اچانک گر جانا/بڑھ جانا۔روزمرہ کی روٹین میں یا کام کی کارکردگی میں تبدیلی کو تحریر کریں

س) متاثرہ فرد کی طرف سے فراہم کردہ تمام معلومات کو تحریر کریں۔

ص) رپورٹ میں متاثرہ فرد کے الفاظ بعینہٖ اسی طرح لکھیں جس طرح اس نے بولے ہوں اور ان کو 'کوٹیشن' میں رکھیں۔متاثرہ فرد کی استعمال کردہ زبان میں نکھار لانے کی کوشش نہ کریں۔

ع) اگر متاثرہ فرد شراب نوشی یا منشیات کی/کا عادی ہے اور اس کے کثرت استعمال کی وجہ سے وہ جسمانی طور پر ناکارہ ہو چکی/چکا ہے تو اپنی رپورٹ میں متاثرہ فرد کو کمزور 'vulnerable' کے طور پر ظاہر کریں۔

ف) اگر مقدمہ کے حقائق جرم کا ارتکاب کرنے والے فرد کی طرف سے طاقت کے استعمال کو ظاہر کرنا پڑے تو مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے تحریر میں لائیں۔

ک) اگر رضامندی سے ہونے والی ملاقات نارضامندی میں بدل گئی ہو، تو متاثرہ فرد سے تفصیل پوچھیں کہ جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کا رویہ کب اور کیوں تبدیل ہوا؟

ہ) طاقت کے حوالے سے تحریر کرتے وقت مناسب اور مخصوص الفاظ کا استعمال کریں۔ مثلاً: 'اس نے مجھے دھمکی دی' غیر واضح ہے۔ اس کے بجائے دھمکی کی قسم، استعمال کیا گیا لہجہ، جسمانی اعضاء کی حرکات و سکنات اور دیکھنے کے انداز کو تحریر کریں۔

ء) متاثرہ افراد اگر مزاحمت کے قابل نہ ہوں تو یہ خوف کی علامت ہو سکتی ہے چنانچہ اس کو بھی تحریر میں لانا چاہیے۔

ی) جرم کا ارتکاب کرنے والے افراد کی محض موجودگی ہی یا ان کی طرف سے استعمال میں لائے گئے زبانی ہتھکنڈے دھونس کے طور پر دیکھے جا سکتے ہیں لہٰذا اسی طرح تحریر کیا جانا چاہیے۔

گھریلو تشدد کی تفتیش کی چیک لسٹ

متاثرہ فرد

- اس جگہ/مقام کو بیان کریں جہاں آپ کی آمد کے وقت متاثرہ فرد موجود تھا
- متاثرہ فرد کو ابتدائی طبی امداد دیں
- متاثرہ فرد کا بیان تحریر میں لائیں
- متاثرہ فرد کی جذباتی کیفیت تحریر میں لائیں
- متاثرہ فرد کی جسمانی کیفیت
- تحریر میں لائیں
- متاثرہ فرد کی چوٹوں کو تحریر میں لائیں
- متاثرہ فرد اور مشتبہ کو الگ الگ کمروں میں لے جائیں اور انٹرویو کریں

- متاثرہ فرد کی چوٹوں کی تفصیل تحریر میں لائیں
- متاثرہ فرد اور مشتبہ کے درمیان رشتے کو نوٹ کریں
- استحصال کی ہسٹری (تاریخ) تحریر میں لائیں
- عارضی طور پر روکنے والے اور دیگر عدالتی احکامات کو نوٹ کریں
- متاثرہ فرد کو گھریلو تشدد سے متاثر ہونے والے افراد کے لئے مقامی ذرائع سے
- متعلق معلومات تحریری شکل میں دیں اور وضاحت سے بتائیں کہ پولیس کی رپورٹ کے ساتھ کیا ہوگا
- متاثرہ فرد کا موجودہ پتہ اور فون نمبر نوٹ کریں

شواہد

- جائے وقوعہ کی تصویریں لیں
- ملزم کے پورے جسم کے ساتھ اس کی تصویریں لیں
- متاثرہ فرد کی جسمانی چوٹوں کی تصویریں لیں
- 72-48 گھنٹوں بعد دوبارہ تصویریں لیں
- ملزم کی چوٹوں کی تصویریں لیں
- استعمال ہونے والے تمام ہتھیار قبضے میں لے لیں
- ایمرجنسی کال ٹیپ کی کاپی حاصل کریں
- تفتیشی کاپی کے ساتھ متعلقہ رپورٹیں، تصاویر، اور شواہد منسلک کریں
- میڈیکل ہسٹری حاصل کریں

انٹرویو کرنے کی تراکیب

متاثرہ فرد سے انٹرویو کا طریقہ کار

- ایک وقت میں ایک ہی سوال پوچھیں۔اور جواب کا انتظار کریں۔متاثرہ فرد کے جوابات کو غور سے سنیں اور اس دوران قطع کلامی نہ کریں ۔
- اسے اپنی ساری روداد بیان کرنے دیں اور بعد میں تفصیل جاننے کے لئے تصدیقی سوالات کریں۔
- اگر وہ کانپ رہی ہو یا رو رہی ہو تو اس کی اس کیفیت کا احساس کریں۔اس بات کے لئے تیار رہیں کہ اسے غصہ بھی آ سکتا ہے۔
- یہ بات ذہن میں رکھیں کہ متاثرہ افراد تشدد کی شدت کو الفاظ میں کم کر دیتے ہیں ۔ایسی صورت میں اس کو تفصیلات بتانے کا کہیں۔
- متاثرہ فرد اس طرح کے استحصال کی تاریخ (ہسٹری) بھی پوچھیں۔آیا پہلے اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے یا نہیں؟ اگر آیا ہے تو اس کی رپورٹ کی گئی؟ اس بات کو ذہن میں رکھیں تشدد سے متاثرہ افراد کو واقعات یاد نہیں رہتے۔انہیں آخری، شدید نوعیت کا اور پہلا واقعہ ہی یاد ہو سکتا ہے۔
- تحمل اور اطمینان سے کام لیں۔اور غیر ضروری دباؤ ڈالنے سے گریز کریں۔ متاثرہ فرد کے اس وقت دو طرح کے جذبات ہو سکتے ہیں؛ خاوند کے ساتھ وفاداری لیکن ساتھ ہی ساتھ اس سے خوف کے بھی۔
- متاثرہ فرد سے متعلق رائے قائم نہ کریں اور اس کی طرف سے فراہم کردہ معلومات پر اپنی طرف سے درست یا غلط ہونے کے اعتراضات نہ لگائیں۔ صورتحال یا اس کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ سے متعلق قیاس آرائیاں کرنے سے گریز کریں۔

- اپنی ذاتی رائے دینے سے گریز کریں کہ متاثرہ فرد کو اب کیا کرنا چاہیے۔
- اسے یقین دلائیں کہ اس کا قصور نہیں۔ اور یہ کہ اس کے لئے مدد موجود ہے۔
- متاثرہ فرد سے پوچھیں کہ اسے اندرونی چوٹیں تو نہیں آئیں۔ بعض اوقات کھلا سوال (ایسا سوال جس میں 'ہاں' یا 'نہ' کے بجائے تفصیل سے جواب دیا جاتا ہے) پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے، جیسے: 'اس نے اپنے ہاتھ کہاں رکھے؟'
- انٹرویو کا اختتام اس انداز سے کریں کہ متاثرہ فرد انٹرویو کرنے والے سے دوبارہ رابطہ کرتے وقت کوئی پریشانی محسوس نہ کرے ۔

بچوں کا انٹرویو کرنے کا طریقہء کار

- بچوں کا انٹرویو ان کے والدین سے علیحدگی میں کریں۔
- بچوں کے لئے مناسب اور آرام دہ ماحول میں ان کا انٹرویو کریں۔
- کوشش کریں کہ بچے کے برابر ہونے کے لئے بیٹھ سکیں یا گھٹنوں کے بل ہو سکیں۔
- غیر دھمکی آمیز سوالات سے انٹرویو کا آغاز کریں ۔
- سوال کا جواب دینے کے لئے اسے کوئی مشورہ نہ دیں۔
- اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ بچے اپنے آپ کو واقعہ کا ذمہ دار سمجھ سکتے ہیں۔ یا پولیس کو واقعہ سے متعلق بتاتے ہوئے اپنے آپ کو قصوروار سمجھ سکتے ہیں۔ انہیں یقین دلائیں کہ آپ ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ واقعہ کے متعلق بات کریں گے تو کوئی غلط بات نہیں ہوگی۔

ریڈنگ 10: پاکستان میں خواتین پر تشدد

ترجمہ و تلخیص: رضوان سعید

ماخذ: خواتین پر تشدد: پاکستان میں قانونی نظام اور ادارہ جاتی ردعمل

مصنفہ: حنا جیلانی اور ایمان احمد

1993 میں ویانا میں منعقد ہونے والی ''عالمی کانفرنس برائے انسانی حقوق'' میں پہلی مرتبہ خواتین پر تشدد کو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے طور پر مانا گیا۔اسی سال اقوام متحدہ نے خواتین پر تشدد کی درج ذیل تعریف وضع کی:

''صنفی بنیاد پر کیا گیا تشدد جو کہ کسی بھی خاتون کو جسمانی، جنسی یا نفسیاتی طور پر نقصان پہنچائے بشمول ایسے پر تشدد اقدامات کی دھمکی دینا، یا عورتوں کی نقل و حرکت پر بیجا پابندی عائد کرنا۔۔۔''

1995 میں بیجنگ میں چوتھی کانفرنس برائے خواتین ہوئی اس کانفرنس میں خواتین پر تشدد کو خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا باعث قرار دیا گیا اور اس سے نمٹنے کے لئے باقاعدہ حکمت عملی تجویز کی گئی۔

خواتین پر تشدد دنیا کے کسی ایک حصے تک محدود نہیں ہے۔اقوام متحدہ کے ''عورتوں پر تشدد کے خاتمے'' کے حوالے سے کنونشن (1993) میں کہا گیا ہے کہ خواتین پر تشدد ایک تاریخی سماجی عمل کا نتیجہ ہے۔تاریخ میں مردوں اور عورتوں کے درمیان طاقت کی غیر مساوی تقسیم مردوں کو عورتوں پر حاوی کرنے کا باعث بنی۔اس منفی سماجی عمل کی وجہ سے عورتوں کو معاشرے میں ثانوی حیثیت ملتی ہے۔خواتین پر تشدد کے بنیادی محرکات میں دراصل یہ سوچ کارفرما ہے کہ عورتیں مردوں کی ملکیت ہوتیں ہیں اور یہ رویہ پوری دنیا میں پایا جاتا ہے۔بعض معاشروں میں معاشرتی روایات اور بعض میں قانونی نظام اس رویے کے فروغ کا باعث بنتا ہے۔

عالمی برادری خواتین کے حقوق کی اہمیت اور ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے ازالہ کی ضرورت شدت سے محسوس کررہی ہے اس کے باوجود پاکستان میں صنفی تشدد کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے۔یہاں خواتین بنیادی انسانی حقوق مثلاً زندہ رہنے، آزادی اور حفاظت سے متعلقہ حقوق کے حوالے سے بھی خواتین انتہائی مشکلات سے دوچار

ہیں۔اگر چہ پاکستان کے آئین میں بلا امتیاز مذہب وجنس تمام شہریوں کو یکساں حقوق حاصل ہیں مگر عملی طور پر اس کا اطلاق دکھائی نہیں دیتا اورخواتین صنفی تشدد کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔

پاکستانی معاشرہ میں تمام سطحوں پر عورتوں کو تشدد کا سامنا ہے۔اس میں ذہنی،جسمانی اور جنسی نوعیت کا تشدد شامل ہے۔غیرت کے نام پر قتل،کاروکاری،مار پیٹ،جنسی استحصال،بچپن کی شادیاں،زبردستی کی شادی اور نقل وحرکت پر پابندی وغیرہ تشدد کی وہ اقسام ہیں جو پاکستانی معاشرہ میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔مستزاد یہ کہ ان میں سے بیشتر اقدامات کو معاشرتی سطح پر تشدد ہی نہیں سمجھا جاتا۔اس کے برعکس بہت سوں کی نظر میں ان اقدامات (مثلاً کاروکاری،عزت کے نام پر قتل) کو جائز سمجھا جاتا ہے۔

ایسی پریشان کن صورتحال میں قانونی طور پر بھی خواتین کے تحفظ اوران کو بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنانے کے حوالے سے مربوط انتظامات کا فقدان ہے۔ریاستی ادارے صنف کی بنیاد پر کیے جانے والے تشدد سے نمٹنے کے حوالے سے درکار حساسیت سے محروم ہیں۔قانون نافذ کرنے والے ادارے تشدد سے متاثرہ خواتین کی مؤثر دادرسی کرنے کے قابل نہیں۔بارہا عدالتی بیانات میں ان نااہلیوں کی طرف اشارہ کیا گیا۔جنسی تشدد سے متاثرہ خاتون کو بھی موردالزام ٹھہرانا،شیلٹر ہومز میں خواتین کی نقل وحرکت پر بے جا پابندیاں عائد کرنا اور تشدد کا شکار ہونے والی بیوی کی استدعا پر کان نہ دھرنا یہ سب وہ اقدامات ہیں جو صنفی تشدد میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔اس کے علاوہ کچھ دیگر عوامل بھی عورتوں کی انصاف تک رسائی کے عمل کو مشکل بناتے ہیں۔مثال کے طور پر عورتوں کے پاس متعلقہ حقوق،قوانین اور طریقہ ہائے کار کے بارے میں معلومات کا نہ ہونا،معاون سسٹم کا غیر مؤثر یا غیر موجود ہونا،عدالتی کارروائی کے دورانیے میں بے جا طوالت اور عورتوں کی کمزور مالی حالت وغیرہ وہ عوامل ہیں جو انصاف تک عورتوں کی رسائی کو مشکل بناتے ہیں نتیجتاً عورتیں انصاف حاصل کرنے کی کوششوں سے دستبردار ہو جاتی ہیں۔

ذیل میں تشدد کی چند اقسام کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ پاکستانی معاشرے میں عورتوں کی صورتحال پر روشنی ڈالتی ہیں۔علاوہ ازیں تشدد کی ان اقسام پر معاشرتی اور ادارہ جاتی ردعمل کا مختصر جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

غیرت کے نام پر قتل

پاکستانی معاشرے میں عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک قدیم ثقافتی روایت ہے اور سماجی سطح پر اسے ایک جائز اقدام کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ دراصل غیرت کے نام پر قتل کا روایتی نظریہ اس تصور پر قائم ہے کہ عورتیں مردوں کی ملکیت ہوتی ہیں۔ عورتوں کا کوئی بھی ایسا قدم جو کہ ثقافتی اقدار کے منافی ہو مردوں کی غیرت مٹی میں ملانے کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ ابتدائی طور پر یہ روایت قبائلی نظام میں موجود تھی تاہم اب یہ ملک کے تمام صوبوں تک پھیل چکی ہے۔ اس کے لئے بہت ساری اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں تاہم کاروکاری کا لفظ سب سے زیادہ مستعمل ہے جو کہ بنیادی طور پر سندھ میں بولا جاتا ہے۔ کاری سے مراد وہ عورت ہوتی ہے جو کہ کسی غیر مرد سے جنسی تعلقات رکھتی ہو۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حقیقتاً ایک عورت کا کسی سے ناجائز تعلق ہونا ضروری نہیں۔ اگر معاشرتی سطح پر کسی عورت کے بارے میں صرف یہ تصور پایا جائے کہ اس کے کسی سے ناجائز تعلقات ہیں چاہے فی الحقیقت وہ خاتون کتنی ہی پارسا کیوں نہ ہو، اس کو کاری سمجھا جاتا ہے اور واجب القتل قتل گردانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں عورت کو اپنی صفائی پیش کرنے کا کوئی موقع بھی نہیں دیا جاتا۔ کاروکاری کے کیسز میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ قتل ہوتی ہیں۔

بہت ساری صورتوں میں کاری کی گئی خاتون کی اس سارے واقعہ میں کوئی رضا شامل نہیں ہوتی۔ مرد اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے بعد، قتل کے الزام سے بچنے کے لئے اپنے ہی گھر کی کسی عورت کو کاری کر کے مار دیتے ہیں تاکہ معاشرتی سطح پر ان کا قاتلانہ اقدام جائز ہو جائے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کارو (وہ مرد جس کے ساتھ ناجائز تعلقات کا الزام ہو) عموماً اپنی جان کے بدلے جائیداد یا دولت وغیرہ دے دیتا ہے۔ اس طرح کاروکاری جلد امیر بننے کے ایک مختصر راستہ بھی ہے۔ تاہم بسا اوقات کاری کے خاندان والے کارو کے خاندان سے بدلے میں لڑکی بھی مانگ لیتے ہیں۔ ایسی صورت میں عمومی طور پر سات یا آٹھ سال سے زائد عمر کی لڑکی مانگی جاتی ہے یا پھر سات سال سے کم عمر کی دو لڑکیوں کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے۔ کچھ ایسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں جہاں والدین نے لڑکی کے دانت توڑ دیے تا کہ وہ سات سال سے زائد کی معلوم پڑے اور خاندان کو قتل کے بدلے ایک ہی لڑکی دینی پڑے۔

بہت سارے ایسے کیسز بھی ہیں جہاں عورت نے خاندان کی عزت پامال نہیں کی ہوتی مگر پھر بھی اسے کاری قرار دے کر عزت کے نام پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ عورت کا بلا اجازت گھر سے باہر جانا، وقت پر کھانا نہ دینا، جھگڑے کی صورت میں قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے عورت کا شیلٹر میں رہنا اور حتیٰ کہ زنا بالجبر کے نتیجے میں بھی عورت کو کاری کر کے مار دیا جاتا ہے۔

غیرت کے نام پر قتل اور قانون نافذ کرنے والے ادارے

قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی صنفی امتیاز برتتے ہیں اور وہی رویہ رکھتے ہیں جو کہ عمومی طور پر معاشرے میں رائج ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ''کاروکاری کے کیسز میں جب ایک شوہر خون میں لتھڑا ہتھیار لے کر پولیس سٹیشن آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا ہے تو پولیس اس کے خلاف کوئی بھی اقدام نہیں کرتی بلکہ ظالمانہ روایات کو قانون پر ترجیح دیتی ہے۔۔۔ مالی کرپشن بھی ایسے کیسز میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔۔۔ کمائی کا ایک اچھا ذریعہ ہونے کی وجہ سے بھی پولیس کا طبقہ ایسے اقدامات کی روک تھام میں دلچسپی نہیں لیتا۔''

عدالتی ردعمل بھی درج بالا صورت سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوتا۔ کاروکاری کے مقدمات میں عموماً ملزم رہا ہو جاتے ہیں یا انہیں معمولی سزا ملتی ہے۔ قانونی طور پر قاتل کو اس بات کا فائدہ پہنچایا جاتا ہے کہ قاتل سے یہ اقدام ''اچانک اکسانے'' کی بنیاد پر سرزد ہوا۔ پہلے پاکستان پینل کوڈ میں ''اچانک اکسانے'' کا جواز موجود تھا مگر 1991 میں کریمنل لاء (چوتھی ترمیم) (قصاص اور دیت آرڈیننس) کے تحت اس جواز کو ختم کر دیا گیا۔ تاہم عدالت عظمیٰ نے اس جواز کو پھر سے تراش لیا اور ملزمان کو اس کے تحت رعایات بھی دی گئیں۔ بہت ساری صورتوں میں عدالتیں ''اچانک اکسانے'' کو بھی نہیں پرکھتیں کہ کیا قتل واقعی ''اچانک اکسانے'' کی بنیاد پر کیا گیا یا اس کے پس منظر میں دیگر عوامل بھی کارفرما تھے۔

ان بہیمانہ اقدامات کی وضاحت اس طرح سے کی جاتی ہے کہ کوئی بھی غیرت مند مسلمان بھائی، باپ یا خاوند اپنے گھر کی خاتون کے کسی کے ساتھ ناجائز تعلقات کو برداشت نہیں کرسکتا۔ لہذا کسی بھی خاتون کا عزت کے نام پر قتل ایک فطری عمل ہے۔ با الفاظِ دیگر عدالتوں نے بنیادی طور پر مردوں کو لائسنس دے دیا ہے کہ وہ خاندان اور اس سے باہر جس خاتون کو چاہیں معاشرتی اقدار کے نام پر قتل کردیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنا

انکوائری کمیشن برائے خواتین کی رپورٹ (1997) میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ کوئی بھی ایسا عمل یا جنسی اقدام جو کہ عورت نہ چاہتی ہو یا جو اسے خطرناک محسوس ہو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے زمرے میں آتا ہے۔ پاکستان میں کام کرنے کی جگہوں اور عوامی جگہوں پر عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنا بہت عام ہے۔ ایک سروے کے مطابق عوامی اور کام کرنے کی جگہوں پر 73 فیصد خواتین نے مردوں کی جانب سے نازیبا جملوں اور نامناسب جسمانی حرکات وسکنات کی وجہ سے خود کو غیرمحفوظ تصور کیا۔

سیکشن 354 کے تحت جنسی طور پر ہراساں کرنے والے کو دو سال تک کی سزا یا جرمانہ، یا دونوں ہوسکتی ہیں۔ عورتوں کو برہنہ کرنے اور انہیں انتقامی کارروائی کا نشانہ بناتے ہوئے برہنہ کرکے علاقے میں چلانے پر نئی دفعہ 354-A کے تحت سزائے موت یا عمر قید یا بھاری جرمانے کی سزا ہوسکتی ہے۔

ان تمام قانونی شقوں کے باوجود خواتین کے خلاف جرائم میں مستقل اضافہ ہورہا ہے۔ بہت ساری خواتین کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ جنسی طور پر ہراساں کیا جانا ایک قابل سزا جرم ہے۔ اگر کچھ کو اس بارے میں علم ہے بھی تو وہ خواتین اس کو ایک معمولی اقدام گردانتی ہیں اور اس کے لئے عدالت تک نہیں جاتیں۔ جبکہ جو خواتین عدالت تک پہنچتی ہیں ان کی شنوائی بھی کم ہی ہوتی ہے۔

زبردستی کی جانے والی اور بچپن کی شادیاں

عموماً پاکستانی معاشرے میں بچوں کے لئے مناسب رشتے ڈھونڈنا والدین کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ یہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ لڑکی کی وہی مرضی ہے جوکہ اس کے والدین کی ہے۔ حتیٰ کہ اکثر لڑکی سے پوچھا بھی نہیں جاتا کہ وہ شادی کے لئے راضی بھی ہے یا نہیں۔ تاہم قانون کسی بھی ایسی شادی کو نہیں مانتا جو جبراً کرائی گئی ہو اور جس میں شادی کرنے والی لڑکی کی مرضی ومنشا شامل نہ ہو۔ معاشرتی سطح پر بہت ساری ایسی قبیح رسومات موجود ہیں جن کے تحت لڑکیوں کو بچپن میں ہی ان کی مرضی کے خلاف بیاہ دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات خاندانی جھگڑوں کو نمٹانے کے لئے لڑکی کو بدل صلح دے دیا جاتا ہے۔ رسم ورواج کے نام پر اس گھناؤنے فعل کو لوگ درخور اعتناء ہی نہیں سمجھتے۔ چونکہ ایسے اقدامات کلچر سے جڑے ہوتے ہیں لہذا ان کو معاشرے سے ختم کرنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔

”خواتین پر تشدد کے خاتمے کا کنونشن“ (CEDAW) کے آرٹیکل 5 میں درج ہے کہ:

حکومت کو تمام ضروری اقدامات کرنے چاہییں جن سے معاشرے میں موجود ایسی اقدار کو بدلا جا سکے جن کی بنیاد صنفی تعصب پر ہو۔ ایسی تمام سماجی وثقافتی رسوم ورواج کا بھی خاتمہ ہونا چاہیے جن کی بنیاد یہ نظریہ ہو کہ خواتین کمتر ہیں یا مرد برتر حیثیت رکھتے ہیں۔

آرٹیکل 16 میں درج ہے کہ:

حکومت کو تمام ضروری اقدامات کرنے چاہییں جن سے معاشرے میں خواتین کے خلاف پائے جانے والے امتیازات کا خاتمہ ہو سکے بالخصوص شادی اور خاندانی معاملات کے حوالے سے۔ تمام عورتوں اور مردوں کو یکساں طور پر حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کے بندھن میں داخل ہوں اور ذاتی منشا کے مطابق اپنا جیون ساتھی چن سکیں۔

اسلامی قانون بھی اس بات کی حمایت کرتا ہے کہ کوئی بھی شادی فریقین کی مرضی کے بغیر طے نہیں پا سکتی۔ تاہم حدود آرڈیننس کے سیکشن 11 کے مطابق اگر کوئی شخص لڑکی کو اغواء کرتا ہے اور اسے شادی پر مجبور کرتا ہے تو ایسی صورت میں ملزم کو اغواء کے ضمن میں سزا ہوگی۔ جبکہ اگر یہی صورت حال والدین سے متعلق ہو تو ان کو لڑکی کے متولی ہونے کی وجہ سے کوئی سزا نہیں دی جاتی چونکہ والدین اپنے بچوں کو اغواء نہیں کر سکتے۔ پاکستانی معاشرے میں رائج زبردستی کی شادیوں کی کچھ اقسام درج ذیل ہیں:

ولوار / سوارا

ولوار بلوچستان میں پائے جانے والی ایک بری رسم ہے جس کے تحت لڑکیوں کو شادی کی غرض سے بیچا جاتا ہے۔ سوارا بھی اس سے ملتی جلتی ایک رسم ہے جو کو صوبہ سرحد (موجودہ خیبر پختونخوا) میں پائی جاتی ہے جس میں لڑکی کو بدل صلح کے طور پر مخالف قبیلے کو دے دیا جاتا ہے۔ پاکستان پینل کوڈ کی سیکشن 310 کے تحت خاتون کی شادی بدل صلح کے طور پر کرنا درست نہیں تاہم یہ قانون اس کو واضح طور پر جرم قرار نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی سزا مختص کرتا ہے۔

وٹہ سٹہ کی شادیاں

وٹہ سٹہ کی شادی سے ایسی شادی ہے جس میں ایک لڑکی کی شادی جس لڑکے سے ہوتی ہے اس لڑکے کی بہن کی شادی اول الذکر لڑکی کے بھائی سے کی جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں کسی بھی لڑکی کی ازدواجی زندگی کی کامیابی کا انحصار دوسرے خاندان پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے تو نتیجتاً دوسری لڑکی کو بھی مظالم سہنے پڑتے ہیں۔ یہاں تک کے ایک کو طلاق کی صورت میں دوسری کو بھی طلاق دے دی جاتی ہے۔

حق بخشوان

اس صورت میں عورت کی شادی تمثیلی طور پر قران سے کر دی جاتی ہے۔ یہ زیادہ تر دو وجوہات کی بنا پر کی جاتی ہے: (۱) لڑکی سے شادی کرنے والے خواہش مند کے پاس مطلوبہ رقم نہیں ہوتی یا (۲) جائیداد کو تقسیم ہونے سے روکنے کے لئے ایسا کر دیا جاتا ہے۔ جب لڑکی کو حق بخشوان کہہ دیا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بچے نہیں ہوں گے اور اس کے حصے کی جائیداد اس کے بھائیوں اور ان کے بچوں میں تقسیم ہوگی۔

بچپن کی شادیاں

بچپن کی شادیاں پاکستان کے تمام علاقوں میں انتہائی عام ہیں بالخصوص غریب اور دیہی علاقوں میں ان کا رواج بہت زیادہ ہے۔ بچپن کی شادیوں کے پیچھے عموماً معاشی حالات ہوتے ہیں۔ بچوں کو شادی کے نام پر بیچ دیا جاتا ہے تاکہ خاندان کا معاشی بوجھ کم ہو سکے۔

پاکستانی قانون میں شادی کی عمر کی کم از کم حد سولہ سال مقرر کی گئی ہے جبکہ ملک میں بہت ساری بچیوں کی شادیاں اس عمر سے پہلے ہی کر دی جاتی ہیں یا انہیں شادی کے نام پر بیچ دیا جاتا ہے۔ تاہم یہ قانون ایسے جرم کی اتنی کم سزا تجویز کرتا ہے کہ سزا نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔ کم عمر لڑکے یا لڑکی سے شادی کرنے یا ان کی شادی کروانے کی صورت میں ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ مزید برآں ایسی صورت میں شادی برقرار رہتی ہے۔

ریڈنگ 11: جنسی حملے کی رپورٹ لکھنا

رپورٹ: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف چیفس آف پولیس

ترجمہ و تلخیص: راشد کاظمی ایڈووکیٹ

جنسی حملے کے کیسز میں ایک مؤثر اور مضبوط رپورٹ تحریر کرنا کسی بھی کیس میں دادرسی حاصل کرنے کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ موقع کی عینی شہادت، متاثرہ فرد اور ملزم کے بیانات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اِس رپورٹ کا مقصد عدالت کو ایک ایسی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تفتیش پیش کرنا ہوتا ہے جس کی مدد سے عدالت کسی منصفانہ فیصلے پر پہنچ سکے۔

جب رپورٹ لکھی جا رہی ہو

جنسی حملے کی رپورٹ میں وقوعہ سے متعلق پیچیدہ سوالوں کے جوابات درج کیے جاتے ہیں۔ مثلاً ملزم نے جرم کا ارتکاب کیسے کیا؟ اِسکی منصوبہ بندی کیسے کی گئی؟ کس طرح کا جبر کیا گیا؟ کیا دھمکیاں دی گئیں؟ طاقت کے کون کون سی ذرائع استعمال کیے گیے؟ تشدد کے واقع سے متاثرہ فرد پر کس طرح کے نفسیاتی اور جذباتی صدمے کے اثرات پڑے؟ اور اِن اثرات کی وجہ سے متاثرہ فرد کے معمولات میں کس طرح کی تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
نیز اِس رپورٹ میں یہ لکھنا بھی بہت اہم ہے کہ متاثرہ فرد نے جنسی حملے کے وقت کیا سوچا محسوس کیا یا اس کے ذہن میں کس قسم کا خوف تھا۔ متاثرہ فرد کا جنسی حملے سے قبل اس کے دوران اور اس کے بعد کیا تجربہ رہا، اور اس حوالے سے کیا محسوس کیا یا اس نے کیا سنا، سونگھا یا چکھا۔

تفتیشی افسر متاثرہ فرد کی ظاہری حالت کو بھی تحریر کرے۔ نیز اُس کے چہرے اور حرکات وسکنات سے عیاں ہونے والے خوف کو بھی لکھے۔ مثلاً متاثرہ فرد اگر بات کرتے وقت سکتے کی حالت میں چلا گیا ہو تو اس کو بھی قلمبند کرنا بہت اہم ہے۔ خاموشی رضامندی نہیں ہوتی یا فقط ایک لفظ ''ہاں'' یا ''نہیں'' سے متاثرہ فرد کے اثبات یا انکار کا اندازہ نہیں لگانا چاہیے بلکہ متاثرہ فرد کی رضامندی جسم کے تاثرات سے واضع طور پر عیاں بھی ہونی چاہیے۔ متاثرہ فرد پر ہونے

والے صدمے کے اثرات کو ترتیب سے لکھیں کہ کیسے صدمے کے بعد جنسی حملے کی وجہ سے اُس شخص کا رویہ کیسے متاثر ہوا مثلاً نمایاں طبعی تبدیلیوں کو ضرور تحریر کریں، جیسے وزن کا غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو جانا یا پھر روزمرہ کے کاموں میں اُس فرد کی کارکردگی پر فرق پڑنا وغیرہ۔

متاثرہ فرد نے جو بھی معلومات دی ہوں ان کو تحریر کریں۔ تفتیشی افسران کو اگر کوئی بات غیر متعلقہ بھی لگے تو بھی اُس کو ابتدائی طور پر تحریر کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مجرم ایک ایسے فرد کو بھی تشدد کا نشانہ بناتا ہے جو مئوثر اور واضح شہادت نہ دے سکتا ہو یا دینے سے کتراتا ہو۔ متاثرہ فرد نے جو الفاظ ادا کیے ہوں یا جگہ کی نشاندہی کی ہو اس کو من وعن لکھے۔ متاثرہ فرد کے بیانات یا الفاظ میں ردوبدل مت کریں بلکہ جو الفاظ اس نے ادا کیے ہوں اُنہیں قلمبند کیجیے۔

یہ ایک معمول کی بات ہے کہ متاثرہ فرد واقعہ کی تمام معلومات نہ تو بتا سکتا ہے نہ ہی اس کو تمام واقعہ لفظ بلفظ اور پوری ترتیب سے یاد ہوتا ہے۔ اس لیے پولیس افسر کو واقعہ میں تحریری ربط لانے کے لیے خود سے کچھ لکھنے سے گریز کرنا چاہیے۔

جنسی حملے کی تحریری رپورٹ میں پولیس افسر اپنی رائے کو مت شامل کرے یا پولیس افسر کوئی ایسا سوال نہ کرے جس کو متاثرہ فرد پولیس افسر کا ذہن پڑھ کر اُس کے مطابق جواب دینے کی کوشش کرے یا پولیس افسر کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے۔ البتہ عدالت میں رپورٹ پیش کرنے سے قبل رپورٹ میں ایسے الفاظ کو ضرور حذف کر دینا چاہیے جو خود متاثرہ فرد کے یا پولیس افسر کے خلاف جا رہے ہوں مثلاً ''یہ ساری میری غلطی ہے میں اُس وقت گھر میں اکیلی کیوں تھی؟'' یا ''آپ پولیس والے تو ہمیشہ ایسے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں'' وغیرہ کیونکہ یہ سب اِس شہادتی دستاویز کو ایک مصدقہ اور مستند رپورٹ سے مشکوک تحریر میں بدل سکتا ہے۔

اگر کسی کیس میں متاثرہ فرد نے خود نشہ کیا ہو اور جس کی وجہ سے اپنے حواس کھو بیٹھا ہو تو رپورٹ میں اس چیز کو واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ متاثرہ فرد کا پیش آئے واقعہ کے دوران ہوش میں نہ ہونا اُس کے لیے کتنا خطرناک تھا نہ کہ متاثرہ فرد کو اس ساری صورتحال کا قصوروار ٹھہرایا جائے۔

اگر شہادتیں قلمبند کی جا رہی ہوں تو رپورٹ میں تشدد کے لیے استعمال کی گئی طاقت، اُس کی شدت اور نوعیت کو بھی لکھنا بہت اہم ہے۔ مزید یہ کہ طاقت کے استعمال کے بارے میں متاثرہ فرد کے الفاظ بطور حوالہ بھی پیش کریں۔

جنسی حملے کے کسی کیس میں اگر ابتداً رضا و رغبت کا عندیہ ملتا ہو اور بعد ازاں مجرم نے زبردستی متاثرہ فرد کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا ہو تو ایسی صورت میں مجرم کے رویے میں آنیوالی تبدیلی کو بھی تحریر کریں کہ یہ تبدیلی کیسی تھی۔ رپورٹ میں یہ بات واضح طور پر لکھیں کے واقعہ میں متاثرہ فرد کی رضامندی موجود نہیں تھی۔ اس طرح کے الفاظ لکھنے سے بھی اجتناب کریں جس میں متاثرہ فرد کی بالواسطہ رضامندی کا شائبہ ہوتا ہو۔ مثلاً یوں لکھا جائے "اُس نے زبردستی اُسے الگ کمرے میں لیجا کر جنسی زیادتی کی" نہ کہ یہ لکھا جائے کہ "اُس نے متاثرہ فرد کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کیے"۔ جس سے باہمی رضامندی پر مبنی جنسی تعلقات کا عندیہ ہوتا ہے۔

طاقت کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے الفاظ کا استعمال مخصوص (Specific) کیا جائے نہ کہ عمومی (General)۔ مثلاً اُس نے دھمکی دی یہ ایک عمومی، غیر واضح بیان ہے۔ مجرم کی طرف سے ادا کیے گئے الفاظ، ظاہر کی گئیں حرکات و سکنات اور لب و لہجہ وغیرہ کو تخصیص کے ساتھ واضح اور تفصیلاً بیان کریں۔ جنسی حملے کے کیسوں میں یہ بھی عین ممکن ہے کہ متاثرہ فرد جنسی حملے کے خلاف مزاحمت نہ کر سکا ہو۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ متاثرہ فرد جنسی تعلقات میں اپنی رضامندی کے ساتھ شامل ہوا۔ متاثرہ فرد کا مزاحمت نہ کرنا فقط خوف اور طاقت کے استعمال کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ جنسی حملے کا ارتکاب کرنے والا عمومی طور پر اُتنا ہی طاقت کا استعمال کرتا ہے جس کی بدولت وہ متاثرہ فرد کو تشدد کے لیے زیر کر سکے۔ ضروری نہیں کہ طاقت کا استعمال کوئی ظاہری علامت چھوڑے مثلاً اگر نشہ آور ادویات یا دھمکیوں سے متاثرہ فرد کو جبراً تشدد پر مائل کیا جا سکتا ہو تو ضروری نہیں اُس کیس میں اسلحہ بھی استعمال کیا گیا ہو۔ جرم کا ارتکاب کرنے والے فرد کی موجودگی، اس کے استعمال کیے گئے الفاظ اور جنسی حملے کے لیے بروکار لائی گئیں تراکیب وغیرہ کو طاقت کے استعمال کے طور پر تحریر کیا جانا چاہیے۔

اگر آپ کے پاس ماہر تفتیشی افسران ہوں تو:

1 ایک ماہر تفتیشی افسر کو جنسی حملے کے کیس میں ابتدائی انٹرویو کرنا چاہیے جس میں فقط وقوعہ کی بنیادی معلومات قلمبند کیں جاسکیں مثلاً اس فعل کا مرتکب شخص کون ہے اُس کی نشاندہی کیسے ہوسکتی ہے۔ یہ واقعہ کب اور کہاں پیش آیا وغیرہ اس کے بعد ایک تفصیلی انٹرویو کرنا چاہیے۔ یہ انٹرویو کب ہونا چاہیے اس کا فیصلہ تفتیشی افسر کو مناسب صورتحال دیکھ کر ہی کرنا چاہیے۔

2 انٹرویو کرنے والے کو یہ ذہن میں ضرور رکھنا چاہیے کہ متاثرہ فرد کے سامنے واقعہ کو بار بار دہرائے اور نہ ہی انٹرویو کا تسلسل ٹوٹے جس سے ایسی اہم معلومات ضائع ہونے کا خدشہ ہو جو عدالت میں مجرم کے خلاف مؤثر شہادت کے طور پر پیش کی جاسکتیں ہیں۔

متاثرہ فرد کو انٹرویو کرنا

جنسی حملے میں چونکہ ایک شخص دوسرے فرد کے ساتھ جسمانی طور پر ملوث ہوسکتا ہے اس لیے کسی تفتیشی آفیسر کا جنسی حملے کے متاثرہ فرد سے پہلا رابطہ اس کا پولیس اور عدالت پر اعتماد بننے یا ٹوٹنے کے حوالے سے نہایت اہم ہوتا ہے، پہلے رابطے میں کوئی بھی متاثرہ فرد پولیس آفیسر کے برتاؤ کی بنیاد پر فیصلہ کرتی / کرتا ہے آیا کہ اسے دادرسی حاصل کرنے کے لئے متعلقہ کیس کی عدالتی کاروائی کو آگے بڑھانا چاہیے یا نہیں۔

متاثرہ فرد سے معلومات اکھٹی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ:

1- متاثرہ فرد کی ترجیحات کا احترام کریں

اگر متاثرہ فرد کسی قسم کی طبی امداد کا خواہاں ہو تو اس کو بروقت ہسپتال بھیج دیں یا پہنچائیں۔ نیز انٹرویو شروع کرنے سے قبل فوجداری نظام انصاف کے دوران کیس کے حوالے سے عمل میں لائی جانے والی تمام ممکنہ کاروائیوں سے بھی آگاہ کریں۔ متاثرہ فرد کا یہ حق ہے کہ وہ دادرسی کے حصول کے لئے کسی بھی قسم کی کاروائی کرنے یا اس کاروائی کے لئے خدمات حاصل کرنے یا کاروائی نہ کرنے یا خدمات نہ لینے کا فیصلہ آزادانہ طور پر کرے۔ اسکا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ تفصیلی تفتیش ہی نہ کی جائے۔ متاثرہ فرد کو یہ فیصلہ کرنے میں بھی مدد کریں کہ وہ کب اور کہاں انٹرویو دینے کیلیئے آسانی سے موجود ہو گی / رہو گا۔

2- متاثرہ فرد کو انٹرویو کرنے کے حوالے سے مانوس کرنا

ممکن ہے متاثرہ فرد تفتیشی عمل کے بارے میں زیادہ نہ جانتی /جانتا ہو۔اور یہ فوجداری نظام انصاف اور دادرسی کے حصول میں پیش آنے والی کاروائیاں اس کے لئے خوف کا باعث ہوں یا یہ تمام عمل اس کے لیے الجھاؤ کی وجہ بنے۔لہٰذا متاثرہ فرد کو اس انٹرویو کے دوران پیش آنیوالے جملہ مرحلوں کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کیا جانا چاہیے۔اس سے متاثرہ فرد انٹرویو کرنے والے پر اعتماد بھی کرے گی /گا اور انٹرویو کی شفافیت سے بھی آگاہ ہوگی /ہوگا مزید یہ کہ متاثرہ فرد کو اپنے جذبات پر قابو پا کر معتدل، متوازن اور درست معلومات پر مبنی شہادت دینے میں بھی مدد ملے گی۔ متاثرہ فرد کو اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ اس کو سنجیدگی سے سنا جائے گا۔نیز یہ کہ اس کے بارے میں قبل از وقت کوئی رائے قائم نہیں کی جائے گی۔جنسی حملے کے متاثرہ فرد اکثر خود کو اس تشدد کا موردالزام ٹھہراتے ہیں۔ان کو یہ بات بار بار واضح کرنی چاہیے کہ آپ کا رویہ کیسا ہی کیوں نہ ہو تب بھی کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ آپ پر تشدد کرے۔

3- متاثرہ فرد سے پوچھیں آیا کہ وہ کسی اور شخص کو دورانِ انٹرویو اپنے ہمراہ بٹھانا چاہے گا /گی یا نہیں

دوران تفتیش اور میڈیکل کے دوران متاثرہ فرد کا وکیل یا کوئی دوسرا فرد اس کے ساتھ موجود ہو یہ ایک بہترین اور آزمودہ طریقہ ہے جس سے متاثرہ فرد کو دادرسی حاصل کرنے میں حوصلہ اور رہنمائی ملتی ہے۔متاثرہ فرد سے علیحدگی میں پوچھیں کہ وہ کس فرد کو دوران انٹرویو یا میڈیکل اپنے ہمراہ رکھنا پسند کرے گی /گا۔متاثرہ فرد کی جو بھی مرضی ہو تفتیشی آفیسر کو اسی کے مطابق انتظامات کرنے چاہیں۔

4- اگر متاثرہ فرد اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص کو بٹھانے کا کہے تو یہ دیکھیں کہ:

متاثرہ فرد جنسی حملے کے حوالے سے تفصیلات بتاتے ہوئے ہچکچا تو نہیں رہی /رہا مثلاً اپنے والدین یا شوہر وغیرہ کے سامنے۔متاثرہ فرد کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کے رویے کو جانچنا بہت ضروری ہے کہ کہیں وہ اس کو دھمکا تو نہیں رہا یا اسے کوئی خاص بیان دینے پر مجبور تو نہیں کر رہا۔متاثرہ فرد کو اس کی جذباتی، نفسیاتی، جسمانی اور سماجی بہتری کے لئے معاشرے میں موجود ان اداروں کے بارے میں بھی آگاہ کریں جو اس کی مدد کر سکتے ہیں۔

صدمے کے اثرات کو سمجھنا اور یہ جاننا کہ کس طرح صدمات کسی بھی رویے میں تبدیلی کا باعث ہوسکتے ہیں

مختلف لوگوں پر صدمے کا اثر مختلف ہوتا ہے۔کچھ لوگ اپنی حرکات وسکنات یا معمولات سے واضح طور پر یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ اُن کے ساتھ کوئی غیر معمولی واقعہ ہوا ہے جبکہ کچھ لوگ جو جنسی حملے کا شکار ہونے کے باوجود بھی روز مرہ کے کاموں میں معمول کے مطابق مصروف ہوتے ہیں۔لہٰذا کسی واقعے کی وجہ سے متاثرہ فرد پر اگر غیر معمولی جذباتی اثر نظر نہ آرہا ہو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اُس کے ساتھ یہ واقعہ پیش ہی نہیں آیا۔تحقیق بتاتی ہے کہ زیادہ تر لوگ جنسی حملے کی رپورٹ ہی نہیں کرواتے۔رپورٹ کروانے والے زیادہ تر افراد رپورٹ کچھ تاخیر سے کرواتے ہیں۔ یہ تاخیر کسی تفتیشی افسر کے لیے ہرگز یہ جواز پیدا نہیں کرتی کہ وہ ایک تفصیلی رپورٹ نہ لکھے۔ایک اچھا وکیل عدالت کے سامنے مناسب اور مؤثر دلائل پیش کر کے دادرسی کو ممکن بنا سکتا ہے۔جنسی حملے کی وجہ سے زیادہ تر متاثرہ افراد صدمے کی وجہ جذباتی،نفسیاتی،سماجی اور حتٰی کہ معاشی طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔ایسی صورتحال میں متاثرہ فرد کو تمام معلومات بتانے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ وہ دانستہ طور پر کچھ معلومات چھپا رہا/رہی ہے یا کم معلومات دے رہا/رہی ہے۔وقت گزرنے کے ساتھ جیسے ہی صدمے کا اثر زائل ہو جاتا ہے متاثرہ فرد مزید تفصیلات بتانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

تفتیش کے دوران متاثرہ فرد سے ایک فالواپ انٹرویو کریں جس میں متاثرہ فرد سے ایسی معلومات کے بارے میں پوچھیں جو پہلے بتانے سے رہ گئیں ہوں یا ایسے پہلو جواب ذہن میں آئے ہوں یا پہلے دی گئی معلومات میں مزید وضاحت کرنا مقصود ہو۔اگر مقدمے کی نوعیت ایسے ہو جس میں فوری گرفتاری درکار نہ ہو تو فالواپ انٹرویو اکثر تفتیش کے معیار کو بہتر کرتا ہے۔اس کے ذریعے بہت سی نئی اہم معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔نیز یہ کہ پہلے دیے گئے بیان کو مزید واضح کرنے کی گنجائش بھی ہوتی ہے۔

متاثرہ فرد کو یہ معلومات دیں کہ وہ کس طرح طبی علاج یا فورانزک معائنہ کروا سکتا/سکتی ہے۔

متاثرہ فرد کو یہ بھی بتائیں کہ جنسی طور پر منتقل کی گئی بیماریوں اور ایچ آئی وی کے معائنوں کی متعلقہ کیس میں کتنی اہمیت ہے۔ متاثرہ فرد کی فورانزک معائنے کے مختلف اداروں یعنی ہسپتال یا لیبارٹری وغیرہ کے بارے میں بھی بتائیں۔ اگر ادارے کی پالیسی اور قوانین اجازت دیں تو متاثرہ فرد کو مقامی ہنگامی مرکز یا ہسپتال اپنی نگرانی میں منتقل کریں۔ اگر ابتدا میں متاثرہ فرد فورانزک معائنہ کروانے سے انکاری ہو تو اُسے بتائیں کہ بعد میں وہ معائنہ کہاں سے کروا سکتا/سکتی ہے۔ کچھ معاملوں میں جنسی حملے کے 120 گھنٹوں کے اندر ہی شہادت لی جا سکتی ہے۔ متاثرہ فرد کو یہ مشورہ ضرور دیں کہ معائنے میں تاخیر اہم طبی شہادتیں اور موجود زخموں کی تفصیلات ضائع ہو سکتی ہیں ابتدائی انٹرویو یا تفتیش کے ابتدائی مراحل میں متاثرہ فرد کو عدالتی چارہ جوئی پر مجبور مت کریں۔ جنسی حملے کے متاثرہ افراد اکثر عدالتی کارروائی میں جانے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں متاثرہ فرد سے بس کیس کی تمام ممکنہ معلومات کو تحریر کریں۔ یہ معلومات کسی عادی مجرم کی نشان دہی میں کام آ سکتی ہیں۔

متاثرہ فرد کا یہ حق ہے کہ وہ تفتیش کے کسی مرحلے پر بھی عدالتی چارہ جوئی میں آگے بڑھنے کے حوالے سے اپنا ذہن بدل سکتا/سکتی ہے تاوقتیکہ کہ لازمی کارروائی کی قانونی پابندی موجود نہ ہو۔ ایسی صورت میں بھی تفتیشی افسر کو متاثرہ فرد سے حاصل ہونے والی تمام معلومات لکھنی چاہییں کیونکہ متاثرہ فرد اُس مشتبہ شخص کے خلاف ایک شہادت ضرور ہو سکتا/سکتی ہے۔

مشتبہ شخص اور تفتیش

تفتیش کا زیادہ تر مرکز متاثرہ فرد کا رویہ ہوتا ہے۔ ان جرائم کی حقیقت یہ ہے کہ مشتبہ شخص کی متاثرہ فرد با آسانی نشاندہی کر سکتا/کر سکتی ہے۔ ایک مؤثر تفتیش کا مقصد مشتبہ فرد اور وقوعے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات جمع کرنا ہوتا ہے۔

اپنی تفتیش کا مرکز مشتبہ شخص کو رکھیں نہ کہ متاثرہ فرد کو

دیگر جرائم کی طرح اس جرم میں بھی تفتیش کا مرکز مشتبہ شخص ہونا چاہیے نہ کہ متاثرہ فرد کا رویہ کردار یا ساکھ۔ اگر مشتبہ شخص اپنا آئینی حق استعمال کرتے ہوئے خاموش رہے تب بھی تفتیشی افسر کو جنسی حملے کے تمام حالات و واقعات کا جائزہ ضرور لینا چاہیے تاکہ جب مشتبہ شخص اپنا دفاع عدالت میں پیش کرے تو اس وقت یہ جائزہ پیش کیا جاسکے۔ مشتبہ شخص کو واقعہ پیش کرنے کا معقول موقع دینا چاہیے۔ جرم کا ارتکاب کرنے والا اکثر اپنے دفاع میں بات کرتے ہوئے واقعے کی درست معلومات بتا دیتا/دیتی ہے۔ جب متاثرہ اور مشتبہ دونوں افراد ایک دوسرے سے شناسا ہوں تو دونوں کی فون کالز و دیگر رابطے کے ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کو بھی تحریر کریں۔ ان معلومات میں ممکن ہے مشتبہ فرد کے خلاف کوئی ایسا ثبوت موجود ہو مثلاً اُس کی آواز میں اس کا بیان وغیرہ جس کا انکار وہ خود بھی نہ کر سکتا/سکتی ہو۔

مشتبہ فرد کی رضامندی سے یا عدالتی حکم کے ذریعے اُس کے فورانزک معائنے کو یقینی بنائیں تاکہ اس سے متعلقہ شہادت حاصل ہو سکے۔ متاثرہ فرد کی مشتبہ شخص کے جسم پر بھی ایسے نشانات ہو سکتے ہیں جو متاثرہ فرد کے دعوٰی کو ثابت کرنے میں مددگار رہوں۔

ریڈنگ 12: بچوں کی نشوونما کے مراحل اوران کوانٹرویوکرنے کے طریقہ ہائے کار

آرٹیکل: مٹگو رزاتا ٹپلٹز
ترجمہ وتلخیص: راشد کاظمی ایڈووکیٹ

یہ مضمون بچوں کی جذباتی اورسماجی بڑھوتری کی مختلف خصوصیات کے حوالے سے ہے جوان کی زندگی کے مختلف مراحل میں رونما ہوتیں ہیں۔ وقت کے ساتھ بچوں میں رونما ہونیوالی تبدیلیوں کا علم ایسے بچوں کوانٹرویوکرنے حوالے سے بہت اہم ہوتا ہے جوتشدد کا شکار ہوئے ہوں اوران سے شہادت درکار ہو۔ عموماً بچے فوجداری مقدمات میں شہادت کے حصول میں اپنی کم عمری، معصومیت اورصدمے کی وجہ سے پیچیدگی پیدا کرسکتے ہیں۔ کوئی بچہ کسی بھی جرم کی شہادت ہوسکتاہے مگرتشدد سے متاثرہ بچہ اکثر اس کے ساتھ کیے جانیوالے جرم کی واحد شہادت ہوتا ہے۔ ہردوصورتوں میں بچے کوشہادت دیتے ہوئے شدید پریشانی اورمشکل پیش آسکتی ہے۔ تشدد سے متاثرہ بچے سے حصولِ شہادت کے لیے انٹرویوکرنا بچے کے لیے تشدد کے نتیجے میں پیدا ہونیوالے صدمے میں مزید اضافہ کا باعث ہوسکتا ہے۔ مگرمتاثرہ بچے کا انٹرویونہ صرف بچے کوآئندہ تشدد سے محفوظ رکھ سکتا ہے بلکہ اِس جرم کے مرتکب کوکیفرِ کردارتک پہنچانے میں بھی اہم کرداراداکرتا ہے۔

متاثرہ بچوں کوانٹرویوکرنے کے دوممکنہ مقاصد

1- جرم کی مکمل تفصیلات اورمعروضی حالات وواقعات کولکھنا۔

2- بچے کی نفسیاتی اورجذباتی آسودگی کومحفوظ رکھنا جوتشدد کی وجہ سے شدید متاثر ہوتی ہے۔

کسی بھی ایسے شخص کے لیے جو بچے کوحصولِ شہادت کے لیے انٹرویوکررہا ہو بچے کی نشونما، عمر کے ساتھ اس میں رونما ہونیوالی تبدیلیوں اور اِن دونوں یعنی نشوونما اورتبدیلیوں کے نفسیاتی اورسماجی اثرات کا علم ہونا بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ معلومات بچے کے ساتھ ہونیوالے واقعہ کے بارے میں درست معلومات تک رسائی میں مدد دیتی ہیں۔ دوران انٹرویو اِس بات کوبھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ تشدد کے واقعے کوپھر سے دہرانا بچے کے لیے صدمے اورپریشانی کا باعث ہو سکتا ہے۔ انٹرویوکرنے والے کویہ بھی مدِنظر رکھنا چاہیے کہ وہ اُس طرح کے سوالات پوچھنے یا احساسات ظاہرکرنے

سے اِجتناب کرے جن کی وجہ سے بچے میں پھر سے صدماتی کیفیات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو نیز اُس کو انٹرویو کے ساتھ جڑے ہوئے دباؤ کو بھی کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ تشدد سے متاثرہ بچے سے ایک مؤثر انٹرویو ایک تجربہ کار، ماہر اور بچے کی نفسیاتی، جذباتی اور سماجی نشونما کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ شخص ہی کر سکتا ہے۔

بچے کو قانونی کارروائی کے دوران مختلف جگہوں پر بار بار انٹرویو کرنے سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے۔ بہت سے ممالک میں ایسے خصوصی پروگرامز شروع کئے گئے ہیں جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ بچے سے شہادت کے حوالے سے تمام ممکنہ معلومات ایک ہی انٹرویو میں حاصل کی جائیں۔ انٹرویو کرنے والے شخص کو کسی ایسے کم سن یا بڑے بچے کو جس کو کسی بالغ نے تشدد کا نشانہ بنایا ہو انٹرویو کے حوالے سے مانوس کرنے کے لئے، ضروری ہے کہ بچے کے ذہن سے ہر طرح کے خوف کو زائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ بچہ اپنے ساتھ ہونے والے تشدد کی وجہ سے شرمندگی محسوس کر سکتا ہے۔ یہ شرمندگی اکثر جرم کرنے والا بچے کے ذہن میں ڈالتا ہے۔ اس کہ علاوہ بچے کے ذہن میں یہ خوف بھی ہو سکتا ہے کہ اگر اس تشدد کا کسی کو علم ہوا تو اسے گھر سے نکال دیا جائے گا اور شاید اسے کسی قید خانے میں محبوس بھی کر دیا جائے۔ کم سن بچہ واقعات اور حقائق کی تشریح بھی ٹھیک طرح نہیں کر سکتا۔ لہٰذا بچے سے جب انٹرویو کے حوالے سے رابطہ کیا جا رہا ہو تو اسے یہ یقین دہانی کرانا ضروری ہوتی ہے کہ تمام باتوں میں رازداری کا خیال رکھے گا۔ کیونکہ جرم کا ارتکاب کرنے والا اکثر بچے کو دھمکاتا ہے کہ اس واقعہ کو راز میں رکھے ورنہ وہ اسے کوئی نقصان پہنچا دے گا۔

بچے کی نشوونما کے مراحل

ماہرین نفسیات انسانی نشوونما کے دوران ہونیوالی تبدیلیوں کے 4 بنیادی مراحل بیان کرتے ہیں:

1- روّیاتی تبدیلیوں، یہ تبدیلیاں مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتیں ہیں مثلاً انسانی شخصیت میں نئے رویوں کا شامل ہونا، ان میں تنوع پایا جانا، ان رویوں میں مختلف درجوں کا اور باہمی تعلقات کا پایا جانا۔

2- یہ تبدیلیاں شخصی شناخت میں تبدیلی کی مختلف صورتوں اور حالات میں مختلف ہوسکتیں ہیں۔ مثال کے طور پر انسانی شخصیت بہت سے متضاد رویوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان مختلف اوقات اور حالات میں مختلف عادات و اطوار اپناتا ہے۔ جو اسکی شخصیت کی شناخت بنتے ہیں۔

3- انسان میں سوچنے سمجھنے کی جو صلاحیتیں پائی جاتیں ہیں ان کی بنیاد پر انسان اپنے جسم اور ماحول کی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے مختلف رویوں کا اظہار کرتا ہے۔

4- انسان کے انفرادی تعلقات اور ماحول میں تبدیلیاں: یہ تبدیلیاں انسان کے سماجی مرتبہ، افراد کی خود اپنے آپ اور دوسروں سے وابستہ توقعات سے متعلقہ ہوسکتی ہیں۔ ان چاروں مراحل میں رونما ہونے والی تبدیلیاں انسان کے مختلف رویوں میں جھلکتی ہیں۔

بچوں میں وقت کے ساتھ رونما ہونے والی جُملہ تبدیلیوں کی خصوصیات اور ان کا عمل دخل

بچے چونکہ سیکھنے کے عمل سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ اُن کی ذہنی سطح مسلسل ایک سٹیج سے دوسری سٹیج کی طرف سفر کر رہی ہوتی ہے لہٰذا اِس عمر میں بچوں کے ساتھ ہونے والا کوئی غیر معمولی واقعہ اُن کے ذہن پر شدید اور دیرپا اثر ڈال سکتا ہے۔ نیز یہ کہ اِس طرح کے کسی بھی واقعہ کی وجہ سے بچوں کے دوسروں کے ساتھ میل جول / تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔ اوپر بیان کیے گئے 4 لیولز میں سے پہلا لیول چونکہ 2 سال تک کے بچوں میں رویاتی تبدیلیوں پر محیط ہے اور اس عمر میں بچہ انٹرویو دینے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس لیے حصول شہادت کے حوالے سے اِس لیول کا تعلق تشدد سے متاثرہ بچے کے انٹرویو سے نہیں ہے۔

بچپن کا ابتدائی دور (2 سے 3 سال تک)

اِس دور میں بچے کھانے پینے، کپڑے پہننے نیز صفائی اور گندگی کے حوالے سے کسی حد تک خود آگاہ ہو جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ بچہ اپنے آپ کو دوسروں سے ایک الگ حیثیت کے طور پر پہچاننے کے قابل بھی ہو جاتا ہے۔ اِسی عمر میں بچہ بولنا اور اظہار کرنا شروع کرتا ہے۔ عموماً بچے کسی ایک چیز کا نام جان کر اسے یکساں نام سے بھی پکارتے ہیں مثلاً، اگر کسی بچے کے گھر میں بلی ہو اور اُسے مانو پکارا جاتا ہو تو وہ تمام جانوروں کو شاید مانو ہی کہے۔ اِاس دور میں بچے اظہار بھی کرتے ہیں نیز یہ کہ دوسروں کو اپنے الفاظ اور رویوں سے متاثر بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ بچے زیادہ تر اپنی ماں یا پھر جو اُس کی پرورش میں زیادہ وقت ساتھ گزارے اُن کے ساتھ مانوس ہو رہے ہوتے ہیں۔ اِس دور میں بچے کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے آیا کہ بچہ وہ تمام الفاظ اور سوالات جو ایک بالغ اُس سے پوچھ رہا ہے وہ اُسے سمجھ پا رہا ہے یا نہیں؟ یہ جائزہ ایک کھیل کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی سمجھنا بہت اہم ہے کہ بچے اِس عمر میں فقط ان کے پاس خود کو محفوظ سمجھتے ہیں جو اُن کی پرورش کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی بھی اجنبی سے رابطہ اُن کے لیے نہ صرف خوف کا باعث ہو سکتا ہے بلکہ وہ ہر بات ماننے اور ہر سوال کا جواب 'ہاں' میں بھی دینا شروع کر دیتے ہیں۔ چار سال سے کم بچے کا انٹرویو اور اُس کے ذریعے حقائق تک پہنچنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ وقوعے کو بار بار دہرائے اور نہ ہی انٹرویو کا تسلسل ٹوٹے جس سے ایسی اہم معلومات ضائع ہونے کا اندیشہ ہو جو عدالت میں مجرم کے خلاف بطور شہادت پیش کیں جا سکتیں ہوں۔

سکول جانے سے پہلے کا دور

سکول جانے سے پہلے کے دور میں بچے میں نفسیاتی اور روّیاتی تبدیلیاں بہت متحرک اور وسیع البنیاد ہوتیں ہیں۔ یہاں اِن تبدیلیوں میں سے چند ایک بیان کی جا رہی ہیں جو انٹرویو کے قوائد وضوابط کو سمجھنے میں مدد دیں گی۔ اس دور میں ذہنی نشو نما ہو رہی ہوتی ہے۔ جس میں بچے بہت سی مہارتیں سیکھتے ہیں جو اُن کو آزادانہ گھومنے اور اپنے اہداف کے تعین میں مدد دیتی ہیں مثلاً کھیلنے وغیرہ میں۔ بچے اسی دور میں اپنی توجہ کسی ایک سرگرمی پر مرکوز نہیں رکھتے۔ بچہ ایک ہی سرگرمی سے جلد اُکتا جاتا ہے اور وہ مسلسل دوسرے کاموں میں خود کو محو کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اِسی طرح ہر بچہ جذباتی طور پر مختلف احساسات کا مالک ہوتا ہے۔ اِس دور میں بچہ بہت تیزی سے ادراک کی بڑھوتری میں سفر کر رہا ہوتا ہے۔

مثلاً بچہ اپنی سوچ اور موجود حقیقت میں فرق کرنے کے قابل ہو جاتا ہے وہ یہ بھی سمجھنا شروع ہو جاتا ہے کہ ایک ہی واقعہ پر اُس کی اور دوسروں کے رائے میں فرق ہو سکتا ہے جو غلط یا صحیح ہو سکتی ہے۔ اِس دور میں بچے اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں، جیسے غصہ یا خوف وغیرہ۔ وہ دوسروں کے جذبات سمجھنے کے ساتھ ساتھ اُن کا خیال بھی رکھتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی بھی اُن کے جذبات کو غلط رُخ دے کر استحصال کر سکتا ہے۔

سکول جانے سے پہلے کے دور کے بچے کو انٹرویو کرنے کے لیے کیا رہنما اصول۔

1- الفاظ آسان اور بچے کو سمجھ میں آنے والے استعمال کرنے چاہیں۔ جملے مختصر ہوں اور ایسے ہوں جس میں فاعل یعنی کام کا کرنے والا واضح طور پر بیان کیا گیا ہو، اور ایسے فقروں سے اجتناب کرنا چاہیے جن کا جواب نفی میں آتا ہو مثلاً ''یہ کام اُسی نے کیا تھا نا؟''

2- کھلے سوالات (open questions) اکثر سودمند ثابت نہیں ہوتے، مثلاً آپ بچے سے یہ سوال کریں کہ ''آپ آج یہاں کیوں آئے ہیں؟'' وہ کہے گا ''مجھے نہیں پتہ'' تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ اس عمر کے اکثر بچے کھلے سوالات کے جوابات میں ''مجھے نہیں پتہ'' کہتے ہیں۔

3- انٹرویو کرنے والے کو واقعے کے حوالے سے واضح اور مخصوص سوال کرنے چاہیے۔ مثلاً ملزم کے بارے میں یا جسم کے حصے کے بارے میں اگر جنسی تشدد کیا گیا ہو۔

4- ہاں یا نہ والے سوالات میں بچے یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہے کہ انٹرویو کرنے والا کیا سننا چاہتا ہے پھر بچے اُس کے مطابق ہی جواب دیتے ہیں۔ انٹرویو کرنے والے کا لب ولہجہ، حرکات وسکنات کسی بھی صورت بچے پر ذہنی دباؤ کا باعث نہ ہوں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بچے، بڑوں کے عمل اور سوچ کو سچ سمجھتے ہیں اور اُس سوچ اور عمل کے تحت وہ بڑوں کو مطمئن کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

5- بچے سے یہ بھی نہیں پوچھنا چاہیے کہ واقعہ کتنی بار ہوا، گو کہ بچے اس عمر میں گنتی سیکھ لیتے ہیں مگر وہ واقعات کو گننے کی مہارت نہیں رکھتے۔ وہ بہت زیادہ اور بہت کم میں آسانی سے فرق کر سکتے ہیں۔

6- اِس عمر میں بچے وقت کی دن اور گھنٹے کے حساب سے درست تشریح بھی نہیں کر سکتے بچے سے اُس کی روزمرہ کی سرگرمیوں سے جڑے ہوئے واقعات سے منسلک سوال کرنے چاہییں، جیسے کھانا کھانے سے پہلے رات کو TV دیکھنے کے بعد یا شام کو کھیلنے کے وقت وغیرہ۔

7- جب ہم سوالات دوہراتے ہیں تو بچے سمجھتے ہیں کہ شاید اُس کا پچھلا جواب غلط تھا یا پھر یہ بالغ اُسے پرکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بچے اِس چیز کے اظہار سے بھی ڈرتے ہیں کہ وُہ بالغ کی توقعات کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لیے اگر بچہ کوئی واقعہ بھول رہا ہو اور یہ کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہا ہو کہ ''میں نہیں جانتا'' تو بچے سے کہیں کہ اگر وہ واقعہ، شخص یا جگہ آپ کو یاد نہیں یا اگر وہ کسی سوال کا جواب نہ دے سکیں تو بھی کوئی مسئلہ نہیں۔

8- ایک اور مسئلہ جو معروضی حقائق تک رسائی میں رکاوٹ ہوتا ہے وہ بچے سے اُس کے والدین اور گھر والوں کا بار بار انٹرویو کرنا اور سوالوں کے جوابات کے لیے بچے کی رائے کو اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے سمت دینا ہوتا ہے۔ ایسی صورتحال میں بچے کو اپنے والدین اور گھر والوں کی طرف سے بتائے گئے واقعے اور حقیقی واقعے میں فرق کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔

سکول جانے کی عمر/ بچپن کا آخری عرصہ (7 سے 12 سال تک)

بچے کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کافی حد تک واضح اور خودمختار ہو جاتی ہے۔ اِس دور میں بچوں کو اپنی سماجی اور تدریسی مہارتیں بہتر کرنی ہوتیں ہیں۔ بچے اِس عمر میں رویوں کا جائزہ لینے اور اخلاقی اقدار کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اُن کا صحیح اور غلط یا اچھے اور برے کا بنیادی تصور بیرونی ذرائع (والدین اور ہم عمر) سے متاثر ہو رہا ہوتا ہے اور بچے جائزے کے دوران دوسرے شخص کی رائے اور علم کو اخذ بھی کر لیتے ہیں۔ یہاں اِس کا ذکر بھی ضروری ہے کہ 7 سال کے بچے کی نشوونما 12 سال کے بچے کی نشوونما سے مختلف ہوتی ہے۔

7 سے 12 سال تک کے بچوں کو انٹرویو کرنے کی تجاویز

1- سوالات کھلے ہونے چاہیں، بچے کو پورا موقع دینا چاہیے کہ وہ واقعے کو خود کھلے انداز میں بیان کرے۔

2- 1996 میں تحقیق سے انٹرویو کا ایک طریقہ متعارف کرایا گیا جس میں بچوں کی ذہنی صلاحیت کو لیبارٹری کی تکنیک اور پڑھانے کے ذریعے جانچنے کی کوشش کی گئی جس کے ذریعے بچے واقعات کی زیادہ واضح اور معنوی تفصیلات بتانے کے قابل ہوتے ہیں۔اِس تکنیک میں 5 مختلف مرحلوں میں بچے سے معلومات اخذ کی جاتی ہیں جس میں بچوں کو واقعات کو ترتیب سے بیان کرنے میں مدد ملتی ہے۔اِس طریقہ میں بچے کو کچھ ویڈیو یا جرم کرنے والے کا خاکہ یا پیش آنے والے سارے واقعے کا کوئی فرضی خاکہ سامنے پیش کیا جاتا ہے جس کی مدد سے بچہ واقعے کو بہتر طریقے سے بیان کرسکتا ہے۔

3- بچہ اس عمر میں تفصیلی بیان اور کھلے سوالات سمجھنے کے قابل ہوتا ہے مگر انٹرویو کرنے والے کو قانونی اصطلاحات استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کی وجہ سے ایک تو بچہ کو سمجھنے میں دشواری ہوسکتی ہے دوسرا وہ احساسِ شرمندگی میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے۔

4- دورانِ انٹرویو بچے کا رجحان بھی دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ کس حد تک انٹرویو دینے میں آسانی محسوس کررہا ہے کیونکہ اِس عمر میں بچہ اپنے افعال کو اخلاقی پیمانوں پر جانچنے کے قابل ہوتا ہے جس کی وجہ سے بچہ انٹرویو دینے سے کترا سکتا ہے۔

ابتدائی بلوغت کی عمر(13 سے 18 سال تک)

1- نفسیاتی حوالے سے نوجوانوں کے لیے یہ بڑھنے کا ایک مشکل دور ہے۔حیاتیاتی نشوونما(جسمانی اور جنسی بلوغت) کے نتیجے میں بہت ساری جذباتی تبدیلیاں بھی رونما ہوتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اور بڑھوتری بچے کوخود پر بھروسہ کرنے اور بالغوں سے الگ ایک خودمختار شخص بنانے میں مدد دیتی ہے۔جب کسی بالغ بچے کوحصولِ شہادت کے لیے انٹرویو کیا جارہا ہوتو درج ذیل چیزوں پرخصوصی توجہ دینی چاہیے۔

ایسے بہت سے جذباتی عوامل ہو سکتے ہیں جو بچے کوحقیقی واقعے کو بیان کرنے میں میں رکاوٹ ہوں۔جیسے مجرم کے سامنا کرنے کا ڈر،انٹرویوکرنے والے کےسامنےشرمندگی کا احساس،یااس کے جاننے والوں میں واقعہ پھیل جانے کا خوف وغیرہ۔

2- کسی بالغ بچے کا نفسیاتی کیفیت کے جائزہ کا طریقہ ایک بالغ متاثرہ مرد کےنفسیاتی جائزہ سے زیادہ مختلف نہیں ہوتا۔مگر اِس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ایک بالغ بچے کوحصولِ شہادت کے لیے انٹرویوکرنا بچے کے اندر جذباتی کیفیات پھر سے پیدا کرسکتا ہے جوکسی غیرمعمولی صدمے کا باعث ہوسکتا ہے یا اُس میں اضافہ کرسکتا ہے۔

سیکشن پنجم: تجزیاتی فارمز

سیکشن پنجم: تجزیاتی فارمز

ذاتی تجزیہ کا فارم

سوالوں کے نیچے دی گئی آپشنز میں سے کسی ایک آپشن کا انتخاب کریں۔

- میں خواتین اور بچوں پر ہونے والے تشدد کو بیان کر سکتا/سکتی ہوں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

- میں خواتین اور بچوں پر ہونے والے تشدد کے اثرات کو بیان کر سکتا/سکتی ہوں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

- میں خواتین اور بچوں کے کیسز کو ڈیل کرنے میں پولیس کے کردار کی اہمیت کو سمجھتا/سمجھتی ہوں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

- میں خواتین اور بچوں پر تشدد کے محرکات کو سمجھتا/سمجھتی ہوں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

- میں تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کرنے کے دوران مؤثر طریقے سے بات چیت کر سکتا/سکتی ہوں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

- میں تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں کو انٹرویو کرنے کے لئے درکار مہارتوں کے بارے میں جانتا/جانتی ہوں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

- میں اپنے بارے میں ایسے رویوں کی نشاندہی کر سکتا/سکتی ہوں جو انٹرویو کے عمل کو منفی طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔

  ہاں　　کسی حد تک　　نہیں

فیڈ بیک فارم کا نمونہ - روزانہ رائے دینے کا فارم

ٹریننگ کا نام: ______________________

تاریخ: ___________________________

ذیل میں دیے گئے سیشنز کو آپ نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے حوالے سے کیسا پایا؟

سیشن نمبر 1: ''انٹرویو کیا ہے''

۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
بہت کارآمد					کچھ حد تک کارآمد				غیر کارآمد

خیالات / کیا سیکھا:

____

____

____

سیشن نمبر 2: ''.........................''

۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
بہت کارآمد					کچھ حد تک کارآمد				غیر کارآمد

خیالات / کیا سیکھا:

____

____

____

فیڈ بیک فارم کا نمونہ - حتمی/اختتامی رائے دینے کا فارم

1۔کیا ورکشاپ میں استعمال ہونے والا مواد اور مشقیں ہمارے معاشرتی اور ثقافتی تناظر سے مطابقت رکھتی ہیں؟

ہاں نہیں

2۔ثقافتی حساسیت کو مزید بہتر کرنے کے لئے اگر آپ کوئی تجویز دینا چاہیں۔

3۔ورکشاپ مقاصد کے حوالے سے کس حد تک کارآمد رہی ؟

بہت کارآمد کارآمد کچھ حد تک کارآمد بالکل کارآمد نہیں

4۔انسٹرکٹر کتنے مؤثر طریقے سے معلومات پہچانے میں کامیاب رہے؟

انسٹرکٹر کا نام

۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

انتہائی مؤثر غیر مؤثر

بہتری کے لئے رائے (مثلاً جسمانی حرکات وسکنات،لب ولہجہ،موضوعات پر عبور)

انسٹرکٹر کا نام

۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

انتہائی مؤثر غیر مؤثر

بہتری کے لئے رائے (مثلاً جسمانی حرکات وسکنات،لب ولہجہ،موضوعات پر عبور)

ضمیمہ جات

ضمیمہ جات

مینول کا پس منظر اور تیاری کے مراحل

قومی سطح پر پولیس کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بہتر بنانا نیشنل پولیس اکیڈیمی کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔اسی تناظر میں نیشنل پولیس اکیڈیمی نے تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں سے انٹرویو کرنے کی مہارتوں میں اضافہ کے لئے ایک تربیتی مینول بنانے کا فیصلہ کیا تا کہ تشدد سے متاثرہ افراد سے انٹرویو کے لئے پولیس افسران کی انٹرویو کرنے کی صلاحیتوں کو بہتر کیا جا سکے۔

نیشنل پولیس اکیڈیمی اور روزن نے باہمی تعاون سے پولیس افسران کے لئے ''تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں کو انٹرویو کرنے کا طریقہ کار'' کے نام سے یہ مینول ترتیب دیا ہے۔اس مینول کو ترتیب دینے سے پہلے انٹرویو سے متعلقہ موجودہ مواد کا مطالعہ کیا گیا۔اس کے علاوہ تفتیش سے متعلقہ پولیس افسران سے ملاقاتیں بھی کی گئیں تا کہ ان کے تجربات سے سیکھا جا سکے۔

تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں کے کس قسم کے کیسز سے پولیس کا واسطہ پڑتا ہے؟ محکمہ پولیس میں متاثرہ افراد سے انٹرویو کرنے کا موجودہ طریقہ کار کیا ہے؟ انٹرویو کرنے کے لئے پولیس افسران کو کوئی خصوصی تربیت فراہم کی جاتی ہے یا نہیں؟ پولیس تشدد سے متاثرہ افراد بالخصوص عورتوں اور بچوں کو کس طرح ڈیل کرتی ہے؟ ان سوالات کے جوابات جاننے کے لئے مینول بنانے والی ٹیم نے اسلام آباد وومن پولیس سٹیشن اور راولپنڈی کے تین تھانوں بشمول تھانہ پیرودھائی ، تھانہ صدر بیرونی اور وومن پولیس سٹیشن راولپنڈی کا دورہ کیا اور وہاں پر موجود تفتیشی افسران اور SHO صاحبان سے درج بالا سوالات کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

جب مینیول کا ابتدائی مسودہ تیار ہو گیا تو نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد میں (مورخہ ۲۵ تا ۲۷ اکتوبر ۲۰۱۰) ایک تین روزہ ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹریننگ میں محکمہ پولیس کے علاوہ فیڈرل انوسٹی گیشن ایجنسی اور انٹیلی جنس کے محکموں سے بھی شرکاء نے شمولیت کی۔ اس ٹریننگ کے اختتام پر شرکاء کے ساتھ ایک گروپ ڈسکشن بھی کی گئی جس میں شرکاء سے درج ذیل باتوں کے بارے میں رائے لی گئی:

- کیا اس مینیول سے کچھ موضوعات کو خارج کر دینا چاہیے؟
- یہ مینیول کس لیول کے لئے مناسب رہے گا؟
- اس مینیول کو کون پڑھائے؟
- اس مینیول میں مزید کون سے موضوعات شامل کئے جانے چاہییں؟

گروپ ڈسکشن اور مینیول بنانے والی ٹیم کے مشاہدات کی بنا پر درج ذیل تجاویز دی گئیں:

- چونکہ فیڈرل انوسٹی گیشن اور انٹیلی جنس کے محکمے کے افراد کا تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچوں سے واسطہ کم ہی پڑتا ہے لہذا اس مینیول کو صرف محکمہ پولیس تک ہی محدود رکھا جائے۔
- ٹریننگ کا دورانیہ تین دن سے بڑھا کر پانچ دن کیا جائے۔
- تمام شرکاء کو یکساں طور پر سیکھی گئی مہارتوں کو رول پلے کی صورت میں آزمانے کا موقع ملنا چاہیے۔
- تشدد سے متاثرہ افراد سے انٹرویو کرنے کے حوالے سے چیک لسٹ مرتب کی جانی چاہیے۔
- تفتیشی افسران کے علاوہ سینئر افسران کو بھی اس مینیول سے آگاہی ہونی چاہیے۔
- مینیول میں تشدد سے متعلقہ موجودہ قوانین کے بارے میں بھی مواد شامل کیا جانا چاہیے۔

پہلی ٹریننگ سے سیکھی گئی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مینیول کے پہلے مسودے میں تبدیلیاں کی گئیں اور دسمبر ۲۰۱۰ میں دوسری ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا جس میں صرف محکمہ پولیس کے افسران نے شمولیت کی۔ بشمول دو خواتین کل ۱۴ شرکاء نے

اس ٹریننگ میں حصہ لیا۔اس ٹریننگ کے دوران شرکاءکوریکارڈ کردہ 'اچھاانٹرویو'اور 'برا انٹرویو' بھی دکھایا گیا تا کہ شرکاء پڑھنے کے ساتھ ساتھ انٹرویو کی مختلف مہارتوں کا مشاہدہ بھی کر سکیں۔

دوسری ٹریننگ کے بعد ستمبر ۲۰۱۱ میں پولیس ٹریننگ کالج سہالہ میں ایک ٹریننگ آف ٹرینرز کا انعقاد کیا گیا ۔ اس ٹریننگ میں سہالہ کالج کے انسٹرکٹر صاحبان کے ساتھ ساتھ کچھ تفتیشی افسران نے بھی شرکت کی۔

ٹریننگ آف ٹرینرز کے بعد اس مینیول کو حتمی شکل دی گئی اور اسے جنوری 2012 میں نیشنل پولیس اکیڈیمی کی بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں پیش کیا گیا۔اس میٹنگ میں اس مینیول کی باقاعدہ منظوری دی گئی۔

اس مینول کو بنانے میں ایس۔ایس۔پی آصف سیف اللہ پراچہ (NPA)، ڈی۔ایس۔پی سلیم خٹک (NPA)، زہرہ کمال (ماہر نفسیات) اور محمد رضوان سعید (ٹرینز، روزن) کا کلیدی کردار رہا۔

مینول کا پس منظر

- 'نیشنل پولیس اکیڈمی' اور 'روزن'
- روزن ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو کہ جذباتی صحت اور خواتین اور بچوں پر ہونے والے تشدد کے مسائل پر کام کر رہی ہے۔
- روزن پولیس کے ساتھ 1999ء جبکہ نیشنل پولیس اکیڈمی کے ساتھ 2003ء سے کام کر رہی ہے۔

مینول کا پس منظر

- عام طور پر تشدد سے متاثرہ افراد کا سب سے پہلا واسطہ پولیس سے ہی پڑتا ہے۔
- تشدد سے متاثرہ فرد کو فوری مدد کی فراہمی تشدد کے خلاف قانونی دادرسی میں بڑی اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے۔
- تشدد سے متاثرہ خواتین اور بچوں سے انٹرویو کرنے کے لئے مخصوص مہارتوں کی تربیت کا فقدان ہے

مینیول کی تیاری کا پس منظر اور مختلف مراحل

- ٹریننگ کی ضرورتوں کی نشان دہی کرنے کے لئے NPA اور روزن کے درمیان میٹنگ۔
- موجودہ طریقوں کو جاننے کے لئے آئی او اور ایس ایچ او صاحبان سے انٹرویو رپورٹ شدہ تشدد کے عمومی واقعات کی جانچ کے لئے مختلف پولیس سٹیشنز سے خواتین اور بچوں پر تشدد کے مقدمات سے متعلقہ اعداد و شمار اکٹھے کرنا۔

مینیول کے مراحل کا پس منظر

- پولیس اور سرکاری قواعد و ضوابط (SOPs) وغیرہ کے لئے دستیاب مواد کا مطالعہ
- مینول کے ڈرافٹ کی تیاری
- مینول کو حتمی شکل دینے کے حوالے سے NPA کی آراء

پہلی تجرباتی ورکشاپ

- 25 تا 27 اکتوبر 2010ء کو منعقد ہوئی
  - تعداد شرکاء = 18
  - مرد=13، عورتیں=5

پہلی تجرباتی ورکشاپ

- قانون نافذ کرنے والے مختلف ادارے
  - پولیس
  - انٹیلی جنس بیورو (آئی بی)
  - فیڈرل انویسٹگیشن ایجنسی (ایف آئی اے)
  - فیڈ بیک اور سفارشات اس ورکشاپ میں شامل کی گئی ہیں